

شامیر علی

دیوبند

نویسنده: مولانا مفتی محمد ظفیر الدین "مفتاحی"

مترجم: بسم اللہ "یادگار" بلخی



شاسامه

مشاهيں علماء ديوبند

مؤلف : مولانا مفتي محمد ظفیر الدین «مفتاحی»

مترجم : بسم الله «یادگار» بلخی

مرکز چاپ : مهد فرهنگ

حروف چینی : انجینیر نوراحمد «یادگار»

قطعه و تیراژ : وزیري ، ۱۰۰۰ نسخه

نوبت چاپ : چاپ اول

سال چاپ : تابستان، ۱۳۹۹ هجری شمسی

ناشر : انتشارات امام مسلم

حق چاپ و نشر محفوظ است !



فهرست

- مقدمه‌ی مترجم..... ۱
- مقدمه‌ی مؤلف..... ۱
- (۱) سند المحدثین حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۱
- (۲) قطب الإرشاد فقیه اُمت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۶
- (۳) حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۱۱
- (۴) حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۱۳
- (۵) حضرت حاجی سید محمد عابد دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۱۵
- (۶) حضرت مولانا رفیع الدین دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۱۸
- (۷) استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۲۰
- (۸) حضرت مولانا ملا محمد محمود دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۲۳
- (۹) حضرت مولانا میر باز خان تھانوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۲۴
- (۱۰) حضرت مولانا فتح محمد تھانوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۲۶
- (۱۱) حضرت مولانا عبد الحق پُور قاضوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۲۷
- (۱۲) حضرت مولانا عبد اللہ انصاری انبیٹھوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ..... ۲۸

- (۱۳) حضرت مولانا محمد مراد فاروقی مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۰
- (۱۴) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۲
- (۱۵) حضرت مولانا حبیل احمد محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۶
- (۱۶) حضرت مولانا قاضی عی الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۰
- (۱۷) حضرت مولانا فخر الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۱
- (۱۸) حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۳
- (۱۹) حضرت مولانا مفتی محمد صدیق انبھوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۵
- (۲۰) حضرت مولانا عبدالعلی مروتی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۶
- (۲۱) عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۸
- (۲۲) حضرت مولانا منصور علی خان مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۲
- (۲۳) حضرت مولانا حکیم رحیم اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۳
- (۲۴) حضرت مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۴
- (۲۵) شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالرحمن امروہی رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۵
- (۲۶) حضرت مولانا حکیم جمیل الدین نگینوی ثم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۷
- (۲۷) حضرت مولانا حکیم عبدالوہاب غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۸

- (۲۸) حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمی مہتمم دارالعلوم رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۹
- (۲۹) حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۱
- (۳۰) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۳
- (۳۱) حضرت مولانا غلام رسول ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۶
- (۳۲) حضرت مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۷
- (۳۳) حضرت مولانا محمد یاسین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۹
- (۳۴) مجاہد جلیل حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ..... ۷۱
- (۳۵) حضرت مولانا گل محمد خان بجنوری رحمۃ اللہ علیہ..... ۷۴
- (۳۶) حضرت مولانا محمد اسحاق کٹھوری رحمۃ اللہ علیہ..... ۷۵
- (۳۷) حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ..... ۷۷
- (۳۸) حضرت مولانا شاہ وارث حسن کورہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۰
- (۳۹) حضرت مولانا امین الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۱
- (۴۰) حضرت مولانا محمد صادق کراچوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۳
- (۴۱) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۴
- (۴۲) محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۷

- (۴۳) حضرت مولانا ماجد علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ ۹۱
- (۴۴) حضرت مولانا سید احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۹۲
- (۴۵) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۹۳
- (۴۶) حضرت مولانا کریم بخش سنہلی رحمۃ اللہ علیہ ۹۶
- (۴۷) حضرت مولانا عبدالسمیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۹۷
- (۴۸) حضرت مولانا محمد سہول بھاگلپوری رحمۃ اللہ علیہ ۹۹
- (۴۹) حضرت مولانا احمد مٹوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۰
- (۵۰) حضرت مولانا سید میا اصغر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۱
- (۵۱) حضرت مولانا عبدالاحد جالوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۳
- (۵۲) مجاہد کبیر حضرت مولانا محمد میا منصور انصاری انبیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۴
- (۵۳) شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علی امرہوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۶
- (۵۴) حضرت مولانا احمد بزرگ صاحب سورتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۸
- (۵۵) حضرت مولانا عبدالوہاب درہنگوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۰
- (۵۶) حضرت مولانا رسول خان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۲
- (۵۷) شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۳

- (۵۸) رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۶
- (۵۹) حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۸
- (۶۰) شیخ الحدیث مولانا سید فخرالدین احمد مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۰
- (۶۱) حضرت مولانا شایق احمد عثمانی بھاگلپوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۳
- (۶۲) حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن شاہ جہان پوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۵
- (۶۳) حضرت مولانا مبارک حسین سنہلی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷
- (۶۴) حضرت مولانا داکٹر عبدالعلی رائی بریلی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸
- (۶۵) حضرت مولانا محمد زکریا محمودی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹
- (۶۶) حضرت مولانا شبیر علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۰
- (۶۷) حضرت مولانا مفتی ریاض الدین افضل گڑھی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱
- (۶۸) حضرت مولانا عبدالحفیظ علوی درہنگوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲
- (۶۹) حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳
- (۷۰) حضرت مولانا احسان اللہ خان تاجور نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۴
- (۷۱) حضرت مولانا مفتی عبدالحفیظ سیدھولی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۵
- (۷۲) حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۶

- (۷۳) حضرت مولانا عبدالرحیم درہنگوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۸
- (۷۴) حضرت مولانا عبدالرحمن کیمل پوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۹
- (۷۵) مُصلح الأمت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۱
- (۷۶) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۳
- (۷۷) حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم اللہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۵
- (۷۸) حضرت مولانا شکر اللہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۶
- (۷۹) حضرت مولانا محمد ادیس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۷
- (۸۰) حضرت مولانا مفتی محمود احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۹
- (۸۱) حضرت مولانا ظہور احمد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰
- (۸۲) حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۱
- (۸۳) حضرت مولانا اطہر علی سلہتی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۲
- (۸۴) حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی ثم المدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۳
- (۸۵) حضرت مولانا محمد حلیل علوی کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۵
- (۸۶) میر واعظ حضرت مولانا محمد یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۷
- (۸۷) حضرت مولانا سید میا اختر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۸

- (۸۸) مجاهد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوهاروی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۵۹
- (۸۹) حضرت مولانا محمد عثمان درمہنگوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۶۱
- (۹۰) سیدالملت حضرت مولانا سید محمد میا دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۶۲
- (۹۱) حضرت مولانا محمد بن موسی افریقی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۶۴
- (۹۲) حضرت مولانا اسلام الحق کوپاگنجی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۶۶
- (۹۳) حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۶۸
- (۹۴) حضرت مولانا سید حسن دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۷۰
- (۹۵) حضرت مولانا عبدالاحد دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۷۱
- (۹۶) حضرت مولانا محمد شریف حسن دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۷۳
- (۹۷) حضرت مولانا شیخ محمد اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۱۷۴
- مختصری زندگانی مولانا ظفر الدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ از رشحہی قلم پادگار بلخی ۱۷۵
- نام کتاب‌ها بہ خاطر مطالعہی بیشتر زندگانی علمای دیوبند ۱۸۰

مَشَاهِيرُ عُلَمَاءِ دَارِالْعُلُومِ دِیوبَنْد

تألیف مولانا مفتی محمد ظفیرالدین «مفتاحی»

مُرتَّب فتاوی دارالعلوم دیوبند

مترجم: بِسْمِ اللّٰهِ «یادگار» بلخی

مقدمه‌ی مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَافْضَلُ الصَّلَاةِ وَاتَمُّ التَّسْلِيمِ عَلَى سَيِّدِنَا وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
وَحَاتِمِ النَّبِيِّنَ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَكْرَمِ الْبَشَرِ وَعَلَى خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِ
وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَائِرِ أَصْحَابِهِ الْمَرْضِيِّينَ وَأَوْلِيَائِهِ، وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ إِلَى
يَوْمِ الدِّينِ اَمَّا بَعْدُ:

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد به عشق

ثبت است در جریده‌ی عالم دوام ما

هنگامی که صفحات تاریخ را برمی گردانیم، می بینیم که الله تبارک و تعالی در ادوار
مختلف زندگانی بشر در روی زمین، از میان انسان‌ها، بندگان مخلص خود را به خاطر
اعلای کلمه الله و نجات بشریت از گمراهی و ضلالت و دعوت آن‌ها به سوی توحید برگزیده
و آنان با تمسک به فرامین الهی برای از بین بردن کُفر، شرک و بدعات سعی و تلاش نموده
و برای روشنی اذهان مردم از هیچ چیزی دریغ نورزیدند.

سفیران الهی در گام نخست در میان بشر، انبیای عظام بودند. این فرستاده‌گان
خداوند حکیم، مطابق فرامین خداوند متعال برای خیر و فلاح انسان‌ها، قانون آسمانی را در
سرزمین الهی مرعی‌الاجراء نموده و از وظیفه‌ی بس مهم و عظیم، فائق بدر آمدند. پس از
پیامبران این وظیفه مستقیماً به دوش علماء و اولیای خدا قرار گرفت؛ و آن‌ها نیز مطابق
به فرمان الله جل مجده و ارشادات انبیای کرام، برای بیداری مردم و دعوت آن‌ها به سوی
صراط‌المستقیم، جدوجهد نموده و رضای خداوند را کسب نمودند که الله متعال، از همه‌ی
آن‌ها راضی گردد.

در صفحات تاریخ می‌خوانیم که بسیاری از مصلحان، مجاهدین و علمای برجسته جان‌های شیرین خود را در راه احیاء و تجدد دین الهی از دست داده و جام شهادت نوشیدند؛ و چه‌بسا از آن‌ها که تمام خطرات را به جان خریده و از آرامش و سکون خود گذشتند؛ و با طوفان حوادث اجتماعی و سیاسی عصر خود مبارزه کردند و خواستند تا مسلمانان برای همیشه سعادت دارین داشته باشند.

همانا در قرن هفتم هجری قمری، زمانی که در سرزمین هندوستان کفر و ضلالت به اوج خود رسیده بود، در این هنگام بهترین و مخلص‌ترین بنده‌ی خدای متعال، حضرت رئیس‌الأتقیاء، شیخ‌الاسلام والمسلمین، امام الأولیاء الکاملین، مُعین‌المِلَّة و الدِّین، سلطان‌الهند شیخ‌المشایخ مُعین‌الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ به مشیت الهی بدان جا رفته و این محبوب خدا، به‌مجرد رسیدن به هندوستان، به دعوت دین حق و توحید شروع نموده و مردم آن سرزمین دسته، دسته و گروه، گروه به‌سوی حضرت شیخ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ شتافتند و به روایت تاریخ، صدها هزار نفر به دست حضرت شیخ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ مسلمان گردیده و عقاید کُفری و شرکی آنان جای خود را به توحید و یگانه‌گی خدا تبدیل کرد و در قرون بعدی نیز بندگان مخلص خدای متعال این خدمات را انجام دادند.

تقریباً اضافه‌تر از یک و نیم قرن پیش از امروز، در شبه‌قاره‌ی هند باز هم شرک، بدعات، رسومات، استعمار اجانب و غلبه‌ی فرهنگ‌های بیهوده غرب و ادیان دیگر؛ و جهل و بی‌علمی دامن‌گیر مسلمانان شده و تقریباً علوم اسلامی از هندوستان رخت سفر بسته بود، چنانچه مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ در مقدمه‌ی امداد المفتین نگاشته‌اند: «مشهور این است که: در آن زمان (در منطقه‌ی دیوبند) اگر در چاه جانوری می‌افتید، کسی با این قدر

علم وجود نداشت که طریقه‌ی پاک کردن چاه را بیان می‌کرد. از این‌رو مردم به شهرهای دیگری سفر کرده و مسائل را دریافت می‌نمودند».

اما رحمت حضرت باری تبارک و تعالی شامل حال آنان گردیده و بهترین فرزندان دلیر، دلسوز، حق آگاه اسلام عزیز با تدبیر عالمانه و بُنیادی برای بیداری‌شان شروع به فعالیت نموده و در روز پنجشنبه پانزدهم محرم الحرام سال ۱۲۸۳ هجری قمری در قصبه‌ی دیوبند، مدرسه‌ی توسط حضرات قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی، قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوهی، مولانا ذوالفقار علی، مولانا فضل الرحمن عثمانی، حاجی سید عابد حسین و دیگر اساتید و احباب شان رحمهم الله به نام دیوبند بنا گردید.

در ابتدا نه عمارتی بود و نه پشتیبان مالی، نه ملازمی بود و نه امکانات دیگر. خلاصه هیچ چیزی وجود نداشت و صرف یک استاد محمود (مولانا ملا محمد محمود صاحب دیوبندی رحمته) با یک شاگرد محمود (شیخ‌الهند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمته) به داخل مسجد چَهَّت، در زیر سایه یک درخت انار با خاموشی نشسته و دروس را با ساده‌گی ولی مملو از اخلاص، جذب درون؛ و با عشق و محبت الهی شروع نمودند که بعدها با سعی و تلاش شبانه‌روزی آنان، دارالعلوم دیوبند به یک مرکز علمی، دینی و سیاسی مبدل شد؛ و آوازه‌ی این مدرسه به‌زودی در اکثر نقاط جهان از جمله: افغانستان، ایران، سمرقند، بخارا، برما، اندونیزیا، ترکیه و افریقا طنین افکند و طالبان و شایقان علوم گروه، گروه از هر گوشه و کنار برای برطرف نمودن عطش علمی‌شان به آنجا شتافته و دل و دماغ خویش را با نور ایمان و تهذیب اسلامی منور گردانیدند؛ و با تأسیس این مدرسه، قصبه‌ی عادی دیوبند به یکی از مناطق نامی جهان مبدل گردید و دیری نپایید که پرورده‌گان و فیض یافته‌گان این

مدرسه به زودی در نانوته، جهنجهانه، کاندھله، رأی پور، گنگوه، میرتھہ مدارس، ندوہ، دهلی، کراچی، لاهور و غیرہ بلاد اسلامی، عَلم دین را بہ اهتزاز درآورده و با تعلیم و تدریس، جہاد و تبلیغ، تقریر و تحریر، خطبات و ملفوظات رهنمای اُمت مسلمہ گردیدند.

یک چراغ است درین بزم کہ از پرتو آن

ہر کجا می نگرم انجمنی ساخته اند

این مدرسہ بر مبنای فقہ حنفی شروع بہ فعالیت نمودہ و مشکلات مردم را در پرتو فقہ حنفی رفع می نمودند؛ و از خدمات درخور توجہ حضرات علمای دیوبند یکی ہم این است کہ: مدرسین این مدرسہ، علوم شریعت و طریقت را با ہم یکجا نمودہ و در بارور شدن آن، سعی بلیغ نمودند. اگرچند حضرات علمای دیوبند بہ ہر چہار طریقہی تصوف ارادت داشتند، ولی اکثراً بہ طریقہی چشتیہ شریف بودند.

حضرات علمای دیوبند در میدان تصنیف و تالیف در موضوعات همچون: ترجمہ، تفسیر، علوم قرآنی، شروحات احادیث، علوم حدیث، عقاید، فقہ، فتاوا، سیرت، تصوف، ردّ فتنہا، اصلاح و تزکیہ، چنان خدماتی را انجام دادہ اند کہ معرفی آثارشان ایجاب چند جلد کتاب ضخیم را می نماید؛ و در واقع شاہکارهای علمی شان بہترین سرمایہ جہان اسلام است کہ از آن جملہ:

❖ ترجمۃ القرآن مع فوائد تفسیریۃ، تکملۃ فوائد شیخ الہند، تفسیر بیان القرآن،

فتح المنان فی تفسیر القرآن، معارف القرآن و غیرہ ...

❖ النفع الشّذی، العرف الشّذی، لامع الدّارِی، الکوکب الدّری، التعلیق المحمود،

بذل المجهود، فتح الملهم، فضل الباری، فیض الباری، انوار الباری و غیره ...

❖ نشر الطّیب، مہتاب عرب، خاتم الانبیاء، بلاغ المبین، رسول کریم ﷺ، حیات

نبویہ، تجلیات مدینہ، النبی الخاتم، اخلاق النبی ﷺ، مسک الختام و غیره ...

❖ احکام القرآن، جواهر الفقہ، بغیۃ الاریب، نیل الفرقدین و غیره ...

❖ فتاوی رشیدیہ، فتاوی دارالعلوم دیوبند، فتاوی مظاہر العلوم، کفایت المفتی،

فتاوی رحیمیہ، فتاوی محمودیہ، امداد الفتاوی، احسن الفتاوی و غیره ...

❖ مسائل السلوک، التشرّف، التکشف، تکمیل الیقین، حقیقۃ الطریقۃ، بوادر النواذر،

حاشیہ مثنوی، کلید مثنوی (شرح مثنوی مولانا ی بلخ) و غیره ...

❖ خاتم النبیین، إکفار المُلحدین، ختم النبوة، الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی

والمسیح، حیات عیسی علیہ السلام، نزول عیسی علیہ السلام، المتنبی القادیانی و غیره ...

❖ اغلاط العوام، اصلاح الرسوم، زیور جنتی و غیره ...

ہزاران ستایش، ہزاران سپاس

کہ گوہر سپارد بہ گوہر شناس

اگرچند مقصد اصلی حضرات علمای دیوبند تحفظ علوم دین، تبلیغ، نشر و اشاعہ آن

بود؛ اما از مسائل اجتماعی و سیاسی نیز غافل نبوده و در این میدان، از ہمہ پیشتاز بودند؛

و ہر گاہ برای اُمت مسلمہ ضرورتی پیش می آمد، آن حضرات از ہمہ، پیشگام شدہ و با

جدوجهد و ایثار و فداکاری وارد عرصه شده و از فدا کردن جان و مال خویش هم دریغ نمی‌ورزیدند.

در آن زمان که بزرگ‌ترین قدرت دنیا (حکومت انگلیس) با تمام دسایس خویش، وارد صحنه‌ی عمل شده بود و هیچ شخصی، حتی در خفا کلمه‌ی آزادی را به زبان آورده نمی‌توانستند، در این هنگام حضرات علمای دیوبند رحمهم‌الله با قلم و عمل، برای بیداری مسلمانان به مبارزه پرداختند و این مبارزه به‌صورت دوام‌دار ادامه داشت تا اینکه امام‌الحُریت حضرت شیخ‌الهند مولانا محمودالحسن دیوبندی رحمته‌الله و حضرت شیخ‌الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمته‌الله با ایجاد تحریکی «ریشمی رومال»، نعره‌ی آزادی‌خواهی را بلند کرده و حلقه‌ی غلامی را از گوش ملت به دور انداختند و به همین خاطر، ایشان با سایر علمای دیگر رحمهم‌الله مشقت‌ها و زحمات زیادی را متقبل شدند و سال‌ها را در کُنج میله‌های زندان سپری نمودند؛ اما از اینکه تمام مبارزات آن حضرات، خالص برای الله متعال و به خاطر رضامندی او بود، از همه عرصه‌ها کامیاب و موفق بدر آمدند.

بنا کردند خوش رسمی، به خاک و خون غلتیدن

خدا رحمت کند، این عاشقان پاک‌طینت را

حضرات علمای دیوبند زندگی درویشانه‌ی داشتند و راه و روش زندگانی‌شان با سیرت رسول‌الله صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم و صحابه‌ی کرام رضی‌الله‌عنهم مزین بود و در همه‌ی امورات، اندکی هم از آن فاصله نمی‌گرفتند؛ و از صفات بارزه‌ی دیگر آنان این بود که هرگز ایشان در پی نام و نشان و شهرت دنیایی نبودند، تواضع و فروتنی در سرشت‌شان عجین شده بود و از غرور و تکبر

سخت پرهیز می‌کردند؛ چنانچه از حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ: حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ہر گاہ برای طالب علم آثار تکبر را مشاہدہ می‌کردند، گاہ گاہی خود آن جناب، کفش‌های آن طالب را انتقال و نزد پا هایی او می‌گذاشتند.

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ واقعہی را از حضرت فقیہ النفس قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیان کردہ اند:

یک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تدریس حدیث می‌کردند کہ ناگہان بارش شدید باریدن گرفت و تمام طالبان کتاب‌ها را گرفته با شتاب بہ اتاق‌ها رفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ تمام کفش‌های آنان را جمع کردہ و کفش ہر طالب را نزد اتاق شان انتقال دادند و این حالت را طالبان مشاہدہ کردہ شرمندہ شدند؛ و با این ترتیب حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تکبر، غرور و عجب آنان را از بین می‌بردند.

احقر ہیچمدان از چندین سال بدین طرف با ذوق و شوق سرشار از محبت و احترام دربارہی زندگانی اکابرین و علمای دارالعلوم دیوبند صفحات کتاب‌ها را ورق گردانی کردم و روزی رسالہی مختصر؛ اما جامع بہ نام «مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند» از جملہی تألیفات حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی رحمۃ اللہ علیہ مُرتَّب فتاوی دارالعلوم دیوبند بہ زبان اردو با عبارات سلیس و روان بہ دسترس قرار گرفت و آن را از نظر گذراندم. این رسالہ کہ بہ مناسبت اجلاس صدسالہ دارالعلوم دیوبند، بہ زبان اردو بہ رشتہای تحریر درآمده بہ شمارہ (۱۱۳۹۲۱) فہرست کتابخانہ دارالعلوم دیوبند ثبت است.

در حین مطالعه شوق و علاقه‌ی بنده بر این شد تا این رساله را به زبان فارسی ترجمه نمایم تا مورد استفاده و استفادگی فارسی‌زبانان قرار گیرد.

صحبّت نیکان اگر یک ساعت ست	بہتر از صد سالہ زُہد و طاعت ست
ہر کہ خواہد، ہم نشینی با خدا	گو نشیند، در حضورِ اولیاء
از حضورِ اولیاء گر بگسلی	تو ہلاکی زانکہ جزوی بی کُلی
یک زمانی صحبت با اولیاء	بہتر از صد سال بودن در تقا
گر تو سنگِ صخرہ و مرمر شوی	چون بہ صاحب دل رسی گوہر شوی
دستزن در ذیلِ صاحب دولتی	تا ز انعامش بیایی رَفعتی
صحبّت صالح ترا صالح کند	صحبّت طالح ترا طالح کند

در هنگام ترجمه‌ی این رساله حتی‌الامکان سعی بر این داشتم تا ترجمه را با همان اسلوب خاصی کہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نگاشته دنبال نمایم و در این کار دقت بیشتری نمودم و بعضی جاها کہ نیاز بہ تفصیل و تشریح داشت، آن‌ها را در میان ہلالین (.....) جا دادہ و در جاہایی کہ ضرورت بہ معرفی و توضیح بود در حاشیہ آن‌ها را مستند تحریر نمودم.

مرا عہدیت با جانان کہ تا جان در بدن دارم

ہواداران کوی اش را، جو جان خوشن دارم

یقیناً ترجمه‌ی این رسالہ خالی از اشتباہ و نواقص نخواہد بود، و اگر خوانندگان عزیز اشتباہات و نواقصات را مشاہدہ می‌نمایند، بہ قصور بندہ خط عفو کشیدہ و بہ اصلاح آن ہمکاری فرمایند.

در اخیر به بارگاه رب العزت عاجزانه دعا می‌کنم تا این خدمت ناچیز من بی‌علم
 قلیل‌العمل را به درگاه بی‌نیازیش قبول نموده و به حسناتم بیفزاید و زندگی و اخلاق احقر
 را مطابق به سنت رسول ﷺ و اولیای خود رحمة الله علیهم مزین نموده و به رحمت و
 بخشایش خویش قرین سازد. و این رساله را برای والدین مُشفق و مهربانم، اساتذہی
 بزرگوار، مشایخ عظام و خصوصاً حضرات علمای دیوبند رحمہم الله و جدّ مکرم عارف
 بالله، مُحی السُنّة و قاصد البدعة، فقیہ جلیل‌القدر حضرت مولانا رحمت‌الله مشہور به ایشان
 آخوند قدس الله سرہ العزیز متوفای ۱۱۹۴ هجری قمری، مدفون در گورستان بُحْبُوحَہی
 ولسوالی دھدادی ولایت بلخ، صدقہی جاریہ قرار دھد. آمین

تازہ خواہی داشتن گر داغ‌ہایی سینہ را

گاہ گاہی باز خوان این دفتر پارینہ را

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَسَنَدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى ﷺ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
 وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ.

خادم طلبہی دارالعلوم دیوبند

بسم الله «یادگار» بلخی

مقدمه‌ی مؤلف

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

در هنگام برگزاری اجلاس صدساله دارالعلوم دیوبند مشورت بر این شد که تذکره‌ی مختصر اکابر دیوبند چاپ و نشر گردد و این خدمت را به این خاکسار (مولانا مفتی محمد ظفرالدین «مفتاحی» رَحِمَهُ اللهُ) سپردند.

حسب اصرار و مشورت محترم مولانا ازهر شاه قیصر و حُکم صاحب زاده‌ی محترم مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی زید مجده ناظم اعلیٰ اجلاس صدساله به عجله‌ی تمام در چند روز حالات مختصر و اجمالی اکابر دیوبند را با رجوع به چند کتاب جمع‌آوری کردم و از اینکه تأکید اختصار نهایت زیاد بود، از این رو آن‌چنان‌که تمام گوشه‌های زندگانی بزرگان دیوبند را روشنی انداخته می‌شد، متأسفانه که نشد.

در اول حالات سرپرستان و اعضای مجلس شورای ابتدائی دیوبند و در ثانی فضلاء دارالعلوم دیوبند، آنانی که در دارالعلوم دروس را با ضابطه ختم نموده و فراغت حاصل کردند، آن‌ها را از نگاه سال فراغت ردیف نمودم و افسوس که در این حصه حالات تمامی اکابرین درج نگردید و ان شاء الله در حصه‌ی دوم، بقیه تمام فضلاء مشهور شامل خواهد شد.

در این عجاله نهایت مختصر و به‌صورت اجمال، تذکره‌ی مشاهیر دارالعلوم دیوبند تحریر یافته و از مطالعه آن، ان شاء الله معلوم می‌شود که اساتید دارالعلوم، بسیاری از علمای کرام، اولیاء عظام، مُفکرین سیاسی و دیگر اساتذہ مدارس دینیہ را به خاطر تعلیم و

تربیت در آغوش خود گرفته و با سعی و تلاش خستگی‌ناپذیر، آنان را به نبوغ فکری و عقیدتی رسانیده و هریک آنان صاحب فضل و کمال گردیده و در زندگی خویش خدمات شایان را در عرصه‌های علوم و فنون، کتاب و سنت، اعمال و اخلاق انجام داده و از اثر توجه و محنت آن‌ها، دل و دماغ، ذهن و فکر جامعه‌ی انسانی آبیاری گردیده و بیداری دینی در اجتماع به وجود آمد که این تلاش‌ها بر هیچ‌کسی پوشیده نیست.

در این هیچ شک و شبهه‌ی نیست که: از اثر جدوجهد، درس و تدریس، تصنیف و تألیف، وعظ و تبلیغ، تعلیم و تربیت حضرات اکابرین و علمای دیوبند، در پیکر مرده‌ی زندگی انسان‌ها روح تازه دمیده شد. و یقیناً که اگر وضعیت اجتماعی چنان ادامه پیدا می‌کرد و آن بزرگان با خدمات دینی، تعلیمات اسلامی در آن سرزمین حصه نمی‌گرفتند، به‌زودی تفریق حلال و حرام، جایز و نا جایز، خوب و بد از بین می‌رفت.

امروزه الحمدلله در قاره‌ی آسیا و سایر کشورهای دنیا، بسیاری از مدارس دینی، انجمن‌های اصلاحی، ادارات تعلیمی و تصنیفی، خانقاه‌های تزکیه باطن، مجالس وعظ همه و همه ثمره‌ی محنت‌ها و توجهات نفوس قدسیه آن حضرات است.

برای من جای افسوس است که: در فرصت کم و قیود اختصار، نتوانستم تا زندگانی مشاهیر اُمت را از هر زاویه روشنی بیندازم؛ ولیکن شرح این متن ان شاء الله به بسیار زودی غرض مطالعه علاقه‌مندان، چاپ و نشر و در آن زمان خدمات علمای دیوبند به‌طور واضح و مفصل بیان خواهد شد.

دیگر مایه تأسف این حقیر این است که: تنها حالات و زندگانی مرحومان قید صفحات گردید و در حالی که به همگان معلوم و هویدا است که: آن عده از بزرگان اُمت که فعلاً در قید حیات اند همه و همه مُفسرین، مُحدثین، مُتکلمین، مُبلغین و فقیهان اُمت اسلامی هستند؛ و فیوضات و برکات شان در روی زمین زنده و تابنده و نعره‌ی قال الله و قال الرسول آنها، گوش‌های همه‌ی مسلمین را نوازش می‌کند و از اثر توجهات آنان در دل انسان‌ها نور الهی منور و دماغ آنها از لمعات سنت رسول الله ﷺ روشن است.

اگرچند در این رساله حالات زندگانی چندین تن از بزرگان به‌طور مختصر و اجمال بیان شده، ولی اگر عمیقاً غور نماییم، هر یک از آنان در هر میدان ماهر و کامیاب و از همه‌ی معاصرین ممتاز بودند و اهل دنیا از ایشان بسیار چیزها را آموخته و حاصل کردند.

در خاتمه از الله تبارک و تعالی مسئلت می‌نمایم تا این خدمت ناچیز حقیر را به بارگاه بی‌نیازی اش قبول نموده و به این حقیر توفیق خدمت بیشتر را عنایت فرماید.

طالب دعاء محمد ظفیرالدین غفرله

پنجم ذی‌الحجه سال ۱۳۹۹ هجری قمری

(۱) سند المحدثین حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله

قاسم العلوم والخیرات، الامام الاکبر، حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله در سال ۱۲۴۸ هجری قمری در نانوته^۲ به دنیا آمده و دروس ابتدائی را در وطن مآلوف خود شروع؛ و سپس به دیوبند سفر و در مکتب مولانا مهتاب علی رحمته الله شامل گردیدند. پس از آن در سهارنپور نزد مولانا نواز علی رحمته الله تنها کتابهای صرف و نحو ابتدائی را خوانده و در سال ۱۲۵۹ هجری قمری به همراهی استاذالعلماء حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمته الله به دهلی رسیدند؛ و در آنجا کافیه تا اخیر کتابهای درسی را در خدمت ایشان درس گرفته و کتابهای حدیث را به مشورت حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمته الله نزد حضرت مولانا شاه عبدالغنی مجددی دهلوی رحمته الله فراگرفتند.

مولانا نانوتوی رحمته الله بیعت و خلافت را از نزد سیدالطائفه شیخ العرب والاعجم حضرت مولانا امداد الله مهاجر مکی رحمته الله حاصل کردند.

۱ - سلسله نسب حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله به ۴۴ واسطه به حضرت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر صدیق رضی الله عنه می رسد. جدّ هشتم حضرت مولانا نانوتوی رحمته الله، جناب حضرت مولانا شیخ محمد هاشم رحمته الله که ساکن بلخ شریف بودند، از بلخ روانه هندوستان گردیده و در دربار شاهی منصب حاصل کرده اند. مولانا محمد قاسم ابن شیخ اسد علی ابن شیخ غلام بخش ابن محمد بخش ابن شیخ علاءالدین ابن شیخ أبو الفتح ابن شیخ محمد مفتی ابن شیخ عبدالسمیع ابن مولانا شیخ محمد هاشم بلخی رحمهم الله.

رجوع کنید: عکس احمد، سوانح حیات فخر الإسلام حضرت مولانا محمد احمد صاحب مهمم خامس دارالعلوم دیوبند، تألیف محمد شکیب قاسمی و محمد نوشاد قاسمی صفحه ۵۰.

۲ - نانوته در جانب غربی دیوبند به فاصله ۱۶ میل موقعیت دارد. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/۱۰۲.

حضرت مولانا نانوتوی رحمته الله علیه پس از فراغت دروس، در مطبعه‌ی حضرت مولانا احمد علی محدث سهارنپوری رحمته الله علیه^۱ (مطبعه احمدی) در دهلی به تصحیح کتاب‌ها پرداخته و حسب فرمایش حضرت مولانا احمد علی سهارنپوری رحمته الله علیه در سال ۱۲۶۸ هجری قمری حاشیه‌ی به بخاری شریف نگاشتند که تا اکنون چاپ و نشر می‌گردد^۲ و در دیگر مطابع نیز خدمات شایانی را انجام داده‌اند.

بالای سرش ز هوشمندی
می‌تافت ستاره‌ی بلندی

۱ - حضرت مولانا احمد علی محدث سهارنپوری رحمته الله علیه ابن شیخ لطف‌الله رحمته الله علیه ابن شیخ محمد جمیل رحمته الله علیه در سال ۱۲۲۵ قمری در سهارنپور به دنیا آمده و علوم را نزد حضرات مولانا سعادت علی، مولانا مملوک علی نانوتوی، مولانا وجیه الدین و مولانا وصی الدین رحمهم الله حاصل نموده و غرض فراگیری حدیث به مکه‌ی مکرمه رفته و کتب حدیث را نزد حضرت شاه محمد اسحاق دهلوی رحمته الله علیه خواندند. حضرات مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا سید محمد علی مونگیری، علامه شبلی نعمانی و دیگر علمای نامور احناف رحمهم الله از جمله‌ی تلامذ ایشان است. حضرت مولانا احمد علی سهارنپوری رحمته الله علیه به‌روز شبّه در ششم جمادی‌الاول ۱۲۹۷ هجری قمری داعی اجل را لیک گفت و در گورستان آبائی‌شان قریب عید گاه در سهارنپور دفن خاک گردیدند. اکابر علمای دیوبند ص ۴۰ و حاشیه تاریخ دارالعلوم ۱/۱۰۷.

۲ - ابتدای این حاشیه توسط مولانا احمد علی سهارنپوری رحمته الله علیه شروع و بیست و چهار یا بیست و پنج جزء آن به دست مبارک ایشان تحریر شده و سپس حسب فرمایش آن حضرت، در سال ۱۲۶۸ قمری مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله علیه پنج یا شش جزء حاشیه‌ی باقیمانده بخاری را تکمیل و چاپ نمودند. رجوع کنید: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/۱۰۸ و مصباح القاری علامه محمد عمر سربازی رحمته الله علیه ص ۶۴.

مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در پهلوی مصروفیت تصحیح کتاب‌ها، تدریس سلسله حدیث را نیز جاری ساخته و در سال ۱۸۵۷ میلادی مطابق ۱۲۷۳ هجری قمری در میدان کارزار گرم به‌خاطر رهایی هندوستان از اشغال متجاوزین انگلیس با عیسوی‌ها و پادریان^۱ به مقابله برخاستند و در میله‌ی خداشناسی که یکی از بزرگان شاه جهان پور برای تحقیق مذاهب با حضور هندوان، مسیحیان و مسلمانان برپا کرده بود، به‌خاطر برتری دین مبین اسلام، دلایلی در اثبات توحید و رد شرک و تثلیث آورده و همه مجلسیان را حیرت‌زده و قانع کردند.

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در مقابل اعتراضات و تردید دیانند سرسوتی^۲ تقریر دلپذیر نموده و در ترویج عقد بیوگان در دیوبند سعی بلیغ کردند و در پانزدهم محرم الحرام

۱ - پادری، اصطلاحی برای کشیشان مُبلّغ مسیحی در کشورهای اسلامی است. واژه پادُر از پرتغالی گرفته شده و به معنای «کشیش و روحانی مسیحی» و هم‌ریشه با father لاتینی است.

۲ - دیانند سرسوتی از رهبران هندو در سال ۱۸۲۴ میلادی در هند تولد گردیده و در سال ۱۸۷۵ میلادی نهضت احیاکننده آیین هندو را به نام آریه سماج (جامعه آریایی) بنیاد نهاد. آریه سماج سریع در هند گسترش یافت و بیشترین مخالفت را با اسلام و مسلمانان داشتند و آنان را دشمن اصلی خود می‌دانستند. دیانند سرسوتی کتابی را به نام ستیارتیه پرکاش در اعتراض بر دین یهودیت و عیسائیت نگاشت و در ضمن در یک باب آن به انتقاد اسلام پرداخت که این شبهات او، توسط حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پاسخ داده شد. دیانند سرسوتی در ۱۸۷۸ میلادی انتقادهای خویش را برعلیه اسلام در منطقه ررکی (بخش سهارنپور) در بین عوام پراکنده نمود و هنگامی که مردم آنجا حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ را به پاسخ‌گویی دعوت کردند، دیانند ناگزیر به میرته‌رفت و چون حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ برای گفتگو با وی به میرته‌شتافتند، وی جرئت نیافت با آن حضرت رحمۃ اللہ علیہ دیدار کند ❦ (حاشیه باقیمانده در صفحه‌ی بعدی)

سال ۱۲۸۳ هجری قمری دارالعلوم دیوبند را با امداد اساتید و احباب تأسیس نموده و در دور اول دارالعلوم درس حدیث را شروع کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تأسیس دارالعلوم دیوبند، مدرسه‌ی منبع‌العلوم گلوتھی، مدرسه‌ی شاهی‌آباد، مدرسه‌ی قاسمیه نگینه و دیگر مدارس را بنا کرده و به مدارس اصول هشت‌گانه تجویز فرمودند که قرار ذیل است:

۱. مخارج از کمک و تعاون مسلمانان جمع‌آوری گردد.
۲. امداد دولت گرفته نشود.
۳. در تغذیه طلاب هرچه بیشتر توجه شود.
۴. مشاوران باید همیشه به بهبودی و انتظام مدرسه توجه نمایند و از لجاجت کردن بر آرای شخصی خود اجتناب ورزند.
۵. کتاب‌ها از اول تا اخیر خوانده شود.
۶. اساتذہ متحد و هم‌مشرّب باشند؛ و مانند علمای زمانه خودبین و در پی دیگران نباشند.
۷. دخالت دولت و یا امرای دیگر، بسیار مضر و موجب زیان مدرسه است. (از این‌رو از مداخله آن‌ها جلوگیری گردد).
۸. کمک مالی از کسانی اخذ گردد که از این اعانت خود، اراده‌ی ریاء و تظاهر نداشته باشند.

«(باقیمانده حاشیه صفحه‌ی قبلی) و از مناظره با ایشان خودداری کرد. دیانند سرسوتی بالآخره توسط یک زن بدکاره با غذا مسموم و در سال ۱۸۸۴ میلادی زندگی را پدروود گفت. رجوع کنید: دائرةالمعارف فارسی و فرهنگ دهخدا.

حضرات شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی، مولانا احمد حسن محدث امروہی، مولانا فخر الحسن گنگوہی، مولانا منصور علی مراد آبادی، مولانا رحیم اللہ بجنوری رحمہم اللہ و مانند این‌ها بسیاری از علماء شاگردان ایشان هستند.

«آب حیات»، «مصاییح التراویح»، «تقریر دلپذیر»، «مکتوبات قاسمی»، «انتصار الاسلام»، «حجة الاسلام»، «هدیة الشیعة»، «جواب ترکی به ترکی» و غیره از تصانیف ایشان است کہ مطالعہ آن باعث ضیائی چشم و قوت قلب انسان می‌گردد.^۱

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (به عمر ۴۹ سالگی به روز پنجشنبه وقت نماز ظهر) در چهارم جمادی الاول سال ۱۲۹۷ هجری قمری وفات نمودند و مزار مبارک شان در قبرستان قاسمی در شمال دارالعلوم دیوبند است و این گورستان با مرقد منور ایشان بنا و به نام خود آن حضرت مسما گردید.

به منظور مطالعہ بیشتر زندگانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ به کتاب‌های «سوانح قاسمی»، «انوار قاسمی» و «حضرت نانوتوی ایک مثالی شخصیت» («حالات طیب»، «بانی دارالعلوم دیوبند»، «قاسم العلوم والخیرات») رجوع کنید.

۱ - تصنیفات دیگر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ این‌هاست: (۱) *الاجوبۃ الکاملۃ فی الاسولۃ الخاملۃ*. (۲) *اجوبۃ اربعین ردّ روافض*. (۳) *تصفیۃ العقاید*. (۴) *قبلہ نما*. (۵) *تحفۃ الحمیہ*. (۶) *مباحثہ شاہ جہان پور*. (۷) *جمال قاسمی*. (۸) *توثیق الکلام*. (۹) *فرائد قاسمیہ*. (۱۰) *تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس*. (۱۱) *شہادت امام حسین*.

(۲) قطب الإرشاد فقیه اُمت حضرت مولانا رشید احمد گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ

امام ربّانی، اُبی حنیفہ ثانی، فخر المحدثین، رأس الفقهاء، شیخ المشایخ حضرت حافظ مولانا اُبی مسعود رشید احمد گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ^۱ به روز شنبه ششم ذی القعدة الحرام سال ۱۲۴۶ هجری قمری در قصبه گنگوه^۲ به دنیا آمده و قرآن شریف را در همان جا خوانده؛ و پس از آن با مامای شان (مولانا محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ) به کر نال سفر و کتابهای فارسی را (از نزد مولانا عنایت و مولانا محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ) درس گرفته و در نزد مولوی محمد بخش رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کتابهای صرف و نحو را فراگرفتند.

حضرت مولانا گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۶۱ هجری قمری به خدمت حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در دهلی رسیده و تا سال ۱۲۶۷ هجری قمری، به همراهی قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ تمام کتابهای درسی را به اتمام رسانیده و حسب هدایت استاد مبارک شان، کتابهای حدیث را نزد حضرت مولانا عبدالغنی مجددی دهلوی رحمۃ اللہ علیہ خواندند (و به عمر ۲۱ سالگی تمام علوم و فنون را تکمیل نموده و به وطن مألوف برگشته و با دختر مامای شان مولانا محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ عقد نکاح کردند).

۱ - والد ماجد مولانا گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ جناب مولانا هدایت احمد رحمۃ اللہ علیہ از علمای جید عصر خویش و از خلفای مجاز شاه غلام علی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ در دهلی بودند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۱۲۶.

۲ - گنگوه از توابع سهارنپور تقریباً در ۳۳ میلی جنوب در ۱۶ کیلومتری سهارنپور و در ۱۳ کیلومتری تھانه بهون واقع شده که به نام پادشاه قدیم هندوستان راجا گنگ منسوب است. این محل به اعتبار موجودیت مزار گهربار حضرت شیخ المشایخ عبدالقدوس گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ از شهرت تاریخی برخوردار است. حاشیه تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۱۲۶.

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و خلافت را از نزد سید الطائفة شیخ العرب والاعجم حضرت حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ حاصل؛ و روانہی گنگوہ شدہ و حجرہی شریف شیخ المشایخ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ را (مجدداً) آباد نموده و سلسلہی درس و تدریس را شروع کردند.

پس از آغاز دروس توسط حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ طلاب و تشنہ گان علم از مناطق دُور، دُور جہت فراگیری کتاب ہای حدیث می آمدند و تقاریر درسی شان «لامع

۱- امام ہمام، شمس العارفین، سلطان التارکین شیخ المشایخ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی ابن شیخ اسماعیل ابن شیخ صفی الدین ابن نصیر الدین ابن نظام الدین گنگوہی حنفی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ از خلفای بزرگ شیخ محمد عارف ابن حضرت شیخ احمد عارف رحمہم اللہ و از مشاہیر مشایخ ہند و از اولاد امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است.

آباء و اجداد ایشان از ولایت غزنی بودند و یکی از اجدادشان بہ نام نظام الدین در عہد سلطان علاء الدین خلجی از غزنی بہ ہندوستان رفتہ آنجا مسکن گزین شدند. کتب (۱) انوار العیون، (۲) شرح عوارف، (۳) بحر الانشعاب، (۴) مظهر العجائب، (۵) اسرار العجائب و غیرہ از تصانیف ایشان است.

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ از روحانیت شیخ احمد عبد الحق رودلوی رحمۃ اللہ علیہ مستفید و مستفیض گردیدہ و حضرات شیخ جلال الدین تھانگیری بلخی، شیخ بہورا، شیخ عبدالغفور اعظم پوری، شیخ عبدالستار سہارنپوری و غیرہ رحمہم اللہ از خلفای ایشان هستند.

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ در بیست و چہارم جمادی الآخر بہ روز سہ شنبہ سال ۹۴۴ و بہ قوی ۹۴۵ ہجری قمری بہ دارالبقا شافتند و مزار مبارک شان با احفاد و اسباط شان در گنگوہ است.

رجوع کنید: تذکرہ اکابر گنگوہ (اردو) ص ۵۱، سفینۃ الاولیاء ص ۱۰۱، حُم خانہی تصوف (اردو) ص ۲۵۵، حالات و خدمات مشائخ چشتیہ صابریہ (اردو) ص ۹۵ و رود کوثر (اردو) ص ۷۳.

الدَّرَارِی شرح جامع صحیح البخاری»^۱ و «الکوکب الدّری» تقاریر ترمذی، توسط حضرت مولانا محمد یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ جمع آوری شده و به سعی و اهتمام بركة العصر حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ چاپ و نشر گردیده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۸۵۷ میلادی مطابق ۱۲۷۳ قمری در جنگ آزادی هندوستان از چنگال عناصر انگلیس و افراد مزدور ایشان شرکت کرده (و در ایام جهاد

۱ - نگارش و تحریر افادات و تقاریر، نخست از زمان حضرت امام الفقهاء مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آغاز شده است که این کار توسط بسیاری از شاگردان ایشان انجام گرفته است و از جمله ی آن می توان به کتاب «لامع الدراری» اشاره نمود. مصباح القاری از علامه محمد عمر سربازی رحمۃ اللہ علیہ ص ۵۹

تقاریر بخاری شریف حضرت شیخ المشایخ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ توسط حضرت مولانا شیخ محمد یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ برادر مولانا الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ بانی جماعت و تبلیغ و والد بزرگوار شیخ زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ به زبان اردو جمع آوری شده بود. سپس حضرت شیخ زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ با جد و جهد بسیار، آن را به عربی ترجمه نموده و با کمی اضافات و حذف و تحریر حواشی و تعلیقات در مدت دوازده سال در ده جلد طبع نمودند. بسم الله «یادگار» بلخی.

۲ - حضرت مولانا یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ابن مولانا اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۷ هجری قمری در کاندھله به دنیا آمده و پس از تکمیل تعلیمات، در شوال المکرم سال ۱۳۱۱ هجری قمری دوره ی حدیث را نزد امام ربانی شیخ المشایخ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ به اتمام رسانیده و به دست حق پرست مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و در حضور ایشان تمام مراحل سلوک و تصوف را طی نمودند. ایشان تقاریر استاد و مرشد بزرگوار شان را، تقاریر بخاری شریف را به نام «لامع الدَّرَارِی شرح جامع صحیح البخاری» و تقاریر ترمذی شریف را به نام «الکوکب الدّری» جمع آوری نموده و هر دو به زیور طبع آمده است. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ۱۳۳۴ هجری قمری وفات نموده و به دیار ابدی شتافتند.

رجوع کنید: تذکره اولیائی دیوبند صفحات ۲۵۳ تا ۲۶۰.

منصب قضا را به عهده داشته و واقعات شہامت و دلاوری های شان مشہور و به کتابها مسطور است) و به خاطر (قیام در مقابل انگلیسها) شش ماه در محبس قید گردیدند.

حضرت شیخ گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پس از وفات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در چہارم جمادی الاول سال ۱۲۹۷ ہجری قمری سرپرست دارالعلوم انتخاب؛ و سپس در سال ۱۳۱۴ ہجری قمری سرپرستی مظاہر العلوم سہارنپور را نیز به عہدہ گرفتند و از ایشان تصانیف متعدد^۱ به یادگار مانده است.

حضرات مولانا عبدالغفار مٹوی اعظمی، مولانا محمد یحیی صاحب کاندھلوی، مولانا ماجد علی صاحب جونپوری رحمہم اللہ و غیرہ از علماء شاگردان ایشان هستند.^۲

۱ - چہارہ تصانیف حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ قرار ذیل است:

(۱) فتاوی رشیدیہ، (۲) سبیل الرشاد، (۳) ہدایۃ الشیعہ، (۴) زبدۃ المناسک، (۵) فیصلۃ الاعلام فی دارالحرب و دارالاسلام، (۶) لطائف رشیدیہ، (۷) ہدایۃ المعتدی فی قراءۃ المقتدی، (۸) القطوف الدانیۃ فی تحقیق الجماعۃ الثانیۃ، (۹) الحق الصریح فی اثبات التراویح، (۱۰) فتاوی مولد شریف، (۱۱) رد الطغیان فی اوقاف القرآن، (۱۲) الرأی النجیح فی عدد رکعات التراویح، (۱۳) أوثق العری فی تحقیق الجمعة فی القری، (۱۴) فتاوی احتیاط الظہر.

رجوع کنید: به تألیفات رشیدیہ چاپ ادارہ اسلامیات لاہور.

۲ - بزرگان دیگر مانند: (۱) شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی، (۲) مولانا خلیل احمد سہارنپوری، (۳) مولانا عبدالرحیم لاجپوری، (۴) شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی، (۵) مولانا مظہر نانوتوی، (۶) مولانا قاری محمد ابراہیم بنگالی، (۷) مولانا قمر الدین سہارنپوری و غیرہم رحمہم اللہ از جملہی خلفاء و فیض یافتہ گان ایشان هستند.

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ در نهم جمادی الثانی سال ۱۳۲۳ ہجری قمری، پس از اذان نماز جمعہ (بہ عمر ۷۸ سالگی) داعی اجل را لبیک گفته و بہ رحمت ایزدی پیوستند و در قصبہ ی گنگوہ، در یک باغ دفن خاک گردیدند۔

بہ منظور تفصیل بیشتر بہ کتاب «تذکرۃ الرشید»^۱ رجوع کنید۔^۲

۱ - کتاب «تذکرۃ الرشید» سوانح قدوة العلماء، زبدة الفقہاء، فخر المحدثین، قطب العالم حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز در دو جلد، توسط حضرت مولانا محمد عاشق الہی میرتھی نور اللہ مرقدہ تحریر گردیدہ و بہ زیور طبع آراستہ شدہ است۔ «یادگار» بلخی۔

۲ - همچنان بہ خاطر مطالعہ حیات حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بہ کتاب آتی الذکر رجوع کنید:

(۱) مولانا رشید احمد گنگوہی حیات اور کارنامی، تألیف مولانا اسیر ادروی صاحب، (۲) تذکرہ اکابر گنگوہ، تألیف مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب قاسمی۔ (۳) تذکرہ اولیائی دیوبند، تألیف حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری، (۴) تذکرہ اکابر دیوبند، تألیف حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری، (۵) اکابر دیوبند کا زاهدانہ زندگی، (۶) اکابر کا مقام تواضع، تألیف مولانا محمد صادق آبادی، (۷) تاریخ دارالعلوم دیوبند جلد دوم، تألیف سید محبوب رضوی، (۸) دارالعلوم اور دیوبند کی تاریخی شخصیات، تألیف مولانا خورشید حسن قاسمی، (۹) عشق رسول اور علمای دیوبند، تألیف ابوظلحہ محمد اظہار الحسن محمود، (۱۰) علمای دیوبند کی واقعات و کرامات، تألیف حافظ مؤمن خان عثمانی۔

(۳) حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ^۱ در سال ۱۲۴۷ هجری قمری در دیوبند به دنیا آمده و در دانشگاه دهلی از نزد مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (و مولانا مفتی صدرالدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ) و دیگر علمای معاصر شان علم حاصل کرده و پس از تکمیل دروس مدرسه و فراغت از آنجا، در دانشگاه بریلی به حیث پروفسور تقرر حاصل کرده و چند سال بعد، به صفت تفتیش مدارس ابتدائی تعیین گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زبان عربی و فنون ادب، مهارت کامل داشته و علوم مغربی را نیز واقف بودند و به کتاب‌های دیوان حماسه، دیوان مُتَنَبِّی و سبعة معلقات شروح اردو نگاشته که همه به زیور طبع آمده و مورد استفاده‌ی علماء قرار گرفته است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بر علاوه‌ی کتاب‌های فوق، کتاب‌های دیگر همچون: «تذکرۃ البلاغة» و «تسهیل الحساب» را تصنیف نموده است.^۲ ایشان در سال ۱۳۰۷ هجری قمری به منظور تعارف دارالعلوم دیوبند کتابی را به نام «الهدیة السنیة فی ذکر المدرسة

۱ - حضرت مولانا ذوالفقار علی ابن فتح علی حنفی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ و برادر حضرت مولانا مہتاب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۱۲۳.

۲ - تصانیف دیگر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ این‌ها است: (۱) تسهیل الدراسة، (۲) تسهیل البیان، (۳) عطر الوردہ (۴) الإرشاد. رجوع کنید: ایک ہفتہ شیخ الہند کی دیس میں، تالیف مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ.

الاسلامیة الدیوبندیة» تحریر نموده و حضرت مولانا رحمہ اللہ از بنیان گذاران دارالعلوم به شمار می آیند.

حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمہ اللہ در روز دوشنبه پانزدهم رجب المرجب سال ۱۳۲۲ هجری قمری به عمر هشتاد و پنج سالگی وفات کرده و در قبرستان قاسمیه در پهلوی حضرت مولانا نانوتوی رحمہ اللہ جانب شرق مرقد آن حضرت به خاک سپرده شدند و در پهلوی چپ شان حضرت مولانا محمد احسن نانوتوی رحمہ اللہ^۱ دفن هستند. چنانچه حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب عثمانی رحمہ اللہ در این شعر، خوابگاهشان را معین کرده است.^۲

هان بخسب آسوده تر مابین دو یارانِ خویش

قاسم بزمِ مودت، احسن شایسته خُو

۱ - حضرت مولانا محمد احسن رحمہ اللہ ابن حافظ لطف علی رحمہ اللہ تقریباً در سال ۱۲۴۱ هجری قمری در نانوته چشم به جهان گشوده و پس از حفظ قرآن در نزد والد ماجدشان، علوم ابتدائی را در وطن مألوف حاصل کرده و به دهلی نزد مولانا مملوک علی نانوتوی رحمہ اللہ سفر کرده و کسب علوم نمودند. حضرت مولانا رحمہ اللہ در نزد حضرات مولانا شاه عبدالغنی مجددی دهلوی، مولانا مملوک علی نانوتوی، مولانا احمد علی سهارنپوری و مولانا سبحان بخش رحمهم الله کتب حدیث را آموختند. مولانا رحمہ اللہ پس از انجام خدمات دینی در هنگام قیام در نانوته احسن المدارس را بنیاد گذاشته و به تدریس مشغول گشتند. حضرت مولانا رحمہ اللہ در سال ۱۳۱۲ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و در قبرستان قاسمی دفن گردیدند.

رجوع کنید: مولانا محمد احسن نانوتوی، مؤلفه‌ی محمد ایوب قادری.

۲ - به منظور تفصیل بیشتر حیات حضرت مولانا رحمہ اللہ به کتاب «نزهة الخواطر و بهجة السامع و النواظر» جلد هشتم شیخ ۱۳۷، تألیف حضرت مولانا عبدالحی حسنی رحمہ اللہ رجوع کنید.

(۴) حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی دیوبند به دنیا آمده و در شهر دهلی از نزد حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ علم حاصل کرده و از جمله‌ی بنیان‌گذاران دارالعلوم دیوبند و در تمام عمر از اعضای مجلس شورای دارالعلوم دیوبند بوده؛ و ایشان به حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ عقیدت و محبت خاص داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ادب عربی، فارسی، در فن شعر و در استخراج ماده‌ی تاریخ، مهارت تام داشته و در این موارد از کمال و نبوغ فکری برخوردار بودند.

حضرت ایشان رحمۃ اللہ علیہ مدتی در محکمه تعلیم دولتی به صفت معاون بازرس ایفای وظیفه نموده و در شهرهای بریلی، بجنور و سهارنپور بود و باش کرده و در سال ۱۸۵۷ میلادی در بریلی مقیم بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به دست حضرت قطب‌الارشاد مولانا رشید احمد گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و تزکیه باطن نمودند.

مولانا فضل الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سوم جمادی‌الاول سال ۱۳۲۵ هجری قمری وفات کرده و مشاهیر اهل علم و فضل و کمال، حضرات مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی مفتی اول دارالعلوم دیوبند، مولانا حبیب الرحمن عثمانی مهتم دارالعلوم دیوبند، مولانا شبیر

۱ - حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ از نسل حضرت خلیفه‌ی راشد عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ

هستند. اکابر علمای دیوبند، تألیف حافظ محمد اکبر شاه بخاری رحمۃ اللہ علیہ ص ۸۹

احمد عثمانی صدر مهتم دارالعلوم دیوبند، مولانا مطلوب الرحمن عثمانی، سعید الرحمن عثمانی، بابو فضل حق عثمانی رحمهم الله فرزندان شان هستند.

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن عثمانی رحمته الله از جملهی اعضای مجلس شورای دارالعلوم دیوبند، نواسه شان از دختر بزرگ مولانا رحمته الله بودند؛ و دختر دیگری حضرت مولانا رحمته الله از جملهی اهل علم و در زمان خود از افراد ممتاز بودند. فرزند آن بی بی، حضرت مولانا مطلوب الرحمن رحمته الله ترک تدریس و ملازمت کرده و به ارشاد و بیعت مسلمانان اشتغال داشتند و هزاران نفر به دست حق پرست ایشان اصلاح گردیدند.

در رُو داد سال ۱۳۲۵ هجری قمری در مورد مولانا فضل الرحمن صاحب عثمانی رحمته الله چنین آمده است:

«مولانا فضل الرحمن صاحب رحمته الله از جملهی اعضای پاک دارالعلوم بودند که به دستان متبرک ایشان، ابتدای مدرسه شروع گردیده بود. حضرت مولانا رحمته الله تمام عمر عزیز را به خدمت گذاری، خبرگیری، جان نثاری و خیرخواهی صرف نمودند. ایشان در هر حالت با دل و جان به جدوجهد، سعی و جان فشانی در معاملات مدرسه سرگرم بوده و در امورات مدرسه همیشه از احتیاط، دیانت داری، راست بازی و انجام بینی کار می گرفتند.»

(۵) حضرت حاجی سید محمد عابد دیوبندی رحمته اللہ علیہ

حضرت حاجی صاحب مولانا سید محمد عابد رحمته اللہ علیہ در سال ۱۲۵۰ هجری قمری در قصبه‌ی دیوبند، به عالم هستی پا نهاده و دروس ابتدائی را در همان‌جا حاصل و جهت تحصیل علوم دینی به دهلی سفر کردند.

حضرت مولانا رحمته اللہ علیہ پس از فراغت از تحصیل علوم، اشتیاق تصوف دامن‌گیر حال‌شان گردیده و از بزرگان متعدد، خلعت خلافت حاصل کردند.^۱

حضرت مولانا رحمته اللہ علیہ از حضرت حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمته اللہ علیہ^۲ اجازت یافته و مدت هفت سال در مسجد چَهَت در حضور ایشان اقامت کرده و ابتدای بنای دارالعلوم از همین‌جا بود.

۱ - حضرت حاجی صاحب رحمته اللہ علیہ ابتدا از حضرت میا جی کریم بخش رامپوری صابری رحمته اللہ علیہ به خلافت ممتاز گردیده و سپس از حضرت مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمته اللہ علیہ جامه‌ی خلافت به تن پوشیده و به تربیه مریدان و سالکان پرداختند. تذکره اولیائی دیوبند صفحه ۱۵۱.

۲ - حضرت شیخ العلماء، سید العرفاء، حجة الله فی زمانه و آية الله فی اوانه، شیخ المشایخ الحاج الحافظ الشاه محمد امداد الله مهاجر مکی رحمته اللہ علیہ در ۲۲ صفر المظفر ۱۲۳۳ قمری در نانوته از توابع سهارنپور به دنیا آمده و سلسله نسب‌شان از جانب عارف بالله حضرت ابراهیم ابن ادهم بلخی رحمته اللہ علیہ به حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ می‌رسد. حضرت شیخ رحمته اللہ علیہ علوم ظاهری را نزد حضرات مولانا رحمت علی تھانوی، مولانا محمد قلندر محدث جلال‌آبادی، مولانا عبدالرحیم رحمهم الله فرا گرفته و مثنوی معنوی مولانای بلخ رحمته اللہ علیہ را نزد مولانا عبدالرزاق جهنجهانوی رحمته اللہ علیہ خواندند.

حضرت حاجی صاحب رحمته الله به ذکر و وظایف پابندی بسیار داشتند و (در فن عملیات و) اخذ تعویذات، رجوع عامه‌ی مردم به ایشان در آن زمان به کثرت بود.

(در مناقب حضرت مولانا رحمته الله نقل شده است که: مدت سی سال تکبیر اُولی و مدت هفت سال نماز تهجد شان فوت نگردیده بود).^۱

حضرت حاجی صاحب رحمته الله از بنیان‌گذاران دارالعلوم دیوبند بوده و حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله ایشان را بسیار تعظیم و تکریم می‌نمودند.

❦ (باقیمانده حاشیه صفحه‌ی قبلی)

حضرت شیخ المشایخ رحمته الله در سن هجده سالگی به دست حضرت مولانا نصیرالدین نقشبندی رحمته الله بیعت کرده و سپس به دست حق پرست حضرت شیخ نور محمد جهنجهانوی چشتی صابری رحمته الله بیعت نموده و مراتب سلوک را به اتمام رسانیدند. حضرات مولانا رحمت الله کیرانوی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوهی، مولانا خلیل احمد سهارنپوری، مولانا اشرف علی تهانوی رحمهم الله و غیره اکابرین از مریدان ایشان هستند.

حضرت حاجی صاحب رحمته الله به عمر هشتاد و چهار سالگی در سال ۱۳۱۷ قمری از دار فناء به دار بقاء رحلت نمودند و مزار مبارک شان در قبرستان جنت المعلى در مکه‌ی معظمه است.

به خاطر تفصیل بیشتر زندگانی حضرت شیخ المشایخ مولانا امداد الله مهاجر مکی رحمته الله به کتاب‌های «انعام الله فی تذکره امداد الله» و «امداد المشتاق إلی اشرف الاخلاق» رجوع کنید.

حضرت مولانا سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ به منظور بنای مدرسه‌ی دارالعلوم دیوبند، از همه اول‌تر کمک و معاونت مالی کرده و از دوستان و احباب خویش نیز کمک‌ها را جهت ترقی دارالعلوم دریافت نمودند.

جناب مولانا رحمۃ اللہ علیہ سه مراتب اهتمام دارالعلوم دیوبند را، مرتبه‌ی اول از یوم التأسیس سال ۱۲۸۳ تا ۱۲۸۴ هجری قمری، مرتبه‌ی دوم از سال ۱۲۸۸ تا ۱۲۸۸ هجری قمری و مرتبه‌ی سوم از سال ۱۳۰۶ تا ۱۳۱۴ هجری قمری عهده‌دار گردیده بودند و در اعمار مسجد جامع دیوبند، سهم به سزایی داشتند.

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در روز پنجشنبه بیست و هفتم ذی‌الحجۃ الحرام سال ۱۳۳۱ هجری قمری به عمر ۸۱ سالگی وفات یافته (و در روز جمعه بیست و هشتم ذی‌الحجۃ الحرام) در دیوبند دفن گردیدند.

برای تفصیل بیشتر به «تذکرۃ العابدین» رجوع کنید.

(۶) حضرت مولانا رفیع الدین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ^۱ در سال ۱۲۵۲ هجری قمری به جهان هستی، پیدا شده و از خلفای مشهور شیخ الشیوخ حضرت مولانا شاه عبدالغنی مجددی محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ و از اولیای کاملین بودند (و استاد مبارک شان حضرت شاه عبدالغنی مجددی دهلوی رحمۃ اللہ علیہ به مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ فخر و مباهات می کردند).^۲

حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (و حضرت مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ) از خلفای ممتاز ایشان بودند.

ایشان دو مرتبه به مسند اهتمام دارالعلوم دیوبند، مرتبه اول سال ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ هجری قمری و مرتبه دوم از سال ۱۲۸۸ تا ۱۳۰۶ هجری قمری فایز گشتند؛ و جمله مدت خدمت شان در این مقام ۱۹ سال بود. (حضرت مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ در ترقیات معنوی و تربیت دارالعلوم دیوبند همانند مولانا محمد قاسم نانوتوی و مولانا رشید احمد گنگوهی رحمهما الله سهم و حصه‌ای به سزایی داشتند).

۱ - والد ماجد مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا فریدالدین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ از علمای جید و از

نسل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بودند. اکابر علمای دیوبند ص ۳۷.

۲ - حضرت مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ از شیخ الطائفة مولانا امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نیز کسب فیض

نموده است. اکابر علمای دیوبند ص ۳۷ و تذکره اولیائی دیوبند ص ۱۴۸.

ابتدای عمارت نو دره^۱ در زمان ایشان به سعی و اهتمام آن جناب بنا شد و در سال ۱۲۹۲ هجری قمری در هنگام عمارت بنیاد آن، حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی (ﷺ) را به خواب دیدند که آن حضرت (ﷺ) تشریف فرما گردیده و فرمودند که: این احاطه بسیار مختصر است.

پس از این سخن به نفس نفیس خود شان، عصایی مبارک را گرفته و احاطه را نشانی کرده (نقشه کشیدند) و فرمودند: که این (محل) را عمارت ساخته (و مطابق نقشه کشیده شده آباد نمایند)، صبح برخاسته و دیدند که نشانات (آن حضرت (ﷺ)) موجود بود و به همان اساس بنیاد را بلند کردند.

مولانا یحییٰ در سال ۱۳۰۶ هجری قمری به قصد هجرت به مدینه منوره تشریف بردند و مدت دو سال در آنجا سکونت و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری داعی اجل را لیک گفته و به رحمت ایزدی پیوستند و در جنت البقیع دفن خاک گردیدند.

۱ - حضرت نبی کریم (ﷺ) در عالم رویاء برای مولانا رفیع الدین دیوبندی رحمة به خاطر اعمار یک درسگاه نقشه کشیدند که چگونه گی خواب در بالا ذکر گردیده و چندی بعد این خواب متحقق و در سال ۱۲۹۳ هجری قمری اولین سنگ تهاداب یک عمارت، در دارالعلوم دیوبند به دستان مبارک حضرت مولانا احمد علی سهارنپوری گذاشته شد؛ و سپس حضرات مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمہم اللہ نیز در آن تهاداب یک، یک خشت را گذاشتند؛ و تمام حاضرین به خاطر بقاء و ترقی دارالعلوم دیوبند با نهایت خشوع و خضوع به بارگاہ الہی دعا کردند.

این عمارت در دو بخش؛ و هر بخش دارای ۹ دروازه است و از اینرو به نام «نو دره» نام گذاری شده و این مقام دارالعلوم به نام احاطه‌ی مولسری مسما می‌باشد. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۱۸۳ تا ۱۸۵.

(۷) استاذالعلماء حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در سیزدهم صفر المظفر سال ۱۲۴۹ هجری قمری در نانوته به دنیا آمده و نام تاریخی شان منظور احمد است. ایشان در سن یازده سالگی از حفظ قرآن عظیم الشان فارغ گشته و به همراهی والد ماجد خویش حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۵۹ هجری قمری به دهلی سفر کرده و در آنجا از میزان منشعب الی تمام فنون را تا اخیر، نزد پدر بزرگوار شان حاصل و غرض تعلیم علم

۱ - حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ از ارشد تلامیذ حضرت مولانا رشیدالدین خان رحمۃ اللہ علیہ و ایشان از شاگردان خاصی حضرت شاه عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بودند. حضرات مولانا احمد علی سہارنپوری، مولانا ذوالفقار علی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولانا مظہر نانوتوی، مولانا فضل الرحمن عثمانی، مولانا محمد تہانوی، مولانا عبدالرحمن پانی پتی و غیرہ رحمہم اللہ از جملہ شاگردانشان بودند. ترجمہ سنن ترمذی بہ زبان اردو از شاہکارہای علمی ایشان است. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ یک پسر بہ نام حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی و دو دختر، یکی در حبالہی نکاح حضرت مولانا انصار علی رحمۃ اللہ علیہ پدر بزرگوار مولانا عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ (داماد مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) و دیگری بہ عقد نکاح حضرت شاه مجید علی رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ بودند. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در یازدہم ذی الحجۃ الحرام سال ۱۲۶۷ هجری قمری وفات نمودہ و در گورستان مہندیان (قبرستان شاه ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)، در دہلی کھنہ در فاصلہ سہ متری صحن مسجد مکی بہ خاک سپردہ شدند و در فاصلہ چہار متری جانب شمال مرقدشان، مزار گہربار حضرت مولانا شیخ عبدالعزیز شکر بار چشتی رحمۃ اللہ علیہ متوفای ششم جمادی الثانی سال ۹۷۵ هجری واقع است. الواح الصنادید حصہ اول صفحہ ۲۰۸.

حدیث نزد حضرت مولانا شاه عبدالغنی مجددی رحمته الله علیه^۱ روانه گردیدند و دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شاه صاحب مجددی رحمته الله علیه فراگرفته و آنچه از کتاب‌های حدیث مانده بود، آن را نزد حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمته الله علیه خواندند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در علوم منقول و معقول، ذهن و فکر عالی داشتند؛ و پس از فراغت، در دانشگاه دولتی اجمیر «اجمیر گورنمنت کالج» تقرر حاصل کرده و در این ایام برای شان وظیفه معاون فرماندار پیشنهاد گردید؛ اما حضرت مولانا رحمته الله علیه انکار فرمودند.

پس از آن حضرت مولانا رحمته الله علیه را به صفت معاون تفتیش در سهارنپور گماشتند و در شورش سال ۱۸۵۷ میلادی مطابق ۱۲۷۳ هجری قمری از ملازمت دولتی استعفا کرده و در میرتهه^۲ در یک چاپخانه به خاطر تصحیح کتاب‌ها ایفای وظیفه می‌کردند. در سال ۱۲۸۳ هجری قمری هنگامی که دارالعلوم دیوبند تأسیس گردید، نظر با بصیرت حضرت مولانا

۱ - حضرت استاذالمحدثین مولانا شاه عبدالغنی مجددی رحمته الله علیه فرزند شاه ابوسعید مجددی رحمته الله علیه بودند و حضرت والد ماجد شان از خواص شاگردان شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمته الله علیه هستند. حضرت شاه عبدالغنی رحمته الله علیه بعضی کتب را نزد پدر بزرگوار شان خوانده و سپس نزد حضرت شاه محمد اسحاق دهلوی رحمته الله علیه رفته و پس از تکمیل دروس در سال ۱۲۳۵ قمری و پس از هجرت حضرت شاه محمد اسحاق دهلوی رحمته الله علیه به حرمین شریفین به جانشینی ایشان سرفراز گشتند. حضرات مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی و غیره علمای نامدار رحمهم الله، از جمله شاگردان ایشان هستند. حضرت شاه صاحب رحمته الله علیه به مدینه‌ی منوره هجرت کرده و در سال ۱۲۹۶ هجری قمری^۳ ندای حق لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوستند و مرقد منورشان در قبرستان بقیع الفرق است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۹۵/۱.

۲ - میرتهه یک شهر تاریخی در بهارت، ایالت اترپردیش هندوستان واقع است.

قاسم نانوتوی رحمته الله به طرف ایشان متوجه شده و به اشارهی آن جناب در سال ۱۲۹۷ هجری قمری به منصب صدارت تدریس انتخاب و تا آخر حیات به حیث شیخ الحدیث در دارالعلوم دیوبند درس حدیث گفتند.

حضرات شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مفتی عزیز الرحمن عثمانی، مولانا حبیب الرحمن عثمانی (حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی) و غیرہ کبار علماء رحمہم اللہ از شاگردان ایشان هستند.

حضرت مولانا رحمته الله (در طریقہ و سلوک دست ارادت بہ حضرت شیخ الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی دادہ؛ و پس از اکمال مراحل سلوک، بہ خلافت آن جناب سرافراز گردیدہ و) در تصوف صاحب نسبت بزرگ و ہمیشہ حالت جذبہ بر ایشان غالب بودہ و کشف و کرامت زیادی از ایشان دیدہ شدہ است. ایشان دو بار بہ زیارت حج بیت اللہ مشرف گردیدہ و در شعر و شاعری ذوق وافر داشتہ و در اشعار خویش «گمنام» تخلص می نمودند.

«حالات طیب سوانح حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله»، «مکتوبات یعقوبی» و «بیاض یعقوبی» از تصانیف ایشان است.

حضرت مولانا رحمته الله (تقریباً بہ ساعت یک بجہ شب دوشنبہ) سوم ربیع الاول سال ۱۳۰۲ هجری قمری در نانوتہ وفات کردہ و در یک باغ، کنار سرک دفن گردیدند. طَیِّبَ اللہُ ثَرَاہُ وَ جَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاہُ.

برای تفصیل بیشتر زندگانی حضرت مولانا رحمته الله بہ کتاب «حیات یعقوب و مملوک» (تألیف پروفیسور انوار الحسن شیرکوٹی رحمته الله) رجوع کنید.

(۸) حضرت مولانا ملا محمد محمود دیوبندی رحمته اللہ علیہ

حضرت مولانا ملا محمد محمود رحمته اللہ علیہ پس از تأسیس دارالعلوم دیوبند، اول‌تر از همه به انتخاب حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته اللہ علیہ به حیث مدرس دارالعلوم تعیین و از پانزدهم محرم الحرام ۱۲۸۳ هجری قمری تا آخرین ایام زندگانی در دارالعلوم به صفت مدرس ایفای وظیفه نموده و حضرت مولانا رحمته اللہ علیہ مدرس اول و پس از ایشان، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمته اللہ علیہ به حیث مدرس دوم تعیین گردیدند.

حضرت مولانا سید میا اصغر حسین صاحب رحمته اللہ علیہ در کتاب حیات شیخ الہند، پس از تذکر وفات حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی صاحب رحمته اللہ علیہ نوشته است: «دو سال پس (از وفات حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمته اللہ علیہ) از همه قدیم و با فیض عالم دارالعلوم دیوبند، حضرت ملا محمد محمود صاحب رحمته اللہ علیہ وفات یافتند». از این عبارت معلوم می‌شود که وفات حضرت مولانا رحمته اللہ علیہ اوایل سال ۱۳۰۴ هجری قمری بوده باشد.

از زندگانی حضرت مولانا رحمته اللہ علیہ بیشتر از این چیزی دریافت نشد که مرقوم می‌گشت.

(۹) حضرت مولانا میر باز خان تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا میر باز خان تھانوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۵۸ هجری قمری (در قصبه‌ی بهوجپور ضلع مظفر نگر) پای به جهان هستی نهاده و تعلیمات ابتدائی و متوسط را نزد حضرات مولانا محمد ابن احمد الله تھانوی و مولانا محمد مظهر نانوتوی^۱ و دیگر اساتید رحمہم الله حاصل کرده و در اوایل تأسیس دارالعلوم در سال ۱۲۸۳ هجری قمری جهت تحصیل علوم شامل گردیده و در سال ۱۲۸۴ هجری قمری فراغت حاصل کرده و از جمله‌ی افاضل اولین دارالعلوم دیوبند است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال اول داخله دارالعلوم شرح الوقایه، نورالانوار، شرح عقاید نسفی، مقامات حریری، سبعة معلقه و مسلم شریف را خوانده؛ و در سال دوم در پهلوی

۱ - حضرت مولانا محمد مظهر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ابن حافظ لطف علی رحمۃ اللہ علیہ ابن محمد حسن صدیقی حنفی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ برادر حضرات مولانا محمد احسن نانوتوی و مولانا محمد منیر نانوتوی رحمہم الله در سال ۱۸۲۳ میلادی در نانوته ضلع سهارنپور به دنیا آمده و حفظ قرآن کریم و تعلیمات ابتدائی را نزد والد بزرگوار شان به اتمام رسانیده و راهی دهلی شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در شهر دهلی، در نزد حضرات مولانا شاه محمد اسحاق محدث دهلوی، مولانا مملوک علی نانوتوی، شیخ صدرالدین دهلوی و شیخ رشیدالدین دهلوی رحمہم الله زانوی تلمذ خَم کرده و دستار فضیلت را به سربستند. ایشان پس از فراغت از تحصیل علوم، در مدرسه مظاهر العلوم به تدریس علوم مشغول گشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در بیست و چهارم ذی الحجة الحرام به ندای حق لبیک گفته و به دیار ابدی شتافتند.

دروس خویش به تدریس کتاب‌ها پرداخته و پس از فراغت، (حسب درخواست مهمتم صاحب) در مدرسه‌ی مظاهر العلوم سهارنپور به حیث مدرس دوم تقرر حاصل کردند.^۱

حضرت مولانا میر باز خان رحمۃ اللہ علیہ با شیخ عبدالرحیم سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (خلیفه‌ی مجاز شیخ عبدالغفور سواتی المعروف به آخوند صاحب رحمۃ اللہ علیہ) بیعت کرده و بسیاری علماء از جمله‌ی شاگردان ایشان هستند.^۲

مولانا میر باز خان رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۵ هجری قمری وفات یافتند.

۱ - حضرت مولانا میر باز خان رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۸ هجری قمری، به خاطر علالت جناب حضرت مولانا محمد مظهر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ صدرالمدرسین مدرسه مظاهر العلوم سهارنپور، دو بار قائم مقام صدرالمدرسین انتخاب گردیده و انجام وظیفه نمودند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/۲۴.

۲ - تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/۲۴.

(۱۰) حضرت مولانا فتح محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تعلیمات ابتدائی را حاصل کرده و پس از تأسیس دارالعلوم (در سال ۱۲۸۳ هجری قمری) به دارالعلوم دیوبند آمده و از مختصر المعانی شروع کرده و بالآخره دروہی حدیث را در دارالعلوم به اکمال رسانیده و سند فراغت را در سال ۱۲۸۵ هجری قمری حاصل کرده و در آن سند چنین درج است کہ: «در امتحانات سالانہ نمرہی کامل را حاصل و جایزہ دریافت نمودہ و استعداد کامل، مناسبت تمام، طبع سلیم، فکر صائب، ذہن رسا داشتند. (حضرت مولانا) نیابت را بہ خوبی انجام می داد و دارای اخلاق حمیدہ بودہ و از برخورد و رفتار ایشان، ہمہی مدرسین و مہتمم راضی و ہم درسان و طلباء کہ از نزد وی چیزی می آموختند، ہمہ تعریف و توصیف کنندہ گان ایشان بودند».

از متن سند فراغت شان (بہ وضوح) معلوم می شود کہ ایشان در جریان تحصیل علوم بہ تدریس طلاب نیز اشتغال داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در (حوض والی مسجد) در تھانہ بھون کہ این مدرسہ جدیداً (توسط حافظ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ) تأسیس گردیدہ بود، بہ حیث اولین مدرس انتخاب شدہ و این مدرسہ در تھانہ بھون از مدارس ممتاز بہ شمار می رفت.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بہ دست حضرت شیخ محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و در تصوف صاحب کشف و کرامت بسیار بودند و یک کتاب («شرح حزب البحر» را بہ اردو) ترجمہ نمودہ اند. (متأسفانہ از سال وفات حضرت مولانا اطلاعی در دست نیست).

(۱۱) حضرت مولانا عبد الحق پورقاسوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبد الحق پورقاسوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۵۸ هجری قمری در قصبه پورقاسی، در شمال ضلع مظفر نگر به دنیا آمده و در سال ۱۲۸۳ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند جهت تحصیل علوم شامل گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۶ هجری قمری از دارالعلوم فراغت حاصل کرده (و) در اولین جلسه‌ی دستار بندی دارالعلوم دیوبند در سال ۱۲۹۰ هجری قمری در کنار حضرت شیخ الہند و دیگر علماء رحمہم اللہ، دستار فضیلت را به سر بسته و پس از فراغت و دستار بندی در) ریاست رتلام به حیث سر محاسب تعیین گردیده و در تمام عمر در این منصب باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نمونه‌ی از علماء سلف بودند و (بالآخره) در هشتم صفر المظفر سال ۱۳۴۲ هجری قمری وفات کرده و مدفن مبارک شان در رتلام^۱ است.

۱ - رتلام از شهرهای ریاست مدھیہ پردیش در ایالت بہارت ہندوستان موقعیت دارد.

(۱۲) حضرت مولانا عبدالله انصاری انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالله انصاری انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ تعلیمات ابتدائی را در زادگاه شان حاصل کرده و در سال ۱۲۸۵ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند شامل و در سال ۱۲۸۷ هجری قمری فارغ شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از جمله‌ی شاگردان مخصوص و ممتاز حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ به شمار می‌رفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مدتی را در مکه‌ی مکرّمه در خدمت حضرت مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بوده و از نزد ایشان مسائل سلوک را فراگرفته و به خلافت آن جناب فایز گشتند. ایشان در طول مدت اقامت در حضور حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتاب مثنوی معنوی مولانای روم قدس الله سره العزیز را (به صورت درسی) خواندند.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت، اولاً در مدرسه‌ی منبع‌العلوم گلاوته‌ی (در سال ۱۲۸۷ هجری قمری) به حیث شیخ‌الحديث تعیین و سپس در سال ۱۳۱۱ هجری قمری در دانشگاه علیگر به صفت ناظم دینیات ایفای وظیفه نموده (و تا آخر عمر در این منصب باقی

۱ - حضرت مولانا عبدالله انصاری انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ فرزند ارجمند مولانا انصار علی انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ و پسر کاکای حضرت مولانا خلیل احمد سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲ / ۳۱.

۲ - تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲ / ۲۹.

ماندند و پس از وفات ایشان حضرت مولانا میا احمد انصاری رحمته فرزند شان ناظم دینیات مقرر گردیدند.

حضرت مولانا رحمته داماد مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته و (اکرام النساء) دختر بزرگی حضرت مولانا نانوتوی رحمته در حباله‌ی نکاح ایشان بود. حضرت مولانا محمد میا منصور انصاری رحمته فرزند ارجمند و حضرت مولانا حامد انصاری غازی رحمته نواسه‌ی ایشان هستند. (حضرت مولانا محمد میا منصور انصاری در تحریک سیاسی حضرت شیخ‌الهند از افراد برجسته تحریک بوده) و یک تصنیف (مولانا عبدالله انصاری) از نظر من (مولانا مفتی محمد ظفر الدین «مفتاحی») گذشته است.^۲

۱ - تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۲.

۲ - متأسفانه از سال وفات حضرت مولانا رحمته اطلاعی دقیق در دست نیست. حضرت مولانا عبدالحی حسنی رحمته در نزهة الخواطر، سال وفات آن حضرت را ۱۳۴۴ هجری قمری نگاشته است که این سال وفات صحیح نیست؛ زیرا حضرت مولانا رحمته یقیناً که سال‌های قبل از ۱۳۴۴ هجری قمری وفات نموده‌اند. رجوع کنید: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۲.

(۱۳) حضرت مولانا محمد مراد فاروقی مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد مراد فاروقی مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۶۲ هجری قمری در منطقه «امب» قریب پاک پتن به دنیا آمده و (سلسله نسب شان به شیخ المشایخ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ می‌رسد).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سن چهار سالگی سایه‌ی پُر عطوفت پدر را از دست داده و زیر تربیت، والده‌ی ماجده و مامای شان قرار گرفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۷۹ هجری قمری جهت تحصیل علوم به لاهور سفر کرده و کتاب‌های ابتدائی اردو و فارسی را در آنجا خوانده و غرض فراگیری بیشتر علوم به شهر دهلی سفر و کتاب‌های ابتدائی عربی را در آن شهر (نزد حافظ غلام رسول خان ویران رحمۃ اللہ علیہ) خواندند. پس از آن به حلقه‌ی دروس حضرت مولانا مفتی لطف‌الله علیگری رحمۃ اللہ علیہ شامل شده و در همین ایام بعضی کتاب‌ها را نزد مولانا ارشاد حسین رامپوری رحمۃ اللہ علیہ خوانده و کشش دارالعلوم ایشان را به دارالعلوم دیوبند کشانده و آنجا داخله گرفته و علوم دینی را تکمیل و در سال ۱۲۸۸ هجری قمری دوره‌ی حدیث را ختم و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۴ هجری قمری هنگامی‌که به اشاره‌ی حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مدرسه‌ی در «حوض والی مسجد» مظفر نگر تأسیس شد، ایشان را صدرالمدرسین مقرر نموده و تمام ذمه‌داری مدرسه به دوش مولانا محمد مراد رحمۃ اللہ علیہ قرار گرفته

و مدت چهل سال به درس و تدریس اشتغال داشتند؛ و همین مدرسه، بعدها به نام جناب ایشان «مدرسه مرادیه» مسما گردید.

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ تقریباً پنجاه و دو سال صدارت تدریس و صدارت اہتمام این مدرسه را بہ عہدہ داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۷ ہجری قمری بہ دست حق پرست حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و بہ درجہی خلافت آن جناب فایز گردیدند.

حضرت مولانا محمد مراد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ در سوم رجب المرجب سال ۱۳۳۲ ہجری قمری هنگام اذان نماز جمعہ، داعی اجل را لبیک گفتہ بہ دیدار حق شتافتند (و در مظفر نگر در احاطہی مسجد «شاہ اسلام»، دفن خاک گردیدند).^۱

۱ - فرزند کوچک حضرت مولانا محمد مراد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ، جناب حضرت مولانا محمد رشید فریدی رحمۃ اللہ علیہ داماد حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نبیرہی مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بودند و بی بی فاطمہ دختر بزرگ حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ در حبالہی نکاح حضرت مولانا محمد رشید فریدی رحمۃ اللہ علیہ بودند. رجوع کنید: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲ / ۳۱.

(۱۴) شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ

حضرت شیخ الہند مولانا شیخ محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ^۱ در سال ۱۲۶۸ هجری قمری در بریلی چشم به جهان گشوده و کتاب‌های ابتدائی و قدوری و غیره (کتاب‌ها) را در نزد حضرت مولانا مہتاب علی رحمہ اللہ^۲ (و مولانا عبداللطیف رحمہ اللہ) خوانده و حضرت ایشان، اولین شاگرد دارالعلوم دیوبند در سال ۱۲۸۳ هجری قمری است.

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نزد اولین مُدرس دارالعلوم، حضرت مولانا ملا محمود رحمہ اللہ کتاب درسی را باز نموده و ابتداء درس دارالعلوم دیوبند با استاد محمود و شاگرد محمود رحمہما اللہ آغاز و از همان آغازین تا امروز، اللہ تبارک و تعالی تدریس علوم شرعی را در دارالعلوم محمود گردانید.

۱ - حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن فرزند مولانا ذوالفقار علی دیوبندی و برادرزادہی مولانا مہتاب علی دیوبندی و برادر حضرت حکیم مولانا محمد حسن دیوبندی رحمہما اللہ بوده و سلسلہی نسب شان بہ خلیفہی راشد حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ می‌رسد. اکابر علمای دیوبند صفحہ ۴۱.

۲ - حضرت مولانا مہتاب علی رحمہ اللہ برادر حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمہ اللہ و کاکای حضرات شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ و مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی رحمہ اللہ بودند. ایشان در مدرسہ شیخ کرامت حسین رحمہ اللہ دروس عربی می‌گفتند و ابتدای تعلیم حضرت مولانا نانوتوی رحمہ اللہ از ہمین جاست. مولانا مہتاب علی رحمہ اللہ پس از مولانا حاجی محمد عابد حسین رحمہ اللہ دومین شخصی بودند کہ بہ‌خاطر آغاز دارالعلوم کمک مالی کردہ و پس از تأسیس دارالعلوم از اعضای مجلس شورا بودہ و امتحانات سالانہ دارالعلوم را بہ وی سپردہ بودند. حضرت مولانا رحمہ اللہ در سال ۱۲۹۳ هجری قمری وفات یافتند. رجوع کنید: حاشیہ تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱ / ۱۵۰.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث (صحاح ستہ) را از نزد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حاصل^۱ (و در سال ۱۲۸۶ ہجری قمری فارغ التحصیل و در سال ۱۲۸۸ ہجری قمری به صفت مُعین المدرس در دارالعلوم مقرر گردیده) و در سال ۱۲۹۰ ہجری قمری دستار فضیلت به دستان مبارک بانی دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ به سر مبارک شان نهادہ شد.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۱ ہجری قمری به حیث مدرس چہارم در دارالعلوم دیوبند تقرر حاصل نمودہ و در سال ۱۳۰۸ ہجری قمری به منصب صدارت دارالعلوم فایز گشتند؛ و در دوران صدارت ایشان دارالعلوم دیوبند شہرت عالم گیر حاصل کرد.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ از دست حق پرست حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ دستار خلافت و اجازت نامہ بیعت را حاصل کردہ و تمام عمر عزیز خویش را صرف خدمت دارالعلوم دیوبند نمودند.

حضرات مولانا شاہ انور شاہ کشمیری، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا محمد میا منصور انصاری، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا سید حسین احمد مدنی، (حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی)، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا اصغر حسین دیوبندی، علامہ

۱ - حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بر علاوہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی از نزد حضرات مولانا شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی، قطب الإرشاد مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہم اللہ اجازت روایت حدیث، حاصل نمودہ بودند. اکابر علمای دیوبند ص ۴۱.

محمد ابراهیم بلیاوی، مولانا فخرالدین احمد، مولانا محمد اعزاز علی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا سهول احمد بهاگلپوری و دیگر علمای نامور رحمہم اللہ، از جملہ شاگردان و کتاب‌های متعدد و ترجمہ قرآن عظیم الشان بزرگ‌ترین کارنامہ‌ی علمی ایشان است.^۱

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ بر خلاف حکومت بریتانیایی (و ختم اقتدار آن‌ها در سال ۱۳۳۰ هجری قمری) تحریک خویش را شروع و بدین مناسبت در سال ۱۳۳۳ هجری قمری به حجاز تشریف برده و با غالب پادشاه و انور پادشاه دیدار کرده و در سال ۱۳۳۵ هجری قمری حکومت برطانیہ در آن سرزمین به کمک شاه شریف حسین، والی مکہ معظمہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ را دستگیر و بہ مالٹا فرستادہ و در ہمین ایام حضرات مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا عزیز گل، حکیم نصرت حسین و مولانا وحید احمد رحمہم اللہ نیز گرفتار و (از آنجا بہ مصر و سپس) بہ مالٹا انتقال گردیدند.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ در (بیستم رمضان المبارک) سال ۱۳۳۸ هجری قمری از مالٹا رہا و بہ ہندوستان تشریف آوردند.

۱ - (۱) ترجمہ قرآن عظیم الشان، (۲) الابواب والتراجم، تشریح مقاصد ابواب (کتاب العلم) بخاری، (۳) ادلہ کاملہ (اظہار الحق)، (۴) ایضاح الأدلہ کاملہ، در جواب دہ سؤال غیر مقلدین، بسیار محققانہ تحریر گردیدہ است، (۵) جُہد المُقِل فی تنزیہ المعز والمذل، (۶) عظمت وحی، (۷) احسن القری فی توضیح اوثق العری، (۸) مرثیہ مولانا گنگوہی، (۹) مسدس مالٹا، (۱۰) خطبہی صدارت و فتوی ترکِ موالات، (۱۱) تقریر ترمذی مرتبہی مولانا عبدالشکور، (۱۲) الورد الشذی علی جامع ترمذی مرتبہی حضرت مولانا میا سید اصغر حسین، (۱۳) الفیض الجاری بشرح صحیح البخاری مرتبہی حضرت مولانا عبدالاحد دیوبندی، (۱۴) کلیات شیخ الہند مرتبہی حضرت مولانا میا سید اصغر حسین، (۱۵) مکتوبات شیخ الہند.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ هنگام صبح در ہجدهم ربیع الاول ۱۳۳۹ ہجری قمری در دہلی وفات نموده و جسد مبارک شان را بہ دیوبند انتقال (و نماز جنازہی شان را برادر محترم و مرحوم شان حضرت مولانا حکیم محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ اداء) و پیکر شان را در تحت قدم استاد معظم شان حضرت قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در قبرستان قاسمیہ بہ خاک سپردند.

برای تفصیل بیشتر حالات و زندگانی حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بہ کتاب‌های «اسیر مالتا» (تألیف حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی) و «حیات شیخ الہند» رجوع کنید.^۱

۱ - همچنان بہ خاطر تفصیل حیات حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بہ کتاب آتی الذکر رجوع کنید: (۱) حضرت شیخ الہند شخصیت، خدمات و امتیازات، تألیف مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی صاحب، (۲) حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن تألیف حافظ محمد ابوبکر شیخ صاحب، (۳) ایک ہفتہ شیخ الہند کی دیس میں، تألیف مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ، (۴) شیخ الہند کی حیرت انگیز واقعات تألیف سید محمد شاہد سہارنپوری.

(۱۵) حضرت مولانا خلیل احمد محدث سهارنپوری رحمته الله علیه

حضرت شیخ‌المحدثین مولانا خلیل احمد سهارنپوری رحمته الله علیه در سال ۱۲۶۹ هجری قمری در قصبه‌ی انبیته^۱ ضلع سهارنپور به دنیا آمده و سلسله نسب عالی شان به حضرت ابویوب انصاری رضی الله عنه می‌رسند.

(بابای بزرگوار شان حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمته الله علیه به نفس نفیس خود شان در سن پنج‌سالگی برای آن حضرت، بسم‌الله الرحمن الرحیم خوانده و قاعده را شروع نمودند و از آن پس مولانا سهارنپوری رحمته الله علیه تعلیمات ابتدائی را در نانوته و انبیته از نزد اساتذہ حاصل کرده و در سال ۱۲۸۵ هجری قمری^۲ (از والدین اجازت حاصل کرده و به همراهی مامای بزرگوار شان حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمته الله علیه) وارد دارالعلوم دیوبند شده (و در درس کافیه شریک گردیدند). پس از شش ماه به مدرسه‌ی مظاهرالعلوم رفته (و

۱ - حضرت مولانا خلیل احمد سهارنپوری رحمته الله علیه نواسه دختری حضرت استاذ العلماء مولانا مملوک علی نانوتوی رحمته الله علیه و خواهرزاده حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمته الله علیه و برادرزاده حضرت مولانا انصار علی رحمته الله علیه والد ماجد مولانا عبدالله انصاری انبیته‌وی رحمته الله علیه است. مولانا سهارنپوری رحمته الله علیه از اولاد دختری حضرت شاه ابو المعالی چشتی رحمته الله علیه متوفای ۱۱۱۲ هجری قمری هستند. اکابر علمای دیوبند ص ۴۵، تاریخ دارالعلوم دیوبند ۳۱ / ۲.

۲ - انبیته یک قصبه‌ی تاریخی در ضلع سهارنپور است. این قصبه به سمت جنوب سهارنپور، در کنار سرک که به طرف گنگوه می‌رود، واقع بوده و گفته می‌شود که سپهسالار فیروز شاه تغلق، به نام سعد الله بیگ در سال ۷۷۴ قمری این قصبه را آباد نموده است. حاشیه تاریخ دارالعلوم دیوبند ۳۱ / ۲.

۳ - در «تذکره الخلیل» و «تذکره مشایخ دیوبند» و دیگر کتاب‌های رجال سال ۱۲۸۳ هجری قمری آمده است. حاشیه تاریخ دارالعلوم دیوبند ۳۱ / ۲.

تفسیر، حدیث و اکثر کتاب‌های فقهی را نزد مولانا محمد مظهر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ خوانده و در سال ۱۲۸۸ هجری قمری فارغ‌التحصیل گردیدند.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۹ هجری قمری دوباره به دارالعلوم دیوبند آمده و فنون را تکمیل کردند. ایشان در جریان تحصیل علوم، قرآن عظیم‌الشأن را حفظ نموده و در جلسه تقسیم اسناد شرکت و سند فراغت را به دست آورده و در مدرسه‌ی مظاهرالعلوم به حیث مدرس مقرر گردیدند.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت دروس، سفارش‌نامه‌ی را از امامای بزرگوار شان مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ برای مولانا رشید احمد گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ گرفته و به آستانه‌ی رشیدیہ تشریف‌فرما شده و اراده‌ی بیعت نمودند.

حضرت مولانا گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ ابتدا انکار نموده فرمودند: عزیزم شما خود پیر زاده هستید، شمارا به کسی مرید شدن ضرورت چیست؟

مولانا سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ در جواب گفتند: حضرت مولانا! من چگونه پیر زاده‌ام که به سگان دربار شما هم برابر نیستم. من به بیعت شما حاجتمند نه، بلکه سراپا محتاج هستم. پس از شنیدن این سخنان و دیدن عجز و انکسار، حضرت مولانا گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ فرمودند: بس بس، بسیار خوب. پس به ایشان بیعت دادند).

۱ - حضرت مولانا سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ بر علاوه مولانا محمد مظهر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، اجازت روایت حدیث را از نزد مولانا شاه عبدالغنی مجددی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا شیخ احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ مفتی شافعیہ مکی معظمه و دیگران حاصل نموده بودند. اکابر علمای دیوبند ص ۴۷.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۳ هجری قمری به اصرار مولانا جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ به بهوپال اعزام؛ و ایشان در سال ۱۲۹۷ هجری قمری به بهاولپور تشریف بُرده. از همانجا دوباره عازم حج بیت الله عظام گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مدت اقامت در حرمین شریفین به خدمت و حضور حضرت مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بوده و حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلافت را تحریری به حضرت سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ اعطاء نموده (و دستار مبارک را از سر شان برداشته و بر سر حضرت مولانا سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ گذاشتند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از مراجعت به هندوستان به آستانه‌ی رشیدیہ تشریف آورده و اجازت‌نامه و دستار را به حضور مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تقدیم نمودند. حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ این حُسن ادب حضرت مولانا سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ را ملاحظه نموده، نهایت خُرسند شده و دستار را دوباره به مولانا سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ داده و در آن اجازت‌نامه، حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نیز در کنار دست خط حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دست خط فرمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ چند ایام در مدرسه‌ی مصباح‌العلوم بریلی به حیث شیخ‌الحديث تعیین و از سال ۱۳۰۸ هجری قمری تا سال ۱۳۱۴ هجری قمری به حیث مدرس دوم در دارالعلوم بریلی ایفای وظیفه نموده و در هشتم جمادی‌الآخر سال ۱۳۱۴ هجری قمری به صفت شیخ‌الحديث مظاهرالعلوم سهارنپور مقرر گردیدند.

«بذل المجهود شرح سنن ابو داود شریف»^۱ و دیگر تصانیف^۲ از خدمات ارزنده‌ی شان هست. (مولانا بذل المجهود را در سال ۱۳۳۵ هجری قمری در سهارنپور شروع نمود و در سال ۱۳۴۵ هجری قمری در مدینه‌ی منوره به اتمام رسانیدند).

حضرت مولانا رحمته الله در سال ۱۳۴۴ هجری قمری در مدینه طیبه هجرت کرده و آنجا اقامت گزین شده و بالآخره در روز چهارشنبه پانزدهم ربیع الآخر سال ۱۳۴۶ هجری قمری در شهر رسول الله صلی الله علیه و آله (مدینه‌ی منوره) وفات کرده و در جنت البقیع متصل قبه‌ی اهل و بیت آسوده خواب گردیدند.^۳

به خاطر تفصیل بیشتر زندگانی حضرت مولانا رحمته الله به کتاب «تذکره الخلیل» رجوع کنید.

۱ - در مورد کتاب «بذل المجهود» این مطلب قابل عرض است که: یکی از علمای مشهور الازهر شریف، جناب حضرت علامه ابو محمد محمود رحمته الله بالای ابو داود شریف، شرحی شهره‌ی آفاق به نام «منهل» نگاشته و در مصر به زیور طبع رساندند؛ اما این شرح مأخوذ از «بذل المجهود» نه، بلکه اکثر و بیشتر از نصف، نصف صفحات، مکمل عبارت‌های بذل المجهود بدون تبدیلی الفاظ نقل گردیده و متأسفانه، صرف در یکجا از «بذل المجهود» نام گرفته‌اند. اکابر علمای دیوبند صفحه ۴۶.

۲ - (۱) براهین القاطعه بجواب انوار ساطعه، (۲) مطرقة الکرامه علی مرآة الإمامة، (۳) هدايات الرشید إلى افحام العنید، (۴) تنشيط الآذان فی تحقیق محل اذان، (۵) اتمام النعم ترجمه‌ی اردوی تبویب الحکم (۶) فتاوی در چهار جلد ...

۳ - در کتاب تاریخ دارالعلوم دیوبند محل دفن شان را در گورستان بقیع در جوار حضرت ذی النورین سیدنا عثمان ابن عفان رضی الله عنه گفته است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/ ۳۳.

(۱۶) حضرت مولانا قاضی محی الدین مرادآبادی رحمته الله علیه

(حضرت قاضی محی الدین مرادآبادی صاحب رحمته الله علیه از شاگردان خاص حضرت مولانا نانوتوی رحمته الله علیه و از جمله‌ی علمای جلیل‌القدر بوده و در ریاست بهوپال به منصب قضاء فایز گردیده بودند) و در روداد دارالعلوم تحریر است:

«جناب مولانا قاضی محی الدین خان صاحب مرادآبادی رحمته الله علیه عضو مجلس شورای دارالعلوم و از شاگردان قدیم و از افراد خاص حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله علیه به شمار می‌رود. ایشان مدت طولانی عهده‌دار منصب قضا در ریاست بهوپال بوده و تمام عمر عزیز شان را با وقار و حشمت سپری نمودند».

والد بزرگوار حضرت قاضی صاحب از مصاحبین خاص بهادر شاه ظفر بوده و با حضرت مولانا نانوتوی رحمته الله علیه عقیدت و ارادت تمام داشته و از مصاحبان خاص ایشان بودند.

حضرت مولانا نانوتوی رحمته الله علیه در سال ۱۸۵۷ میلادی مطابق ۱۲۷۳ هجری قمری در هنگام «معرکه شاملی» تجاویز خویش را ذریعه ایشان به بهادر شاه ظفر رسانیده بودند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه از سال ۱۳۱۳ هجری قمری تا ۱۳۴۷ هجری قمری از جمله‌ی اعضای مجلس شورای دارالعلوم بود و بالاخره در سال ۱۳۴۷ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته به رحمت ایزدی پیوستند.

(۱۷) حضرت مولانا فخرالحسن گنگوهی رحمته الله علیه

حضرت مولانا فخرالحسن گنگوهی رحمته الله علیه در قصبه‌ی گنگوه متولد و در همان‌جا نشو و نما یافته و علوم ابتدائی را در آنجا خوانده و در سال ۱۲۸۴ هجری قمری در دارالعلوم شامل گردیدند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه از شاگردان خاص حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله علیه و از هم‌درسان حضرات مولانا شیخ‌الهند محمودالحسن دیوبندی و مولانا احمد حسن امروہی رحمہما اللہ بودند. ایشان در سال ۱۲۹۰ هجری قمری از دارالعلوم فراغت حاصل کرده است.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در جریان تحصیل علوم در دارالعلوم دیوبند، همیشه در مصاحبت حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله علیه بوده و دلچسپی خاصی به مناظره داشتند. ایشان پس از فراغت به حیث شیخ‌الحديث در مدرسه‌ی «خورجه» تعیین و پس از مدتی در مدرسه «عبدالربّ دہلی» رفته و به مسند تدریس نشستند (و ہمدین ایام بعضی تصانیف حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله علیه را شائع کردند).

حضرت مولانا رحمته الله علیه «مباحثہ شاہ جہان پور» را مرتب کرده (کہ اصل نسخہی آن در دارالعلوم موجود است) و حاشیہی مبسوطی، در سنن ابو داود بہ نام «التعلیق المحمود» نگاشتند کہ در مطبعہ مجیدی کانپور طبع گردیدہ و همچنان «حاشیہی ابن ماجہ» را تحریر نمودند کہ در مطبع نامی کانپور بہ زیور طبع آمدہ و ہم کتابی را در رابطہ بہ حیات و خدمات علمی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله علیه (در حدودی کم و بیش یک ہزار

صفحات) به رشته تحریر درآورده بودند که در هنگام قیام در کانپور متأسفانه در اثر یک آتش‌سوزی در منزل شان (با دیگر کتاب‌ها) حریق و به خاکستر مبدل گردیده است.

حضرت مولانا فخرالحسن صاحب گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ در اخیر ایام عمر مبارک شان، گنگوه را ترک کرده و در کانپور اقامت گزین شده و در سال ۱۳۱۵ هجری قمری در همان‌جا وفات نموده، دفن خاک گردیدند.

(۱۸) حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا احمد حسن صاحب امروہی رحمۃ اللہ علیہ از خاندان سادات رضویہ امروہہ در سال ۱۲۶۷ ہجری قمری در امروہہ بہ دنیا آمدہ و تعلیمات ابتدائی را در امروہہ (از نزد حضرات مولانا سید رأفت علی، مولانا کریم بخش و مولانا محمد حسین جعفری رحمہم اللہ) حاصل کردہ و کتابہای حدیث را نزد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ خوانندہ و در سال ۱۲۹۰ ہجری قمری از دیوبند فارغ گردیدند.

حضرت مولانا امروہی رحمۃ اللہ علیہ با شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نمودہ و بہ خلافت آن جناب فایز گشتند.

حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ (ابتدا در مدرسہی «خورجہ» و سپس در مدارس مختلف سنہیل و دہلی من حیث شیخ الحدیث تدریس نمودہ) و در سال ۱۲۹۶ ہجری قمری ہنگامی کہ بہ حکم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سنگ تہداب مسجد شاہی قاسمی مرادآباد (معروف بہ «مدرستہ الغرباء») گذاشتہ شد، در آن مدرسہ بہ صفت شیخ الحدیث تعیین گردیدہ و تا سال ۱۳۰۳ ہجری قمری آنجا بودند. ایشان (پس از

۱ - حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ فرزند سید اکبر حسین بودہ و نسب عالی شان بہ سادات حسینیہ می رسد. اکابر علمای دیوبند ص ۷۷.

۲ - حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را بر علاوہ مولانا محمد قاسم نانوتوی، اجازت روایت حدیث را، از نزد حضرات مولانا عبدالغنی مجددی محدث دہلوی، مولانا احمد علی سہارنپوری، مولانا قاری عبدالرحمن پانی پتی و مولانا عبدالقیوم بہوپالی بدھانوی رحمہم اللہ نیز حاصل بود. اکابر علمای دیوبند ص ۷۷.

استعفا) از آنجا به مدرسه‌ی مسجد جامع امروهه «مدرسه‌ی اسلامیة عربیه» آمده و سال‌های چند، درس حدیث می‌دادند.

حضرت مولانا رحمته الله در سال ۱۳۲۹ هجری قمری وقتی در مرادآباد جلسه «مؤتمرالانصار»^۱ دایر گردید، صدارت آن به حضرت مولانا رحمته الله سپرده شد و هزاران عالم از نزد ایشان، فیض‌یاب گردیده‌اند.

(حضرت مولانا امروهی رحمته الله نظر به درخواست شورای دارالعلوم به دیوبند تشریف آورده و مدتی چند ماه تدریس کرده و سپس به مدرسه امروهه بازگشتند).

حضرت مولانا رحمته الله در شب بیست و نهم ربیع‌الاول سال ۱۳۳۰ هجری قمری، (در حالیکه در وقت احتضار کلمات «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ»^۲ در زبان مبارک شان جاری بود)، داعی اجل را لبیک گفته و نماز جنازه‌ی شان، توسط حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مهتم دارالعلوم رحمته الله فرزند رشید مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله اداء و در مسجد جامع امروهه، در گوشه‌ی صحن جنوبی دفن خاک گردیدند.

۱ - این جلسه با جمعی عظیمی از فضلاء دارالعلوم دیوبند و دیگر علماء به‌خاطر اشاعت، ترویج، اعانت و امداد مالی دارالعلوم دایر و پس از این جلسه، دیری نگذشته بود که شاخه‌های «جمعیة الانصار» به نام «قاسم‌المعارف» در هر گوشه و کنار هندوستان رسیده و مصدر خدمات شایان به مردم گردیده‌اند. رجوع کنید: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱ / ۲۲۱.

۲ - از حضرت ابوهریره رضی الله عنه روایت است که حضرت نبی کریم صلی الله علیه و آله فرمودند: دو کلمه است که در نزد خدای رحمان دوست‌داشتنی است، که بر زبان ادای آن سُبک است ولی در ترازوی اعمال سنگین می‌باشد: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. بخاری ۷۵۶۳، مسلم ۲۶۹۴.

(۱۹) حضرت مولانا مفتی محمد صدیق انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی محمد صدیق انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ در وطن خویش انبیهہ ضلع سہارنپور در دنیا پیدا شدہ و در سال ۱۲۸۵ ہجری قمری بہ ہمراہ پسر کاکای شان، حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ وارد دارالعلوم گردیدہ و در سال ۱۲۹۲ ہجری قمری فارغ شدہ و پس از فراغت در دارالعلوم دیوبند بہ حیث معین المدرسین تعیین گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سپس در مدرسہ ی منبع العلوم گلاوتھی ضلع بلند شہر، مسند تدریس را زینت بخشیدہ و از آنجا بہ مدرسہ ی فتح پوری دہلی رفتہ و بہ حیث مدرس بہ تدریس علوم پرداختند. ایشان در اخیر بہ مالیرکوتلہ (پنجاب) رفتہ و بہ مسند افتاء فایز گشتہ و تمام عمر را در آنجا گذرانیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در علوم عقلیہ و نقلیہ مہارت تام داشتہ و تدریس شان نہایت سہل و آسان بودہ و در صدور فتوا از شہرت بہ سزایی برخوردار بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و بہ خلافت آن جناب ممتاز گردیدہ و ایشان صاحب کشف و کرامت و در معاصرین از جملہ ی صاحبان اسرار و معارف شمار می شدند و زہد و تقوایی شان، زبان زد عام و خاص بود.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در شب جمعہ بیست و ہشتم ماہ صفر المظفر سال ۱۳۴۴ ہجری قمری وفات کردہ و در مالیرکوتلہ پنجاب بہ خاک سپردہ شدند.

(۲۰) حضرت مولانا عبدالعلی میرتھی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالعلی میرتھی رحمۃ اللہ علیہ در عبدالله پور ضلع میرتھ به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را حاصل و وارد دارالعلوم دیوبند شده و در سال ۱۲۹۴ هجری قمری از تحصیل علوم فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان ارشد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ است. ایشان پس از فراغت در دارالعلوم به حیث استاد مقرر شده و تا سال ۱۲۹۷ هجری قمری با درس و تدریس فریضه‌ی خویش را انجام داده؛ (و سپس در مدرسه‌ی شاهی مرادآباد به حیث مدرس اول مقرر گردیده و تا سال ۱۳۰۶ هجری قمری به آن منصب ایفای وظیفه نموده) و پس از آن، ایشان را به صفت شیخ‌الحديث در مدرسه‌ی «عبدالرب دهلوی» اعزام و در آن مدرسه مدت طولانی به تدریس حدیث مشغول بوده و (حضرت حکیم‌الامت مولانا اشرف علی تھانوی و حضرت مفتی کفایت الله دهلوی) و دیگر اکابر علماء رحمهم الله از جمله‌ی شاگردان شان هستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زهد و تقوا سرآمد روزگار خویش بوده و هرگز صف اول جماعت از نزد شان ترک نشده بود. در اخیر عمر زمانی که مرض فلج دامن گیر شان گردید، شاگردان آن حضرت ایشان را بلند کرده و در صف اول حاضر می‌کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در دهلوی وفات کرده و مسلمانان کثیر به تشیع جنازه‌ی شان حاضر گردیده بودند (و در نماز جنازه چنان ازدحام مردم بوده، گویا که تمام مسلمانان دهلوی در جنازه‌ی آن حضرت اشتراک نموده باشند).

(حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی) این مقوله حضرت مولانا را نقل می نمودند که همیشه می فرمودند: «قاسمی شوید، هرگز گرسنه و برهنه نمی مانید، من معیوب (مفلوج) را بنگرید، (که نه ایستاده شده می توانم و نه به درستی نشسته می توانم، مگر از رزق معینه) در حجره ی من، هر قسم نعمات در هر زمان به صورت وافر موجود است».

(۲۱) عارف بالله حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام الفقهاء مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۷۵ هجری قمری چشم به جهان گشوده و نام تاریخی ایشان ظفرالدین است. ایشان فرزند ارجمند حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ متوفای ۱۳۲۵ هجری قمری از بنیان گذاران دارالعلوم دیوبند هستند. والد بزرگوار شان در اواخر سال ۱۲۸۴ هجری قمری ایشان را در دارالعلوم، جهت حفظ قرآن کریم داخل کرده و در سال ۱۲۸۷ هجری قمری (نزد حضرت حافظ نامدار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ) از حفظ کلام الله مجید فارغ گردیده و به تحصیل علوم مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۵ هجری قمری دوره‌ی حدیث را تکمیل نموده و در سال ۱۲۹۸ هجری قمری دستار فضیلت را (به دستان مبارک قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ) به سر بسته و پس از اخذ سند به حیث معین مدرس تقرر حاصل کرده و در ضمن تدریس دروس، خدمت فتوا نویسی را (زیر نگرانی حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) به ایشان تفویض کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۹ هجری قمری به صفت مدرس در «اسلامیه اندرکوت» در میرتھ اعزام شدند و مدت طولانی در آنجا تدریس می کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۰۹ هجری قمری (حسب دستور اراکین دارالعلوم دیوبند به دارالعلوم خواسته شده و) به حیث نائب مهمم در دارالعلوم دیوبند تعیین گردیده و در سال ۱۳۱۰ هجری قمری وقتی دارالافتاء در دارالعلوم افتتاح گردید، (در این منصب

عظیم، حسب دستور قطب الارشاد شیخ المشایخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ایشان را مفتی دارالعلوم مقرر و تا سال ۱۳۴۶ هجری قمری در این مقام مصدر خدمت بوده و در پهلوی انجام خدمت در منصب افتاء، دو سه کتاب (حدیث، تفسیر و فقه) را نیز تدریس می کردند.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در وسط ماه ربیع الآخر سال ۱۳۴۷ هجری قمری برای چند مدت در دابھیل دورہی حدیث را تدریس می نمودند.

فتاویٰ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاکنون، ده جلد ضخیم آن با ترتیب فقهی و تحشیہ خاکسار محمد ظفیر الدین (مفتاحی رحمۃ اللہ علیہ) چاپ و به «فتاویٰ دارالعلوم دیوبند» شهرت دارد.^۲

۱ - حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ «جلالین شریف» را به زبان اردو ترجمہ نموده و حسب فرمایش شاگردشان حضرت مولانا قاضی بشیر الدین رحمۃ اللہ علیہ مالک مطبع مجتبائی میرتھ بر رسالہی «میزان البلاغۃ» حضرت مولانا شاه عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ مبسوط نگاشتند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۴۸/۲.

۲ - حضرت مفتی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ مدت ۳۶ سال در این دارالافتاء مصدر خدمت بوده و متأسفانہ مدت ہجده سال فتاویٰ صادر شدہ، توسط ایشان ثبت و راجستر نگردیدہ و پس از سال ۱۳۲۹ هجری قمری طلبان، در نقل فتاوا شروع کردہ و در سال ۱۳۳۳ هجری قمری، پس از تقرر جناب مولانا قاضی مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمہ فتاوا ثبت و راجستر و یک نقل آن محفوظ گردید. حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ابتدا ذخیرہی بی مثال مسائل فقهی جناب مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ را در دو جلد مختصر، کہ غالباً مجموعہی یک یا دوسالہ فتاوا بودہ، بہ نام «عزیز الفتاوی» شائع کردند و پس از آن حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند تمام فتاویٰ راجستر شدہ را با ترتیب جدید تحت نگرانی مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ یکجا جمع آوری و شائع نمودند.

(حضرت مفتی صاحب رَحْمَةُ اللهِ بِهِ نَزْدَ مَهْتَم ثانی دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا رفیع الدین دیوبندی رَحْمَةُ اللهِ بِهِ دَسْتُ ارَادَتِ دِرَازِ نَمُودِه و پس از ریاضت‌ها و مجاهده‌ی بسیار در طریقه‌ی عالیہ نقشبندیہ از طرف پیر دستگیر خرَقہ‌ی خلافت پوشیدہ و حضرت مولانا قاری محمد اسحاق میرتھی رَحْمَةُ اللهِ بِهِ و مرشد حضرت مولانا بدر عالم میرتھی رَحْمَةُ اللهِ بِهِ مهاجر مدنی، از جملہ‌ی مریدان خاص ایشان هستند).

حضرت مفتی صاحب در شوال‌المکرم سال ۱۳۰۵ هجری قمری به سفر حج بیت‌الله رفته و پس از انجام مناسک به نزد حضرت شیخ‌المشایخ حافظ حاجی امداد الله مهاجر مکی رَحْمَةُ اللهِ بِهِ قیام فرما شدہ و تا ماه صفرالمظفر سال ۱۳۰۷ هجری قمری تمامی مراحل سلوک را طی نموده و بہ خلافت آن جناب در طریقه‌ی عالیہ چشتیہ نیز فایز گشتند).

(حضرات مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی، مولانا محمد ادیس کاندھلوی، مولانا بدر عالم میرتھی مهاجر مدنی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا مفتی عتیق الرحمن عثمانی^۱، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا قاری محمد طیب قاسمی و غیرہ علماء از شاگردان و فیض یافتگان ایشان هستند).

۱ - حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن رَحْمَةُ اللهِ بِهِ فرزند مفتی اعظم مولانا مفتی عزیز الرحمن رَحْمَةُ اللهِ بِهِ در سال ۱۳۱۹ هجری قمری در دیوبند چشم بہ جہان ہستی گشودہ و در سن نہ سالگی از حفظ قرآن عظیم‌الشأن فارغ گشتہ و وارد دارالعلوم دیوبند شدہ و تمام علوم و فنون را تکمیل نمودند.

حضرت مولانا رَحْمَةُ اللهِ بِهِ از نزد حضرات شیخ‌الاسلام مولانا شاہ انور شاہ کشمیری، شیخ‌الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی، حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانی، مولانا حافظ محمد احمد قاسمی، مولانا میا اصغر حسین رحمہم الله کسب فیض نمودہ و از بحر ذخار ایشان بہرہ مند گردیدہ‌اند.

(حاشیہ باقیمانده در صفحہ‌ی بعدی) ❦

حضرت مفتی صاحب رحمته در شب هفدهم جمادی الثانیه ۱۳۴۷ هجری قمری وفات کرده (و نماز جنازه‌ی شان توسط حضرت مولانا سید اصغر حسین رحمته اداء) و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند.

← (باقیمانده حاشیه صفحه‌ی قبلی)

حضرت مفتی صاحب رحمته پس از فراغت مدت دو سال به حیث معین المدرس، در دارالعلوم دیوبند ایفای وظیفه نموده و سپس به دارالعلوم اسلامیة دابھیل گجرات تشریف فرما شده و مدت پنج سال در مسند درس و تدریس و فتاوی نویسی مشغول گشتند.

حضرت مفتی صاحب رحمته پس از ایجاد اداره ندوة المصنفین در سال ۱۹۳۷ میلادی معه رفقاء به دهلی تشریف آورده و قلم برداشته خدمات شایان را انجام دادند. ترجمه اردوی «الکلم الطیب» شیخ ابن تیمیہ حرانی و «صید الخاطر» شیخ ابن قیم جوزیه رحمهما الله از شاهکارهای علمی ایشان در ندوة المصنفین است.

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن رحمته در دوازدهم منی سال ۱۹۸۴ میلادی داعی اجل را لیک گفته و به دیار ابدی شتافتند. پیکر مبارک شان در قبرستان مهندیان در چند قدمی دارالمدرسین در کنار راه دفن خاک گردیده است.

رجوع کنید: الواح الصنادید حصه اول صفحات ۲۹۴ تا ۲۹۹، تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۴۶/۲.

(۲۲) حضرت مولانا منصور علی خان مرادآبادی رحمته الله علیه

حضرت مولانا منصور علی خان مرادآبادی رحمته الله علیه از شاگردان ارشد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله علیه بوده و در سال ۱۲۹۵ هجری قمری از دارالعلوم فراغت حاصل کرده‌اند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه با استاد گرامی شان محبت و عقیدت مخلصانه و والهانه داشته و مدت طولانی در خدمت شان بودند. ایشان پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند به وطن خویش حیدرآباد دکن رفته و در جامعه طیبیه حیدرآباد به تدریس علوم مشغول گردیده و مدت زیادی آنجا ماندند.

از جمله‌ی تصنیفات و خدمات علمی شان «مذهب منصور» در دو جلد، «فتح‌المبین» و «معیار الادویه» مشهور است.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در اخیر عمر مبارک شان به مکه‌ی مکرمه رفته و آن شهر مقدس را مسکن و ماؤا انتخاب کرده و بالاخره در آن بلده‌ی طیبیه‌ی در سال ۱۳۳۷ هجری قمری وفات و دفن خاک گردیدند.

(۲۳) حضرت مولانا حکیم رحیم الله بجنوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حکیم صاحب رحیم الله بجنوری رحمۃ اللہ علیہ فرزند مولانا علیم الله خان رحمۃ اللہ علیہ هستند والد ماجد شان از همراهان و دوستان حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (و از شاگردان خاص حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) بودند.

حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان ارشد مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بوده ی در سال ۱۲۹۵ هجری قمری از دارالعلوم فراغت حاصل نمودند.

(حضرت مولانا در علم عقاید و کلام و فن مناظره مهارت کامل داشتند و در زبان عربی و فارسی کتابهای را تألیف و از خود به یادگار گذاشتند).^۱

حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ علوم طبی را نزد حکیم ابراهیم لکهنوی رحمۃ اللہ علیہ خوانده و بسیاری کتابها را در این باب تصنیف کرده اند.

حضرت حکیم رحمۃ اللہ علیہ در هنگام سفر حج به حضور حضرت مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ حاضر و به دست حق پرست آن جناب بیعت کردند.

حضرت مولانا حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۷ هجری قمری پس از ادای دو رکعت نماز جمعه در هنگام سلام، روح شان به عالم ملکوت پرواز کرده و به رفیق اعلی پیوستند.

۱ - تألیفات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کتب ذیل اند: (۱) الاقتصاد فی الضاد. (۲) تهذیب المنکرین لفقہ رب العالمین. (۳) اظهار الحقیقه. (۴) الکافی للاعتقاد الصافی. (۵) ابطال اصول الشیعه بدلائل العقلیه والنقلیه. (۶) جوابات الاعتراضات الواهیة. (۷) احسن الکلام فی اصول عقاید الاسلام. (۸) زجر المتاع لکشف انتفاع عن وجه الوجوب والامتناع. (۹) اثبات القدرة الالهیه باقامة الحجّة الالهامیه.

(۲۴) حضرت مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی رحمته الله علیه

حضرت مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی رحمته الله علیه برادر کوچک حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمته الله علیه و فرزند مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمته الله علیه هستند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در سال ۱۲۹۵ هجری قمری از دیوبند فراغت حاصل و از ابتدا تا انتها در دارالعلوم دیوبند بودند. ایشان پس از فراغت از دارالعلوم در شهر دہلی رفته و علم طب را (از نزد حکیم عبدالمجید خان رحمته الله علیه) حاصل و در سال ۱۳۰۲ هجری قمری دوباره به دارالعلوم تشریف آوردند. ایشان رحمته الله علیه پس از برگشت از دہلی به تدریس عربی (تفسیر، حدیث و فقہ) و تعلیم طب مصروف بوده و در ضمن معالجه‌ی طلاب نیز سپرد به ایشان گردیده و از این رو به دارالعلوم همیشه باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه با حضرت شیخ المشایخ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمته الله علیه بیعت نموده و به تزکیہ باطن پرداخته و ایشان از اصحاب و خدام خاص حضرت قطب الإرشاد حضرت مولانا گنگوہی رحمته الله علیه بودند.

حضرت حکیم صاحب رحمته الله علیه در پانزدهم ماه ربیع الاول سال ۱۳۴۵ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوسته (و در قبرستان قاسمی دفن گردیدند).

(۲۵) شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالرحمن امروہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالرحمن امروہی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۷۷ هجری قمری در بمبئی متولد گردیده و با والدین به حرمین شریفین سفر کرده و قرآن عظیم الشان را در آنجا حفظ نمودند. ایشان تعلیمات ابتدائی را در مکه مکرمه حاصل و دوباره به هندوستان آمده و ابتدا در نزد حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ به کسب علوم مشغول گردیده و سپس به دیوبند شامل و تفسیر و حدیث را نزد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ خوانده و از این رو عموماً در هنگام تدریس به حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حواله می دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در تفسیر قرآن کریم مهارت تمام داشته و مدت طولانی در مدرسه‌ی شاهی مرادآباد، بمبئی، جامعه دابھیل و جامعه اسلامیہ امروہہ تدریس (و مدت ۶۰ سال انجام خدمت) کرده و تعداد بسیاری از علماء از جمله‌ی شاگردان شان هستند. در سال ۱۳۶۲ هجری قمری در دارالعلوم چند ایامی درس تفسیر و حدیث داده و در تدریس حدیث و فقه در بین اقران، مقام عالی و ممتاز داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در تفسیر «بیضاوی»، «مطول» و «مختصر المعانی» حواشی بسیار مفید تحریر نموده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و اجازه خلافت یافته و بالآخره به عمر نودسالگی در بیست و دوم

جمادی الثانی سال ۱۳۶۷ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و در پهلوی استاد مبارک
شان حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ (در مسجد جامع امروہہ) دفن خاک گردیدند.

(۲۶) حضرت مولانا حکیم جمیل الدین نغینوی ثم دهلوی رحمته الله

حضرت مولانا حکیم جمیل الدین رحمته الله اصلاً از نغینه ضلع بجنور بودند و در سال ۱۲۹۹ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کرده‌اند.

حضرت مولانا صاحب رحمته الله در علوم دینی و طب مهارت تام داشته و زبان زدِ عام و خاص بوده و تمام عمر، علوم متذکره را تدریس می‌کردند.

حضرت حکیم صاحب رحمته الله پس از فراغت، ابتدا در غازی‌پور قیام نموده و از آنجا به دهلی تشریف بُردند. حضرت علامه محمد ابراهیم رحمته الله از شاگردان ممتاز ایشان است و زمانی که حضرت حکیم صاحب رحمته الله در مدرسه‌ی جونپور^۱ تدریس می‌کردند، از نزدشان علم حاصل نموده بودند.

حضرت حکیم صاحب رحمته الله در شب هجدهم صفرالمُظفر سال ۱۳۵۵ هجری قمری پس از ادای نماز تهجد، اصل حق گردیده و به زندگانی ابدی پیوستند.

۱ - جونپور یک شهر تاریخی در بهارت، ایالت مشرقی اترپردیش هندوستان واقع است.

(۲۷) حضرت مولانا حکیم عبدالوهاب غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حکیم صاحب عبدالوهاب رحمۃ اللہ علیہ در قصبه یوسف پور، ضلع غازی پور در شرق یو پی به دنیا آمده و (پس از حفظ قرآن کریم در سن ده سالگی، علوم ابتدائی صرف و نحو را در وطن مألوف حاصل کرده، وارد دارالعلوم دیوبند گردیده و) در سال ۱۳۰۰ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل (و ادب عربی را نزد حضرات مولانا فیض الحسن سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ و مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ و علم طب را در شهر دهلی نزد حکیم محمود خان رحمۃ اللہ علیہ خوانده‌اند).

حضرت حکیم رحمۃ اللہ علیہ به دست حق پرست حضرت مولانا شیخ رشید احمد گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و در خدمت شان به تزکیه باطن مشغول گردیده و به یمن دعای حضرت مرشد بزرگوار شان، در نبض شناسی به کمال رسیده و در معالجه به شهر دهلی مشهور و زبانزد عام و خاص بودند. ایشان از کودکی ناینا ولی قلباً بیدار بوده و ذهن رسا و حافظه بسیار قوی داشتند.

حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ در ربیع الثانی سال ۱۳۶۰ هجری قمری در دهلی وفات کرده و حسب آرزوی دیرینه آن حضرت، پیکر مبارک شان را به قصبه ی گنگوه انتقال و در بهلوی پیر بزرگوار شان حضرت مولانا رشید احمد گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ دفن خاک نمودند.

(۲۸) حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمی مهتم دارالعلوم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت حافظ صاحب مولانا محمد احمد قاسمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرزند ارجمند و رشید قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ در سال ۱۲۷۹ هجری قمری در قصبه‌ی نانوته به دنیا آمده است.

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایشان را پس از حفظ قرآن عظیم الشان به منبع العلوم گلاوتهی ضلع بلند شهر^۱ فرستادند و تعلیمات ابتدائی را آنجا حاصل و سپس به جامعه‌ی قاسمیه شاهی مرادآباد در نزد مولانا احمد حسن امروهی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اعزام و کتاب‌های متوسط و فنون را در نزد ایشان خواندند. در سال ۱۲۹۷ هجری قمری مولانا محمد قاسم نانوتوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ (حافظ صاحب را) به دارالعلوم دیوبند خواستند و نزد (حضرت شیخ الہند رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ معقولات و کتاب‌های بلند عربیت) و نزد حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ترمذی شریف را خوانده (و سپس در آستانه‌ی رشیدیہ در گنگوہ نزد) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حاضر شده و دوره‌ی حدیث و کتاب‌های تفسیر را به اتمام رسانیدند.

حضرت مولانا حافظ صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ در سال ۱۳۰۳ هجری قمری به حیث مدرس عربی در دارالعلوم دیوبند مقرر گردیده و ده سال مسلسل در آنجا (صحیح مسلم، ابن ماجہ، مشکاة المصابیح، مختصر المعانی، جلالین شریف، میرزاہد و تمامی فنون را) تدریس نمودند.

۱ - مدرسه منبع العلوم گلاوتهی توسط مولانا محمد قاسم نانوتوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بنا گردیده بود و حضرت مولانا محمد احمد قاسمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ در آن مدرسه زیر نگرانی شوہر خواہرشان، حضرت مولانا عبداللہ انصاری انبیتہوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ علوم را حاصل نمودند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۵۶/۲.

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (پس از ہجرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ بہ مکہ مکرمہ) در سال ۱۳۱۳ ہجری قمری ایشان را بہ حیث مہتمم دارالعلوم تعیین نمودہ و مدت ۳۵ سال در این منصب ایفای وظیفہ کردہ و در پہلوی این مسئولیت بہ تدریس علوم نیز اشتغال داشتند. ایشان در سال ۱۳۴۱ ہجری قمری بہ حیث مفتی اعظم بہ حیدرآباد تشریف بُردہ و در سال ۱۳۴۴ ہجری قمری دوبارہ بہ دارالعلوم آمدہ و کمر خدمت بستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سفر اخیری کہ بہ حیدرآباد داشتند، در سوم جمادی الاول سال ۱۳۴۷ ہجری قمری در ہنگام سفر بہ داخل ریل (قریب ایستگاہ نظام آباد) دار فانی را وداع گفتہ و بہ زندگانی ابدی پیوستند؛ و حسب حکم دولتی جنازہی شان بہ حیدرآباد انتقال و (در چہارم جمادی الاول ۱۳۴۷ ہجری قمری) در خطہی صالحین دفن خاک گردیدند.

(حضرات مولانا قاری محمد طاہر قاسمی و مولانا قاری محمد طیب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند، فرزندان حافظ صاحب مولانا محمد احمد قاسمی و نواسہ ہای مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہم اللہ ہستند).

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

برای مطالعہ حالات تفصیلی شان بہ کتاب «حکیم الاسلام اُور اُن کی مجالس»

رجوع کنید.^۱

۱ - ہمچنان رجوع کنید: «عکس احمد»، سوانح حیات فخر الإسلام حضرت مولانا محمد احمد

صاحب مہتمم خامس دارالعلوم دیوبند، تألیف محمد شکیب قاسمی و محمد نوشاد قاسمی، و اکابر علمای

دیوبند صفحہ ۸۱ تا ۸۴

(۲۹) حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حبیب الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرزند رشید مولانا فضل الرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ متوفای سال ۱۳۲۵ هجری قمری هستند. ایشان در شهر دیوبند به دنیا آمده و از اول تا آخر در دارالعلوم دیوبند تعلیم یافته و در ادبیات عربی مهارت تام حاصل کرده در سال ۱۳۰۰ هجری قمری از آنجا فارغ گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۵ هجری قمری (به سبب مصروفیت‌ها و سفرهای زیاد) مولانا محمد احمد قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مهتم دارالعلوم و همچنان به خاطر ترقی بیشتر دارالعلوم) وی را نائب اهتمام دارالعلوم مقرر و در این مقام با بسیار محنت و بیدار مغزی ماحول علمی دارالعلوم را ترقی دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۰ هجری قمری در آل اندیا در جلسہی جمعیت علمای هند شرکت و صدارت مجلس را عهده‌دار شده و خطابه‌ی را نیز ایراد کردند. در سال ۱۳۴۴ هجری قمری زمانی که حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمی رحمۃ اللہ علیہ به دارالعلوم تشریف بُردند، ایشان به صفت مفتی اعظم حیدرآباد تعیین گردیده و پس از یک سال، دوباره به دارالعلوم دیوبند آمده و پس از وفات حضرت حافظ محمد احمد رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۷ هجری قمری به حیث ششمین مهتم دارالعلوم دیوبند مقرر شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کتاب‌های متعددی را تصنیف کرده و کتاب‌های مشهور چون: «اسلام کیون کر پھیلا»، «اسلام میں» مشورہ کی اہمیت»، «قصیدہ ولایت المعجزات»، «قصائد لامیہ» و «تعلیمات اسلام»، «اشاعۃ الإسلام» از جملہی آن‌ها است.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از کثرت مطالعہ، بسیار وسیع المعلومات بودند؛ چنانچه حضرت مولانا شاہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ می فرمودند: اگر علم کسی بر من اثر بیندازد، او شخص مولانا حبیب الرحمن رحمۃ اللہ علیہ هستند).

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بہ دست حق پرست شیخ المشایخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و منازل تصوف و سلوک را در نزد ایشان طی کرده و بہ خلافت آن جناب ممتاز گردیده اند).

(حضرات مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا سید بدر عالم میرتھی مهاجر مدنی، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا قاری محمد طیب قاسم مہتمم دارالعلوم دیوبند و غیرہ بزرگان از فیضان علمی ایشان سیراب و شاداب گردیده اند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در آخر شب چہارم ماہ رجب المرجب سال ۱۳۴۸ ہجری قمری دار دنیا را رها کرده و بہ زندگانی ابدی پیوستند.

(۳۰) حکیم الأمت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ در هنگام صبح صادق روز چهارشنبه پنجم ربیع الثانی سال ۱۲۸۰ هجری قمری به دنیا آمده و پس از حفظ قرآن کریم (نزد حافظ حسین علی رحمۃ اللہ علیہ)، کتابهای فارسی را نزد حضرت فتح محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ و قرائت را نزد قاری محمد عبدالله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (استاد تجوید مدرسه صولتیه مکی معظمه) خوانده و در سال ۱۲۹۵ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و مشکاة المصابیح، مختصر، ملا حسن و غیره کتابها و علوم را حاصل و در سال ۱۳۰۱ هجری قمری فراغت حاصل کرده (و دستار فضیلت به دستان مبارک حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ به سر مبارک شان گذاشته شد).

حضرت حکیم الأمت رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت، به حیث مدرس در کانپور تشریف فرما شده، ابتدا در مدرسه «فیض عام» به مدت سه یا چهار ماه تدریس کرده؛ سپس در مدرسه جامع العلوم رفته و مدت چهارده سال در آنجا به درس و تدریس، افتاء و وعظ مصروف خدمت بودند.

حضرت حکیم الأمت رحمۃ اللہ علیہ در ماه صفر سال ۱۳۱۵ هجری قمری از کانپور به تھانه بھون آمده و در همین جا ساکن مانده (و در خانقاه امدادیہ^۱ متوکلاً علی الله مصروف خدمت گردیدند).

۱ - خانقاه امدادیہ کدام باقاعده و مستقل عمارت نبوده و صرف در شمال غرب تھانه بھون

(حاشیه باقیمانده در صفحه بعدی) ←

حضرت حکیم الأمت رحمته الله با حضرت حاجی امداد الله صاحب مهاجر مکی رحمته الله بیعت کرده و به خلافت آن جناب ممتاز و از برج ربیع الاول سال ۱۳۱۵ هجری قمری به بیعت و ارشاد مردم مشغول گردیده و صدها هزار علماء، صلحاء، مشایخ و افراد خواص و عوام در مسترشدین ایشان داخل هستند.

(حضرات مولانا جلیل احمد شروانی، مولانا مفتی محمد حسن امرتسری، مولانا خیر محمد جالندهری، مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی، مولانا اطهر علی صاحب، مولانا قاری محمد طیب قاسمی، علامه سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالباری ندوی، حضرت مولانا شاه عبدالغنی پهل پوری، مولانا اشفاق الرحمن کاندهلوی، مولانا داکتر عبدالحی عارفی و غیره ... رحمهم الله از جمله ی مریدان ایشان بودند).

از حضرت حکیم الأمت رحمته الله بیشتر از هزار تصانیف و مواعظ (و افادات) شایع گردیده است.

❦ (باقیمانده حاشیه صفحه ی قبلی)

مسجدی که ابتدا به نام مسجد پیر محمد موسوم بوده و در سمت جنوبی همین مسجد، یک حجره ی بود که حضرت شیخ المشایخ حافظ الحاج مولانا امداد الله مهاجر مکی رحمته الله در این حجره قیام و طالبان حق را مستفیض می گردانیدند و از این رو این حجره به نام خانقاه امدادیہ مسما گردید. حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمته الله تقریباً مدت چهل و هفت سال فیضان بحرهای ذخار شریعت و طریقت را در همین حجره ی شریفه جاری ساختند. در سال ۱۸۵۷ میلادی پلان جهاد در مقابل انگلیس از همین جا طرح ریزی گردیده بود. حاشیه تاریخ دارالعلوم دیوبند ۵۲/۲.

بالآخرہ این آفتاب علم و عمل در شب پانزدہم رجب المرجب سال ۱۳۶۲ ہجری قمری داعی اجل را لبیک گفتہ و بہ وصال مولای حقیقی پیوستند۔ نماز جنازہی شان بہ امامت حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اداہ و پیکر مبارک شان حسب وصیت آن جناب، در باغ شخصی شان (کہ آن را در زمان حیات خویش وقف خانقاہ امدادیہ نمودہ بودند) در تہانہ بھون (قریب مزار حافظ ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ) دفن خاک گردیدہ است۔

برای مطالعہ بیشتر بہ کتابہای «اشرف السوانح» و «حکیم الامت کی نقوش و تاثرات» رجوع کنید۔^۱

-
- ۱ - همچنان رجوع کنید: (۱) حضرت تھانوی کی پسندیدہ واقعات، تالیف مولانا ابوالحسن اعظمی دیوبندی، (۲) سیرت اشرف، تالیف منشی عبدالرحمن خان، (۳) حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی بہ حیث مجدد فقیہ، تالیف حضرت مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی، (۴) حیات اشرف، تالیف مولانا داکتر غلام محمد صاحب، (۵) اشرف علی التھانوی حکیم الامت و شیخ مشایخ العصر فی الہند، تالیف محمد رحمت اللہ الندوی، (۶) تاریخ دارالعلوم دیوبند، تالیف سید محبوب رضوی ۵۱/۲۔ (۷) تذکرہ اولیائی دیوبند، تالیف حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری، (۸) تذکرہ اکابر دیوبند، تالیف حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری، (۹) اکابر دیوبند کا زاہدانہ زندگی، (۱۰) اکابر کا مقام تواضع، تالیف مولانا محمد صادق آبادی، (۱۱) دارالعلوم اور دیوبند کی تاریخی شخصیات، تالیف مولانا خورشید حسن قاسمی، (۱۲) عشق رسول اور علمای دیوبند، تالیف ابوظلحہ محمد اظہار الحسن محمود، (۱۳) علمای دیوبند کی واقعات و کرامات، تالیف حافظ مؤمن خان عثمانی۔

(۳۱) حضرت مولانا غلام رسول هزاروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا غلام رسول هزاروی رحمۃ اللہ علیہ در ضلع هزاره (پاکستان) سکونت داشته و پس از کسب تعلیمات ابتدائی در هزاره، شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۰۳ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا هزاروی رحمۃ اللہ علیہ حافظ علوم عقلیه و نقلیه بوده و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری به صفت مدرس در دارالعلوم مقرر گردیده و آن حضرت در درس و تدریس مهارت نام داشته و مدت سی سال در دارالعلوم خدمات شایان علمی نموده و هزاران طلبان علم از محضر علمی شان استفاده و کسب فیض کرده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در هجدهم محرم الحرام سال ۱۳۳۷ هجری قمری در دارالعلوم دیوبند وفات کرده و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند.

(۳۲) حضرت مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مرتضی حسن رحمۃ اللہ علیہ در چاندپور ضلع بجنور که وطن اصلی شان بود در سال ۱۲۸۵ هجری قمری به دنیا آمده^۱ و پس از تکمیل دروس ابتدائی عازم دیوبند شده و (در دوره ی حدیث، حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اشتراک کرده و) در سال ۱۳۰۴ هجری قمری از دارالعلوم فارغ التحصیل گردیدند. ایشان عالم صاحب استعداد، استاد کامیاب، واعظ مشهور و در فن مناظره شخصیت بی مثال بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مدت زیادی در مدرسه ی امدادیه دربهنکه و مدرسه ی مرادآباد شیخ الحدیث بوده و مدتی در دارالعلوم دیوبند، نظامت تعلیم و شعبه تبلیغ به وی سپرده شده بود و ایشان در ضمن وظیفه ی فوق، تدریس کتاب ها را نیز می نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سابق مهتم دارالعلوم دیوبند بیعت کرده و سپس به حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ رجوع کرده و به خلافت آن جناب فایز گشته (و از فیوضات و معنویات شیخ المشایخ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نیز بهره مند گردیده اند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۰ هجری قمری از دارالعلوم سُبک دوش گردیده و در مدرسه ی دربهنکه بہار به حیث شیخ الحدیث تقرر حاصل و در اخیر در وطن اصلی

۱ - حضرت مولانا سید مرتضی چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ فرزند حکیم سید بنیاد علی و از اولادِ عارف بالله شیخ الطریقہ حضرت سید عارف علی شاه رحمۃ اللہ علیہ بوده که سلسله نسب عالی شان به شیخ ربانی و محبوب سبحانی شیخ المشایخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ می رسد. اکابر علمای دیوبند ص ۱۲۰.

خویش چاندپور سکونت اختیار کرده و در ماه ربیع الثانی سال ۱۳۷۱ هجری قمری با آواز بلند کلمه‌ی شهادت را بر زبان جاری کرده و جان را به جان آفرین سپرده و حجاب خاک را بر رو کشیدند.

حضرت مولانا رحمته الله (از جمله‌ی شاگردان ممتاز حضرات قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولانا ذوالفقار علی دیوبندی، شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی و غیره اکابرین رحمہم اللہ بوده و) کتاب‌های زیادی را تصنیف و رسائل بسیاری را در ردّ قادیانیت تحریر) نموده و کتابخانه‌ی شخصی شان که مشتمل بر هشت هزار کتاب بود؛ پس از وفات شان توسط فرزند ارجمند شان (محمد انور صاحب رحمته الله) وقف کتابخانه دارالعلوم دیوبند گردیده است.

(۳۳) حضرت مولانا محمد یاسین سرهندی رحمۃ اللہ علیہ ثم بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حافظ محمد یاسین سرهندی رحمۃ اللہ علیہ مسکونه‌ی قریه‌ی «بسی» متصل سرهند شریف بوده و دروس ابتدائی را نزد حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری رحمۃ اللہ علیہ خوانده و شامل دارالعلوم دیوبند گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تکمیل دروس (در سال ۱۳۰۱ هجری قمری دوره‌ی حدیث را نزد مولانا محمد یعقوب نانوتوی خوانده و) در سال ۱۳۰۶ از دارالعلوم فراغت حاصل (و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری در دارالعلوم به صفت مدرس مقرر گردیده) و آن جناب از شاگردان ممتاز حضرت شیخ‌الهند مولانا محمودالحسن دیوبندی، (حضرت ملا محمود، مولانا سید احمد دهلوی رحمهم‌الله) بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به صفت مدرس در مدرسه‌ی «فیض عام» کانپور مقرر و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری در بریلی رفته و در آنجا مدرسه‌ی «اشاعۃ‌العلوم» را تأسیس نموده و تمام عمر در آنجا به درس و تدریس اشتغال داشته و هزاران طالبان علم از

۱ - حضرت حافظ مولانا محمد یاسین فرزند میا جی تحسین علی فرزند میا جی امام علی در سال ۱۲۸۲ هجری قمری در دیوبند ضلع سهارنپور به دنیا آمده و آباء و اجداد ایشان از اهل علم و عزت و همه معتمد علیه شهر خویش و به مشاغل علمی مصروف بوده و نسب عالی‌شان به حضرت خلیفه‌ی راشد عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ می‌رسد. اکابر علمای دیوبند ص ۸۷

حضرت مولانا محمد یاسین رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم کراچی و پدر کلان حضرات مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی و مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتهم العالیه هستند. بسم الله «یاد گاره بلخی

محضر علمی شان کسب فیض نمودند. مولوی احمد رضا خان بریلوی نیز در نزد شان کتاب‌های ابتدائی عربی را خوانده و در تمام زندگی این استاد خویش را تعظیم و تکریم می‌نمود.

(حضرت مولانا رحمته الله از مریدان خاص حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمته الله بوده و تمامی مراحل سلوک را نزد ایشان طی کرده‌اند).

حضرت مولانا رحمته الله در هفتم صفر المظفر سال ۱۳۶۳ هجری قمری در بریلی داعی اجل را لبیک گفته و در همان جا به خاک سپرده شدند.^۱

۱ - حافظ محمد اکبر شاه بخاری وفات حضرت مولانا رحمته الله را به روز جمعه نهم صفر المظفر سال ۱۳۵۵ هجری قمری و محل وفات شان را در قصبه دیوبند گفته‌اند. اکابر علمای دیوبند ص ۸۸

(۳۴) مجاهد جلیل حضرت مولانا عبیدالله سندھی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبیدالله سندھی رحمۃ اللہ علیہ در قریہ چیلانوالی ضلع سیالکوت در غرب پنجاب به دنیا آمده و پدر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ رام سنگھ از قوم ہنود بوده و سپس سیک گردیده (و پیشہی زرگری داشت و شش ماه قبل از ولادت حضرت مولانا وفات نموده بود).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در دوران تحصیل تعلیمات ابتدائی خویش در مکتب ثانوی جامپور (ضلع دیرہی غازی خان) از تعلیمات اسلامی و صداقتِ اسلام متأثر گردیده (و به عمر پانزده سالگی در ۲۹ اگست سال ۱۸۸۷ میلادی در مظفر گره) مشرف به اسلام شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از مسلمان شدن به سِند رفته و مدت زیادی در آنجا قیام نموده و در نزد حافظ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ که صاحب نسبت بزرگ بودند، خدمت آن جناب را می کردند. ایشان در سال ۱۳۰۶ هجری قمری به دارالعلوم آمده و در سال ۱۳۰۷ هجری قمری در دورہی حدیث شریک گردیده؛ و پس از اختتام دروس به سِند برگشتند. در سال ۱۳۱۵ هجری قمری دوبارہ به دارالعلوم تشریف فرما شدند و از نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اجازت حدیث را حاصل و در مشاغل سیاسی معاون حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ گردیدند. در سال ۱۳۲۷ هجری قمری وقتی جمعیت الانصار^۱ تأسیس گردید، حضرت مولانا سندھی رحمۃ اللہ علیہ

۱ - در بیست و ہفتم رمضان المبارک سال ۱۳۲۷ هجری قمری تحریکی توسط حضرت مولانا عبیدالله سندھی به نام «الانصار» پایہ گذاری گردیده و جمعی عظیمی از فضایی دارالعلوم دیوبند بہ خاطر اشاعت، ترویج، اعانت و امداد مالی دارالعلوم گرد ہم جمع آمدند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۲۲۱.

به صفت ناظم آن مقرر و سپس حضرت شیخ‌الهند رحمته الله به خاطر بعضی مسائل، حضرت سندھی رحمته الله را از دیوبند به دهلی اعزام کرده و ایشان در آنجا اداره علمی «نظارۃ المعارف القرآنیه»^۱ را تأسیس نمودند.

حضرت شیخ سندھی رحمته الله بسیار ذهین، صاحب علم و شخصیت بزرگ سیاسی بودند و با علوم و کارنامه‌های حضرت شاه ولی‌الله محدث دهلوی رحمته الله وابستگی محکم داشته و بسیاری از تصانیف شان به زیور طبع آمده است.

حضرت مولانا رحمته الله در سال ۱۳۳۳ هجری قمری به امر حضرت شیخ‌الهند رحمته الله به کابل رفته (و برای تبلیغ اسلام در آن دیار هفت سال خدمت نموده و لشکری را به نام «حزبُ الله» جمع و تنظیم نموده و در آماده کردن امیر امان‌الله خان برخلاف انگلیس و اخذ استقلال افغانستان، تاج پیروزی و آزادی افغانستان بر سر مبارک حضرت مولانا عبیدالله سندھی رحمته الله است). در سال ۱۳۴۲ هجری قمری (پس از گرفتاری حضرت شیخ‌الهند در حجاز به

۱ - این اداره در سال ۱۳۳۱ هجری قمری در یک اتاق مسجد فتح‌پوری دهلی به همت حضرت مولانا سندھی رحمته الله پایه‌گذاری و توسط حضرات شیخ‌الهند محمودالحسن دیوبندی، حکیم اجمل خان دهلوی و نواب وقار الملک رحمهم‌الله سرپرستی می‌گردید. در این اداره فضایی مدارس عربیه و فارغان مکاتب و دانشگاه‌های دولتی تحت تعلیم و تربیت اسلامی قرار می‌گرفتند و بر علاوه تدریس حقائق و معارف قرآنی، با در نظر داشت حالات موجوده‌ی وقت، کارها و تبلیغات سیاسی نیز انجام می‌گرفت. مقصد نهایت مهم دیگر اداره‌ی مذکور این بود: که میان تعلیم‌یافته‌های جدید و اصحاب و علمای کرام و علی‌الخصوص فضایی دیوبند روابط مضبوط برقرار و شکاف میان تعلیم‌یافته‌های دینی و غیردینی پُر گردد. بعدها به خاطر تکمیل این مقصد در جامعه ملی اسلامی دهلی «بیت الحکمة» را بنیاد گذاشتند.

روسیتہ رفتہ و از آنجا) در ترکیہ سفر کردہ و مدت دو سال در آنجا سکونت نمودہ و در سال ۱۳۴۴ ہجری قمری بہ حجاز مقدس سفر و آنجا مقیم گشتند۔

حضرت شیخ سندھی رحمۃ اللہ علیہ چہار دہ سال در حرمین شریفین ساکن بودہ و هنگامی کہ در ہندوستان (در سال ۱۳۵۶ ہجری قمری) صوبہ ہا تأسیس گردید، بہ اساس سعی و تلاش دارالحکومہ سِند در سال ۱۳۵۸ ہجری قمری بہ ہندوستان تشریف آوردہ و بہ تدریس سیاسی علماء مشغول گردیدہ و در اخیر (این داعی بزرگ و علمبردار آزادی) بہ بہاولپور تشریف فرما شدہ و در آنجا در منطقہ (دین پور) نامی آبادی در سال ۱۳۶۳ ہجری قمری وفات و دفن خاک گردیدہ اند۔^۱

۱ - بہ خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: «مولانا عید اللہ سندھی حالات زندگی» تعلیمات اور سیاسی افکار، تالیف پروفیسور محمد سرور، «مولانا عید اللہ سندھی اور ان کی افکار و خیالات پر ایک نظر»، تالیف مولانا مسعود عالم ندوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳۵) حضرت مولانا گل محمد خان بجنوری ثم دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا گل محمد خان رحمۃ اللہ علیہ در بجنور به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در وطن مألوف خویش فراگرفته و شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری از آنجا فارغ التحصیل شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در چندین مدارس به تدریس علوم پرداخته و در بیست و چهارم ماه شوال المکرم سال ۱۳۱۶ هجری قمری در دارالعلوم دیوبند به صفت مدرس عربی مقرر و تا سال ۱۳۱۸ هجری قمری به تدریس پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را در بیست و سوم محرم الحرام سال ۱۳۱۹ هجری قمری به مدرسه‌ی منگلور فرستادند و باز دوباره در بیست و سوم شوال المکرم سال ۱۳۲۰ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند طلب کرده و تا اخیر عمر در دارالعلوم به تدریس طالبان علم مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در دوازدهم رمضان المبارک سال ۱۳۵۳ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به دارالبقاء سوی محبوب حقیقی شتافتند.

(۳۶) حضرت مولانا محمد اسحاق کتھوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسحاق کتھوری رحمۃ اللہ علیہ در قصبہی کتھور ضلع میرتھ در سال ۱۲۸۱ هجری قمری (در یک خانواده سادات) چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را در میرتھ (نزد کاکای محترم شان مولانا کفایت علی رحمۃ اللہ علیہ) و در امرورہ (نزد مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ) و در مدرسہی فتح پوری حاصل کردہ و شامل دارالعلوم دیوبند گردیدہ و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری فارغ شدہ و ایشان از جملہی شاگردان ممتاز حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم بہ دہلی سفر و علم طب را (از نزد حکیم عبدالمجید خان دہلوی و عبدالعزیز خان لکھنوی رحمہما اللہ) حاصل نمودہ و در ابتدا در وطن اصلی خویش بہ معالجہ مردم پرداختہ و سپس در شہر میرتھ بہ مُداوای مریضان مشغول شدہ و در ضمن برای علاقہ مندان بہ تدریس علوم طب ہمت گماشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در قصبہی کتھور مسجد جامع و عید گاہ بنا کردہ و در امداد دارالعلوم حصہ گرفتہ و در جلسات مختلف و مہم دارالعلوم دیوبند از خدمات و اخلاق حمیدہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ تعریف و تمجید می گردید.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بہ دست حق پرست قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نمودہ و از نزد ایشان خرقدی خلافت پوشیدند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ رابطہ‌ی بسیار نزدیک و بی‌تکلف با حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ داشته و مدت زیادی (از سال ۱۳۴۴ تا ۱۳۷۳ هجری قمری) از جمله‌ی اعضای مجلس شورای دارالعلوم دیوبند بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۴ هجری قمری در قصبه‌ی خویش به ندای حق لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوسته و در همان‌جا به خاک سپرده شده‌اند.

(۳۷) حضرت مولانا ثناء الله امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ثناء الله امرتسری رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۲ هجری قمری در امرتسر به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را آنجا حاصل و کتاب‌های حدیث را نزد شیخ عبدالمنان وزیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ فراگرفته و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و چندین سال در آنجا اقامت و معقولات (منطق، حکمت، اصول) و فقه را حاصل نموده و پس از فراغت در وطن اصلی خویش امرتسر رفته به تصنیف و تألیف مشغول گردیده (و آنجا یک مطبعه‌ی را به نام «اهل حدیث پریس» ساختند).

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ مسلکاً اهل حدیث (غیر مقلد) بوده و در امرتسر هفته‌نامه‌ی «هفت روزه اهل الحدیث» را تأسیس نموده که مدت چهل سال نشر و چاپ می‌شد.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در فن مناظره شهرت به سزایی داشته و برخلاف قادیانیت کتاب‌های معتمد و مدلل را تصنیف نمودند. ایشان در سال ۱۳۲۶ هجری قمری در مجلس مناظره میرزا غلام احمد قادیانی را چیلنج داد که هرکسی که دروغ‌گو باشد، همان شخص اول از دنیا خواهد رفت و میرزا غلام احمد قادیانی این چیلنج را منظور کرده بود. چنانچه میرزا غلام احمد قادیانی به مرض هیضه (کولرا) مبتلا و در سال ۱۹۰۸ میلادی وفات کرد و حضرت مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ چهل سال دیگر به قید حیات بوده و برای اسلام و مسلمانان خدمات بزرگ و مهم را انجام داده و به نام «شیر پنجاب» یاد کرده می‌شدند. «تفسیر القرآن بکلام الرحمن» (عربی)، «تفسیر ثنائی» (اردو در هشت جلد)، «برهان التفاسیر»، «بیان الفرقان علی علم البیان»، «تفسیر بالرأی»، «تقابل ثلاثه»، «توحید تثلیث اور راه نجات»،

«جوابات نصاری»، «اسلام و مسیحیت»، «مناظره اله آباد» و غیره از تصانیف مشهور ایشان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ هنگام تأسیس جمعیت العلماء هند از اعضای برجسته‌ی آن به شمار می‌رفت و در تحریک آزادی هند پیشاپیش همه بودند. ایشان پس از تقسیم هند به گوجرانواله (پاکستان) منتقل شده و بالاخره در چهارم جمادی‌الاول سال ۱۳۶۳ هجری قمری (به عمر هشتادسالگی) در سر گودها وفات و در همان‌جا دفن خاک گردیدند.^۱

۱ - مولانا ثناء الله امرتسری رحمۃ اللہ علیہ به عمر چهارده سالگی در امرتسر نزد مولانا احمد الله امرتسری (غیر مقلد) کتب شرح جامی، قطبی و دیگر کتاب‌ها را خوانده و غرض فراگیری علوم به شهر وزیرآباد گوجرانواله پنجاب سفر کرده و کتب مروجہ علوم و فنون را نزد حافظ عبدالمنان وزیرآبادی (غیر مقلد) خوانده و سند فراغت حاصل کردند. مولانا رحمۃ اللہ علیہ به خاطر فراگیری صحیحین به شهر دهلی تشریف‌فرما شده و از نزد حضرت میا سید نذیر حسین دهلوی (غیر مقلد) سند اجازت حدیث حاصل و راهی مدرسه‌ی «مظاهر العلوم» گردیده و پس از کسب علوم، عازم «دارالعلوم دیوبند» شده و از محضر علمی شیخ‌الهند حضرت مولانا محمودالحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ استفاده نموده و کتب منقولات و معقولات را خوانده و در دوره‌ی حدیث حضرت شیخ‌الهند رحمۃ اللہ علیہ شامل و بعد از اکمال، سند فراغت حاصل کردند. مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از آن به مدرسه «فیض عام» کانپور رفته و از محضر علمی حضرت مولانا احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ استفاده کرده و سند فراغت حاصل نمودند.

مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت تحصیل در مدرسه‌ی «تائید الاسلام» نزد مولانا احمد الله امرتسری (غیر مقلد) رفته و به تدریس علوم مشغول و پس از شش سال خدمت در آنجا، به مدرسه‌ی «اسلامیه مالیر کوتله» رفته و مدت دو سال خدمات تدریسی را انجام داده و مجدداً به امرتسر برگشتند.

» (حاشیه باقیمانده صفحه‌ی قبلی)

کتب ذیل از تصانیف ایشان است: «دلیل القرآن»، «تعلیم القرآن»، «اتباع رسول»، «خلافت محمدیه»، «حیات مسنونه»، «هدایت الزوجین»، «شریعت آور طریقت»، «الفوز العظیم»، «مائنه ثنائیه»، «عقائد مرزا»، «شهادت مرزا»، «فاتح قادیان»، «فسخ نکاح مرزائیان»، «مکالمه احمدیه»، «الهامات مرزا»، «شهادت مرزا»، «بهاء الله آور مرزا»، «آریه سماج»، «سوامی دیانند کا علم و عقل»، «فتاوی و غیره ...

فتاوی مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ را مولانا محمد داود راز دهلوی (غیر مقلد) در دو جلد مرتب کرده و مولانا شرف الدین دهلوی (غیر مقلد) بر آن، حواشی مفیده نگاشته و برای بار اول در سال ۱۹۵۴ میلادی چاپ گردید.

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ چون از ابتدا از علمای غیر مقلدین متأثر بوده و از این رو منکر تقلید گردیده و در جریان درس اعتراضات را بر علیه مذاهب ائمه‌ی اربعه بیان و طالب جواب می‌گردیده و اساتذہ‌ی شان حضرات شیخ الہند و مولانا احمد حسن کانپوری رحمہما اللہ با جبین گشاده و فراخ دلی، با شفقت و محبت، با نرمی و آرامش سؤالات وی را جواب داده و رفع شبهہ می‌نمودند.

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ در میان حضرات غیر مقلدین از جایگاهی ویژه‌ی برخوردار است و آنها به اقوال ایشان ارزش بیشتری قائل هستند.

مولانا رحمۃ اللہ علیہ به خاطر تردید مقلدین ائمه‌ی اربعه (احناف، شوافع، مالک و حنبلیان) و حمایت غیر مقلدین کتاب‌های ذیل را نیز نوشته است: «فتوحات اهل حدیث»، «اهل حدیث کا مذهب»، «حدیث نبوی آور تقلید شخصی و سلفی»، «تنقید تقلید»، «اجتهاد و تقلید»، «معقولات حنفیہ»، «رسالہ‌ی آمین»، «رسالہ‌ی رفع یدین»، «فاتحہ خلف الإمام» و غیره ...

رجوع کنید: (۱) «مولانا ثناء الله امرتسری حیات، خدمات و آثار»، تألیف محمد رمضان یوسف سلفی، (۲) «رئیس المناظرین شیخ الإسلام حضرت مولانا ثناء الله امرتسری»، تألیف فضل الرحمن ابن میا محمد، (۳) «سیرت ثنائی»، تألیف مولانا عبدالمجید خادم سوهدروی.

(۳۸) حضرت مولانا شاه وارث حسن کوره جهان آبادی رحمته الله علیه

حضرت مولانا شاه وارث حسن رحمته الله علیه در قصبه‌ی کوره جهان آباد چشم به جهان هستی گشوده و (پس از حاصل کردن، تعلیمات ابتدائی) در سال ۱۳۱۰ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و با جدوجهد فراوان دروس را تکمیل و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه با حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمته الله علیه بیعت کرده و مدت زیادی در خدمت آن جناب محنت‌های شاقه کشیده و به خلافت شان سرفراز گشتند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در سفر حجاز رفته و به حضور حضرت سید الطائفه شیخ العرب والعجم حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمته الله علیه رسیده و مدتی نزد شان به خدمت مشغول بودند و پس از مراجعت از سفر حجاز چند مدتی در مدارس بنارس و مظفر پور به صفت شیخ الحدیث مقرر و پس از چندی از ملازمت سُبک دوش و در شهر لکهنو اقامت اختیار کرده و در ارشاد و بیعت مردم مشغول گردیده و افراد بسیار بزرگ، بزرگ از تحصیل کرده‌گان مرید شان شده (و اکثر قضات، وکلا، رؤسا و تحصیل‌کردگان علوم عصری و قشر دانشگاهی از محضر شان مستفید می‌گردیدند).

حضرت مولانا رحمته الله علیه در شانزدهم جمادی‌الاول سال ۱۳۵۵ هجری قمری از این دنیا رخت سفر بسته و به رحمت ایزدی پیوستند و پیکر شان در مسجد جامع تیلہ قریب شاه پیر محمد لکهنوی رحمته الله علیه دفن خاک گردیده است.

(۳۹) حضرت مولانا امین الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا امین الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در شهر اورنگ آباد دکن در سال ۱۲۸۷ هجری قمری به دنیا آمده و تعلیمات ابتدایی را در زیر سایه پُر عطوفت پدر و مادر بزرگوار شان حاصل کرده و در سال ۱۳۰۴ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و پس از سه سال تحصیل علوم، در سال ۱۳۰۷ هجری قمری به شاه جهان پور (در مدرسه‌ی اعزازیہ) رفته (و کتاب‌های معقولات را نزد مولانا نادر الدین رحمۃ اللہ علیہ شاگرد خاص مولانا عبد الحق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ خوانده) و در سال ۱۳۰۹ هجری قمری دوباره به دارالعلوم دیوبند آمده و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به شهر دهلی رفته و در سال ۱۳۱۵ هجری قمری مدرسه‌ی امینیہ^۱ را در آنجا تأسیس و حلقه‌های تدریس عقیدت‌مندان را برپا و فیضان علم و عمل را جاری ساخته و تا آخر عمر با این مدرسه وابسته بودند.

۱ - بنیاد این مدرسه در سال ۱۳۱۵ هجری قمری به دستان مبارک حضرت مولانا امین الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ گذاشته شده و ابتدا مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ و مولانا ضیاء الحق دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ به صفت استاد مقرر گردیده و پس از حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی کفایت الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ مسند تدریس را زینت بخشیدند. در اول این مدرسه در «سنهري مسجد» در منطقه «چاندنی چوک» دهلی کهنه تأسیس و به زودی ترقی نموده در سال ۱۳۲۳ هجری قمری در دروازه مکتب کشمیری به مسجد «پانی پتیان» منتقل گردید.

پس از اینکه رجوع طلبان از داخل و ممالک خارجی بیشتر شد، این مدرسه را در قرب مزار شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در مهندیا انتقال دادند و تاکنون با عمارت عالی برای طلبان علوم جلوه افروز است. رجوع کنید: حاشیه تاریخ دارالعلوم دیوبند ۷۷ / ۲.

حضرت مولانا مفتی کفایت الله دهلوی مفتی اعظم هند رحمۃ اللہ علیہ (پس از عودت شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ به وطن شان، از شاه جهان پور تشریف فرما شده و بر مسند شیخ الحدیثی مدرسه تقرر حاصل و) تا آخر زندگی در مدرسه امینیہ تدریس حدیث می کردند و این مدرسه در آن زمان مرجع مستفتیان بود.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان خاص شیخ الہند حضرت مولانا شیخ محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ هستند).

حضرت مولانا امین الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در نوزدهم رمضان المبارک سال ۱۳۳۸ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به لقاء الله پیوستند و در مہندیان نزدیک مرقد منور حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ دفن خاک گردیدند.^۱

۱ - به خاطر تفصیل بیشتر حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به کتاب الواح الصنادید حصہ اول از صفحہ ۲۴۹ تا ۲۵۴ تألیف مولانا عطاء الرحمن قاسمی رحمۃ اللہ علیہ استاد جامعہ رحیمیہ دہلی نو و کتاب تاریخ دارالعلوم دیوبند ۷۶/۲ و ۷۷، تألیف مولانا سید محبوب رضوی رحمۃ اللہ علیہ رجوع کنید.

(۴۰) حضرت مولانا محمد صادق کراچوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد صادق کراچوی رحمۃ اللہ علیہ در شهر کراچی به دنیا آمده و پس از تعلیمات ابتدائی شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری فارغ گردیدند. ایشان از اعضای بزرگ تحریک سیاسی حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ به شمار می رفتند و حسب هدایت آن حضرت خدمات شایان را انجام دادند.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ تعلقات عمیق و مخلصانه داشتند و نام حضرت مولانا محمد صادق کراچوی رحمۃ اللہ علیہ در سر فہرست جنود الربانیہ درج است).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زمان جنگ بزرگ ہنگامی کہ انگلیس ہا بہ عراق حملہ کردند قبائل بلوچ را در مقابل آن ہا تحریک کردند تا کمک و امداد بہ عساکر انگلیس نرسد و همان طور شد و عساکر انگلیس مجبور شدہ سلاح خویش را بہ زمین انداختند و پس از وقوع این حادثہ حکومت ہند بہ دستور انگلیس ہا حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را بہ جرم بغاوت گرفتار و (در مہاراشتر) زندانی کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از سال ۱۳۵۰ تا ۱۳۶۷ ہجری قمری عضو مجلس شورای دارالعلوم دیوبند بودند و پس از مدتی خدمت در کراچی رفتہ و مدرسہ ای را (در محلہ کھرہ) تأسیس و بہ تدریس علوم شروع نمودہ و تا اخیر عمر در همان مدرسہ مشغول گشتند.

(۴۱) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی کفایت الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ (فرزند عنایت الله) در سال ۱۲۹۲ هجری قمری در شاه جهان پور ایالت اترپردیش به دنیا آمده و قرآن عظیم الشان و تعلیمات ابتدائی را در آنجا فراگرفته و (بعضی کتابها را در مدرسه‌ی «اعزازیہ» شاه جهانپور خوانده و) سپس شامل مدرسه‌ی قاسمیه شاهی مرادآباد گردیده (و در نزد حضرت مولانا عبدالعلی میرتھی رحمۃ اللہ علیہ، شاگرد رشید مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اساتذہ رحمہم الله علم حاصل) و از آن پس به دارالعلوم دیوبند آمده (و دوره‌ی حدیث را در نزد حضرات شیخ الہند مولانا محمودالحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا عبدالعلی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ خوانده) و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی «عین العلم» شاه جهان پور به حیث مدرس مقرر شده و از همین زمان صدور فتوا را نیز شروع نمودند. در سال ۱۳۲۱ هجری قمری در ردّ قادیانیت رسالہ‌ی را به نام «البرہان» نگاشتند^۱ و در آخر همین سال (۱۳۲۱ قمری) به اصرار مولانا امین الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ به مدرسه‌ی امینیہ دہلی آمدہ و بہ صفت شیخ الحدیث تعیین گردیدہ و در زمان خویش مفتی اعظم ہندوستان و مورد اعتماد و مقبول ہمہ بودند.

۱ - در تاریخ دارالعلوم دیوبند ۷۹ / ۲ به جای رسالہ «البرہان»، ماہنامہ «البرہان» مسطور و عبارت آن قرار ذیل تحریر گردیدہ است: (حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ) در سال ۱۳۲۱ هجری قمری بہ خاطر تردید قادیانیت، یک ماہنامہ‌ی را بہ نام «البرہان» جاری ساختند.

فتاویٰ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در هشت جلد به نام «کفایت المفتی» توسط فرزند ارجمند شان حضرت مولانا حفیظ الرحمن رحمۃ اللہ علیہ چاپ و نشر و مورد استفاده و استفادگی مسلمین قرار گرفته و همچنان کتاب «تعلیم الاسلام» آن حضرت رحمۃ اللہ علیہ از تصانیف مقبول در نزد عام و خاص است.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از تأسیس جمعیت علمای هند از سال ۱۹۱۹ میلادی تا بسیار مدت دراز، صدارت آن را و همچنان از سال ۱۳۵۵ الی ۱۳۷۲ هجری قمری عضویت شورای دارالعلوم را به عهده داشتند و به صفت نماینده کشور هندوستان یک مرتبه به حجاز و مرتبه‌ی دیگر به مصر تشریف فرما شدند. ایشان از اثر فعالیت‌های سیاسی

۱ - مولانا مفتی حفیظ الرحمن واصف دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فرزند ارجمند حضرت مولانا مفتی کفایت رحمۃ اللہ علیہ دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۲ هجری قمری در کوچه‌ی «چیلان محله چهل امیران» در شهر دهلوی به دنیا آمد و علوم قرآن، حدیث و فقه را در مدرسه «امینیہ» دهلوی در نزد والد ماجدشان حضرت مفتی کفایت رحمۃ اللہ علیہ دهلوی رحمۃ اللہ علیہ خوانده و پس از تکمیل دروس به مسند درس و تدریس نشسته و پس از وفات حضرت مفتی اعظم، مفتی کفایت رحمۃ اللہ علیہ دهلوی رحمۃ اللہ علیہ نائب مهمتم و سپس به حیث مهمتم مدرسه «امینیہ» دهلوی مقرر گردیدند.

کتاب‌های «مصدر نامه»، «ادبی بهول بهلیان»، «زرگل»، «تذکره‌ی سائل»، «سه لسانی مصدر نامه»، «قرآنی پندنامه» و «کفایت المفتی» از شاهکاری‌های علمی آن جناب است.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در سیزدهم مارچ سال ۱۹۸۷ میلادی به دیار ابدی پیوسته و در گورستان مهندیان در نزدیکی مرقد منور حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در چند قدمی دارالمدرسین در کنار راه، حجاب خاک را به روی مبارک شان کشیدند.

(مرتبہ اول در زندان گجرات و مرتبہ دوم در زندان ملتان) زندانی شدہ و در آنجا زحمات زیادی را متقبل گردیدند.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ در شب سیزدہم ربیع الثانی سال ۱۳۷۲ ہجری قمری در دہلی وفات کردہ و در نزدیک مزار مبارک شیخ المشایخ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ در دہلی (کنار دروازہ ظفر محل در یک احاطہی ہلند) دفن خاک گردیدند.

برای تفصیل بیشتر بہ «الجمعیۃ دہلی کا مفتی اعظم» رجوع کنید.^۱

۱ - همچنان بہ خاطر تفصیلات حیات حضرت مفتی رحمۃ اللہ نظر کنید: «الواح الصنادید» حصہ دوم

(۴۲) محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاه کشمیری رحمته الله

حضرت امام العصر، خاتم الفقهاء والمحدثین شیخ الإسلام مولانا سید محمد انور شاه کشمیری رحمته الله به روز شنبه بیست و هفتم ماه شوال المکرم سال ۱۲۹۲ هجری قمری در قصبه «لولا» کشمیر (در یک خانواده معزز سادات) چشم به جهان هستی گشوده و در سن چهار و نیم سالگی درس قرآن عظیم الشان را در نزد پدر بزرگوار شان حضرت مولانا سید معظم شاه رحمته الله که از علمای ربانی و پیر و مرشد طریقت بودند، شروع کرده و در ظرف شش ماه کتابهای فارسی، متعدد رسایل و غیره را در ضمن تعلیم قرآن ختم نمودند.

حضرت شاه صاحب رحمته الله مدت سه سال در مدارس هزاره مشغول فراگیری علوم بوده و در سال ۱۳۱۰ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و از فیوض علمیه و باطنیه مشاهیر وقت (حضرات شیخ الہند مولانا شیخ محمود الحسن دیوبندی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا محمد اسحاق امرتسری مهاجر مدنی، مولانا غلام رسول هزاروی و دیگران رحمہم اللہ) استفادہ اعظمی نموده و در سال ۱۳۱۴ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کردند.

حضرت شاه صاحب رحمته الله پس از حاصل کردن علوم به حضور حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمته الله در گنگوہ تشریف فرما شدہ و سند حدیث و فیوض باطنی حاصل و بہ خلافت آن حضرت رحمته الله فایز گشتند.

حضرت شاه صاحب رحمته الله پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند در مدرسہ امینیہ دہلی بہ درس و تدریس مشغول بودہ و در سال ۱۳۲۰ هجری قمری دوبارہ بہ کشمیر رفتہ و

مدرسه‌ی را به نام «فیض عام» تأسیس کرده و در سال ۱۳۲۳ هجری قمری هم‌رکاب مشاهیر کشمیر به سفر حج بیت‌الله تشریف‌فرما شده و مدتی از کتابخانه‌های مختلف آن مقام استفاده کردند.

حضرت مولانا کشمیری رحمته‌الله در سال ۱۳۲۷ هجری قمری به دیوبند تشریف آورده و اساتید دیوبند (حضرت شیخ‌الهند رحمته‌الله) ایشان را در دارالعلوم نگه‌داشته و به تدریس علوم (خصوصاً صحیح مسلم شریف و ابو داود شریف) مأمور نمودند.

حضرت شاه صاحب رحمته‌الله مدت درازی از قبول مزد و معاش اجتناب کرده و مهمان مهمتم دارالعلوم دیوبند، جناب حضرت حافظ محمد احمد قاسمی رحمته‌الله فرزند رشید قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته‌الله بودند.

حضرت شیخ‌الهند رحمته‌الله در سال ۱۳۳۳ هجری قمری هنگامی‌که به سفر حجاز رفتند، حضرت مولانا کشمیری رحمته‌الله را جانشین خویش انتخاب کرده و حضرت شاه صاحب رحمته‌الله مدتی ۱۲ سال در این مسند جلوه افروز بودند.

حضرت شاه صاحب رحمته‌الله در سال ۱۳۴۶ هجری قمری از دیوبند به «جامعه اسلامیة دابھیل» تشریف‌فرما شده و تا سال ۱۳۵۱ هجری قمری به تدریس حدیث مشغول گردیدند. حضرت شاه صاحب رحمته‌الله حافظه بسیار قوی داشتند (و با یک‌مرتبه مطالعه کتاب، مضامین و مطالب به‌جای خود، حتی عبارت‌ها با صفحات و سطور به حافظه‌ی شان نقش می‌بست و در دوران تقریر بدون تکلف به کتاب‌ها حواله بالای حواله داده می‌رفتند و برعلاوه صحاح سته اکثر کتاب‌های حدیث تقریباً بر نوک زبان شان بود و از این رو) در بین

علماء به کتابخانه‌ی «متحرک و متکلم» مشهور بودند و تمام علماء به عظمت شان معترف بوده (چنانچه علامه سید سلیمان ندوی رحمته الله می‌نویسند: مثال حضرت شاه صاحب رحمته الله مانند آن دریایی بیکران است که از بالا سطح آن ساکن؛ و اما در قعر از خزینه‌های گران‌قیمت مرواریدها معمور باشد.

علامه سید رشید رضا رحمته الله بار بار می‌فرمودند: «مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا الْأُسْتَاذِ الْجَلِيلِ». {من استاد بزرگی مانند این را ندیده‌ام}.

علامه اقبال لاهوری رحمته الله بسیار زیاد از افکار حضرت شاه صاحب رحمته الله متأثر بوده (و در بخش اسلامیات، از فیضان آن جناب استفاده کرده و در مقابل آرای شاه صاحب رحمته الله سر تسلیم خم می‌نمودند).

حضرت شاه صاحب رحمته الله تصانیف گران‌بها و شاگردان صاحب علم وفور را از خود بجا گذاشته و در ردّ قادیانیت مناظرات نموده و کتاب‌های را نوشته و به زیور طبع آوردند.

کتاب‌های همچون: «إكفار الملحدين»، «خاتم النبیین»، «كشف الستر»، «عقيدة الإسلام»، «حیات عیسی»، «التصریح بما تواتر فی نزول المسيح»، «فصل الخطاب فی مسألة أم الكتاب» و غیره از تصانیف منیف شان است.

کتاب‌های «فیض الباری شرح صحیح البخاری، تألیف علامه محمد بدر عالم میرتهی رحمته الله»، «الانوارالمحمود شرح سنن ابوداود»، «معارف السنن شرح ترمذی، تألیف محدث العصر علامه سید محمد یوسف بنوری رحمته الله»، «انوارالباری شرح صحیح البخاری، تألیف علامه سید احمد رضا بجنوری رحمته الله»، «عرف الشذی شرح ترمذی، تألیف علامه محمد

چراغِ رحمت» از تقاریر درسی حضرت شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ هستند کہ توسط شاگردان شان جمع آوری و چاپ و نشر گردیدہ است.

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بہ عمر ۶۰ سالگی) در سوم صفر المظفر سال ۱۳۵۲ ہجری قمری در اخیر حصہ شب دنیا را الوداع گفتہ و بہ رحمت ایزدی پیوستند و در دیوبند (قریب عید گاہ) آسودہ خواب گردیدند.

(حضرات مولانا محمد انظر شاہ مسعودی کشمیری و مولانا محمد ازہر شاہ قیصر کشمیری رحمہما اللہ کہ از استادان دارالعلوم دیوبند بودند، از جملہی فرزندان آن جناب می باشند).

برای تفصیل بیشتر حالات و زندگانی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہ کتاب ہای، «حیات انور»، «نقش دوام» و «نفحۃ العنبر» رجوع کنید.^۱

۱ - همچنان رجوع کنید: (۱) انوارِ انوری، تألیف مولانا محمد انوری، (۲) انوار السوانح، تألیف داکتر غلام محمد کھچی، (۳) مولانا محمد انور شاہ کشمیری حیات اور علمی کارنامی، تألیف قاری محمد رضوان، (۴) المحدث الكبير محمد انور شاہ الکشمیری و منهجہ فی شرح الحديث، تألیف محمد عادل خان، (۵) العلامة محمد انور شاہ الکشمیری فی ضوء إنتاجاته الأدبية والعلمية، تألیف السيد شاهد رسول کاکاخیل، (۶) امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری، تألیف مولانا عبدالحلیم چشتی، (۷) جمال انوری، تألیف مولانا عبدالقیوم حقانی، (۸) نقش دوام، تألیف مولانا انظر شاہ مسعودی. (۹) تقدس انور، تألیف عبدالرحمن گوندو.

(۴۳) حضرت مولانا ماجد علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ماجد علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی مانی کلان از توابع جونپور به دنیا آمده و پس از تحصیل کتاب‌های ابتدائی در سال ۱۳۰۸ هجری قمری در نزد مولانا عبدالحق ابن فضل الحق رحمۃ اللہ علیہ و همچنان در نزد مولانا لطف‌الله صاحب علیگری رحمۃ اللہ علیہ به حصول علوم مشغول شده (و معقولات را در نزد مولانا عبدالحق خیرآبادی و مولانا احمد حسن کانپوری حاصل کرده) و پس از آن شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۱۴ هجری قمری فارغ و مدت دو سال در محضر شیخ‌المشایخ قطب‌الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دروس حدیث را تکمیل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مدارس «منبع‌العلوم گلاوتھی» (بلند شهر)، «مینر هو» (علیگره) «عزیزیه بهار شریف» و در اخیر در «مدرسه‌ی عالیہ کلکتہ» به تدریس علوم پرداخته و هزاران علمای نامدار (همچون: حضرت مولانا عبدالغنی پهلپوری خلیفه‌ی مجاز حضرت حکیم‌الامت مولانا اشرف علی تھانوی و مولانا سید فخر الدین احمد شیخ‌الحدیث دارالعلوم دیوبند رحمہما اللہ) از جمله‌ی شاگردان ایشان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ماه شوال‌المکرم سال ۱۳۵۲ هجری قمری، داعی اجل را لبیک گفته به رحمت حق پیوستند.

برای تفصیل به کتاب «نزہۃ الخواطر» رجوع کنید.

(۴۴) حضرت مولانا سید احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ هنگامی که پدر بزرگوار شان حضرت مولانا سید حبیب الله صاحب رحمۃ اللہ علیہ در بانگرمثو از توابع اناؤ^۱ (اوده) سکونت داشتند، در سال ۱۲۹۳ هجری قمری چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را در الله داد پور تانده از توابع فیض آباد حاصل و شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۱۵ هجری قمری از دوره ی حدیث فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت شیخ المشایخ قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده و پس از ریاضت ها و مجاهده بسیار به خلافت حضرت شیخ الہند مولانا شیخ محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ فایز گشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۶ هجری قمری به همراه پدر بزرگوار شان به مدینہ منورہ ہجرت نموده و باقی تمام عمر را به تدریس علوم دینیہ مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۰ هجری قمری متصل مسجد نبوی مدرسہ ی را به نام «مدرسة الشرعية» تأسیس نموده و بالآخره در یازدهم ماه شوال المکرم سال ۱۳۵۸ هجری قمری از دارالفناء به دارالبقاء شتافته و در جنت البقیع دفن خاک گردیدند.

۱ - اناؤ یکی از علاقہ های رہایشی در بہارت ہندوستان واقع است.

(۴۵) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ العرب والعجم، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ (ابن سید حبیب الله رحمۃ اللہ علیہ) در قصبه‌ی بانگرمٹو از توابع اناؤ (در الله‌داد پور تانده از توابع فیض‌آباد در سال ۱۲۹۶ هجری قمری) به دنیا آمده و پس از کسب کتاب‌های ابتدائی (به عمر ۱۲ سالگی) در سال ۱۳۰۹ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و کتاب‌های ابتدائی عربی را شروع نموده و در سال ۱۳۱۶ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم، به معیت پدر بزرگوار شان به مدینه‌ی منوره هجرت نموده و پس از رسیدن به حجاز به حضور حضرت شیخ العرب والعجم حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ شتافته و از محضر شان کسب فیض نموده و مدت هفده سال در مسجد نبوی (باوجود تنگی معیشت و عُسرت توکلأ علی الله همه‌روزه دوازده ساعت) درس حدیث می‌دادند.

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ به همراه استاد بزرگوار شان حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ در مالٹا اسیر گردیده و پس از رهایی (در سال ۱۳۳۸ هجری قمری) به معیت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ دوباره به هندوستان آمده و فعالیت‌های سیاسی خویش را شروع و در آزادی کشور با دل و جان سعی و کوشش نموده و چندین بار روانه زندان گردیده و باوجود همه‌ی محنت‌ها یک لحظه‌ی آرام نه نشستند؛ از این‌رو در دستگاه حکومتی و در بین اقشار مردم به نام شیخ الاسلام یاد می‌شدند.

حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمته الله در سال ۱۳۴۶ هجری قمری زمانی که حضرت شاه انور شاه کشمیری رحمته الله از پُست سرپرستی دارالعلوم علیحده گی اختیار کردند، حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمته الله به مسند صدارت آن فایز گردیده و تا اخیر عمر در این مقام باقی ماندند.

حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمته الله به خلافت حضرت شیخ المشایخ قطب الإرشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوهی رحمته الله ممتاز گردیده بودند و صدها هزار مریدان و شاگردان شان در هندوستان و بیرون از آن به خدمت مردم اشتغال داشتند.

بالآخره این آفتاب علم و عمل به ساعت سه بجه روز دوازدهم جمادی الاول سال ۱۳۷۷ هجری قمری وفات یافته (و در جوار حضرت شیخ الہند رحمته الله و پائین پای قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله) در قبرستان قاسمیه نزدیک دارالعلوم دیوبند دفن خاک گردیدند.

کتابهای «نقش حیات»، «الشہاب الثاقب»، «مکتوبات شیخ الاسلام»، «جمعیت علماء ہند کی مختلف اجلاسوں کی خطبات»، «اسیر مالتا» و غیره از تصنیفات آن جناب و همچنان تقاریر درسی جامع ترمذی ایشان توسط شاگردان شان به نام های مختلف چاپ و نشر گردیده است.

برای تفصیل بیشتر حالات شیخ الاسلام به کتاب‌های «نقش حیات»، «جمعیت دهلی کا شیخ الاسلام» و «حیات شیخ الاسلام» از مولانا سید محمد میا، («اسیر مالتا») رجوع کنید.^۱

۱ - همچنان به خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: (۱) تذکره شیخ الاسلام، تألیف مولانا ابوالحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ، (۲) سوانح شیخ الاسلام مولانا مدنی، تألیف مولانا عبدالقیوم حقانی مد ظلهم.

توضیح: سلسله‌ی نسب حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ قرار ذیل است: سید حسین احمد بن سید حبیب الله بن سید پیر علی بن سید جهانگیر بخش تا شاه نور الحق رحمهم الله.

شاه نور الحق رحمۃ اللہ علیہ موروٹ اعلی شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، ابتداء در سرزمین الله دادپور قصبه‌ی تانده تشریف فرما شده و اقامت گزین شدند و مزار حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ با احفاد و اسباط شان تا کنون به داخل یک قلعه موجود است.

حضرت شاه نور الحق رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت و صاحب‌دل بزرگی بوده و ایشان از اولاده‌ی سید احمد توخته رحمۃ اللہ علیہ معروف به تمثال رسول ﷺ است و سید احمد توخته رحمۃ اللہ علیہ از اولاده‌ی سید محمد مدنی مشهور به سید ناصر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ می‌باشد.

حضرت سید محمد مدنی مشهور به سید ناصر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ در ترمذ آمده و از اولاد ایشان حضرت سید احمد توخته رحمۃ اللہ علیہ از ترمذ به لاهور تشریف فرما شده و در سال ۶۰۲ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته به رحمت حق پیوستند و مزار مبارک شان در لاهور است.

رجوع کنید: نقش حیات (سوانح خود نوشت) مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ صفحه‌ی ۱۶ تا

۲۱، سوانح شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ، تألیف مولانا عبدالقیوم حقانی مد ظلهم صفحه‌ی ۳۱.

(۴۶) حضرت مولانا کریم بخش سنبلهلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا کریم بخش سنبلهلی رحمۃ اللہ علیہ در منطقه سنبل چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را در همان جا حاصل و غرض فراگیری بیشتر علوم به امروه سفر نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ چند ایام در امروه از دروس حضرت مولانا احمد حسن امروهی رحمۃ اللہ علیہ استفاده و سپس شامل دارالعلوم دیوبند شده و در سال ۱۳۱۷ هجری قمری دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تکمیل و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مدارس ہاپور، دارالعلوم متو از توابع اعظم گره، (جامع العلوم کانپور) و غیره به تدریس علوم پرداخته و بسیاری علمای ممتاز و جید مانند: مولانا فخرالدین احمد صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی، مجاہد جلیل القدر حضرت مولانا عبداللطیف نعمانی، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی و غیره رحمہم اللہ از جملہ شاگردان شان هستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۲ هجری قمری در وطن خویش سنبل وفات نموده

و در همان جا به خاک سپرده شدند.

(۴۷) حضرت مولانا عبدالسمیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالسمیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی دیوبند (در سال ۱۲۹۵ هجری قمری) به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را تا اخیر در دارالعلوم تکمیل نموده و در سال ۱۳۱۸ هجری قمری دوره‌ی حدیث را ختم نموده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی فتح‌گر از توابع فرخ‌آباد، مدرسه‌ی اسلامیہ «ررکی» از توابع سهارنپور، مدرسه‌ی عالیہ فتح‌پوری دهلی به تدریس علوم پرداخته و در سال ۱۳۲۸ هجری قمری دوباره به دیوبند خواسته‌شده و تعلیمات درجات ابتدائی را به وی سپردند. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از اندک زمان ترقی نموده و کتاب‌های سطوح بالا را تدریس و مدت ۳۸ سال در دارالعلوم به خدمت و دروس مشغول و تدریس مشکاة المصابیح و مختصر المعانی شان مشهور و زبانزد عام و خاص بود.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کتاب بستان المحدثین، تصنیف شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ را به اردو ترجمه و به نام «ریاض الراحین» (در سال ۱۳۳۴ هجری قمری در مطبع قاسمی

۱ - استاذ الاساتذہ، امام نقاد، بقیۃ السلف، حجة الخلف، خاتم المفسرین و المحدثین سراج الہند حضرت مولانا شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فرزند رشید حضرت شیخ الاسلام مولانا شاه ولی اللہ محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در بیستم و پنجم رمضان المبارک سال ۱۱۵۹ هجری قمری در دهلی به دنیا آمده و در سن پنج سالگی از حفظ قرآن عظیم الشان فارغ گشته و بیشتر علوم را از نزد والد ماجدشان حاصل کرده و پس از وفات پدر بزرگوار شان در سن شانزده سالگی نزد ماهران علوم شریعت و طریقت، نادرگان روزگار حضرات شیخ نوراللہ بُدھانوی، شیخ محمد امین کشمیری و شاه محمد عاشق ابن شاه محمد پهلوی رحمہم اللہ

دیوبند) چاپ شده و علاوه بر آن کتاب‌های متعدد از رشحات قلم شان به زیور طبع رسیده است. (حضرت مولانا عبدالاحد صاحب دیوبندی مدرس دارالعلوم دیوبند فرزند ارجمند شان می‌باشند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بالآخره در یازدهم صفر المظفر سال ۱۳۶۶ هجری قمری، داعی اجل را لبیک گفته و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند.

❦ (باقیمانده حاشیه صفحه‌ی قبلی)

زانوی تلمذ زده و پس از اكمال دروس، به مسند والد ماجد شان نشستند.

حضرات مولانا شاه رفیع الدین محدث دهلوی، مولانا شاه عبدالقادر محدث دهلوی، مولانا شاه عبدالغنی محدث دهلوی، مولانا رشیدالدین خان دهلوی، مولانا شاه غلام علی مجددی دهلوی، مولانا مفتی صدرالدین آزرده دهلوی، شاه فضل رحمان گنج مرادآبادی، مولانا امام الدین دهلوی، مولانا صدر علی رام‌پوری، مولانا عبدالحی بُدهانوی و دیگران رحمهم الله، از جمله‌ی شاگردان ایشان است.

کتاب‌های «فتح العزیز» (معروف به تفسیر عزیزی)، «تحفه‌ی اثنا عشریه» (در تردید روافض)، «بستان المحدثین»، «العجالة النافعة»، «میزان البلاغة»، «السیر الجلیل فی مسئله التفضیل»، «میزان الکلام»، «مجموعه الفتاوی»، «سیر الشهادتین»، «عزیز الاقتباس فی فضایل اخیار الناس»، «تقدیر دلپذیر»، «هدایة المؤمنین»، «حواشی شرح العقاید» و غیره از شاهکارهای علمی و خدمات تصنیفی حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ است.

حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ را روافض بدبخت در دہلی، دو بار زهر دادند و بالآخره این آفتاب علم و عمل به عمر هشتادسالگی به‌روز یکشنبه هفتم شوال المکرم سال ۱۲۳۹ هجری قمری، داعی اجل را لبیک گفته و در جوار والد بزرگوار شان سمت راست، در قبرستان مهندیان دفن خاک گردیدند.

رجوع کنید: الواح الصنادید حصه اول صفحات ۱۵۲ تا ۱۷۳، تذکره شاه عبدالعزیز، تألیف مولانا نسیم احمد فریدی امروہی، تذکره سراج الہند شاه عبدالعزیز، تألیف مولانا عبدالحلیم چشتی.

(۴۸) حضرت مولانا محمد سهول بهاگپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد سهول بهاگپوری رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی پورینی از توابع بهاگپور (بهار) به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در بهاگپور و حیدرآباد و تعلیمات متوسط را در دهلی حاصل کرده و نزد حضرات مولانا اشرف عالم بهاگپوری، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا اسحاق بردوانی، مفتی لطف‌الله علیگرھی، مولانا عبدالوہاب فاضل بہاری، مولانا میا نذیر حسین دهلوی رحمہم اللہ علوم و فنون مختلف را خوانده، شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۱۸ هجری قمری دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تکمیل و از دارالعلوم دیوبند فارغ گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تکمیل نصاب درسی هفت و یا هشت سال در دارالعلوم، کتاب‌های عالی را تدریس و در ضمن به صفت مفتی ایفای وظیفه می‌نمودند. ایشان پس از آن در مدرسه‌ی «عزیزہ» بہار شریف، مدرسه‌ی «عالیہ کلکتہ»، مدرسه‌ی «عالیہ سیلہت»، شیخ الحدیث و صدرالمدرسین بودند. ایشان در سال ۱۹۲۰ میلادی در مدرسه‌ی عالیہ اسلامیہ «شمس الہدی» پتنہ به صفت مدیر مقرر شده و در ضمن از سال ۱۳۵۰ الی ۱۳۶۲ هجری قمری از اعضای مجلس شورای دارالعلوم دیوبند بوده (و مدت چهل و شش سال در مدارس یو پی، بہار، بنگال و آسام فریضہ‌ی خویش را اداء) و دو کتاب از ایشان به طبع رسیدہ و فتاوی صادر شدہ از ایشان بسیار زیاد است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در دوازدهم رجب المرجب سال ۱۳۶۷ هجری قمری وفات کرده و در وطن اصلی شان (پورینی) دفن خاک گردیدند.

(۴۹) حضرت مولانا احمد منوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا احمد منوی رحمۃ اللہ علیہ در وطن اصلی شان منو چشم به دنیا گشوده و تعلیمات ابتدائی را تا شرح جامی نزد پدر بزرگوار خویش فراگرفته و به مدرسه‌ی «جامع‌العلوم کانپور» رفته و مدت سه سال در آنجا مشغول فراگیری علوم بوده و سپس به مدرسه‌ی «احمدیه آره» (بهار) تشریف بُرده و کتاب‌های حدیث و منطق را خواندند؛ و از آنجا به دهلی سفر کرده و در دروس حدیثی مولانا میا نذیر حسین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ شریک شده و بالآخره در سال ۱۳۱۸ قمری به دیوبند آمده و کتاب‌های حدیث، منطق و فلسفه را نزد شیخ‌الهند رحمۃ اللہ علیہ خوانده و سپس در درس حدیث حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ شرکت و در سال ۱۳۱۹ قمری دروس را تکمیل نموده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مسلکاً اهل حدیث (غیر مقلد) بوده و باوجود اهل حدیث بودن به مسلک و علمای دیوبند احترام به سزایی قائل بودند. ایشان پس از فراغت به مدرسه‌ی محمدیه (کلیانی) مظفر پور بهار مُدرس گردیده و پس از دو سال به قصبه‌ی منو آمده و در داخل یک مسجد به تدریس شروع نموده و اسم مدرسه‌ی خویش را «اسلامیه» گذاشته و بعضی از شاگردان شان پس از فراغت، آن مدرسه را ترقی داده و به نام مدرسه «فیض عام» مسما کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی منو در بیست و نهم ذی‌الحجه الحرام سال ۱۳۶۷ هجری قمری در وقت نماز ظهر، جان را به حق تسلیم نموده و به زندگی ابدی پیوستند.

به خاطر تفصیل بیشتر حالات مولانا رحمۃ اللہ علیہ به «تذکره‌ی علمای اعظم‌گر» رجوع کنید.

(۵۰) حضرت مولانا سید میا اصغر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید میا اصغر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۴ هجری قمری در قصبه‌ی دیوبند به دنیا آمده و در نزد محترم سید شاه محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ متوفای ۱۳۱۲ هجری قمری، قرآن عظیم‌الشأن و کتاب‌های فارسی را خوانده و در سال ۱۳۱۰ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند آمده و در درجه‌ی فارسی، سال آخر شامل گردیده و در سال ۱۳۲۰ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۱ هجری قمری وی را به مدرسه‌ی مسجد اتالہ جونپور (به صفت سر مدرس) اعزام کرده و تا سال ۱۳۲۷ هجری قمری به تدریس مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را در سال ۱۳۲۸ هجری قمری هنگامی که ماهنامه «القاسم» را تأسیس می‌کردند به دیوبند خواستند و در ضمن مسئولیت ماهنامه، از اینکه در علوم دینی تفسیر، حدیث، فقه و فرائض مهارت تام داشتند، بسیاری از دروس را در دارالعلوم به موصوف سپردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سه مرتبه حج بیت‌الله کرده و (تقریباً ۲۵ کتاب خُرد و بزرگ) از تصانیف ایشان به یادگار مانده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت سید محمد عبدالله شاه رحمۃ اللہ علیہ متوفای سال ۱۳۱۰ هجری قمری بیعت نموده و اذن خلافت را از حضرت شیخ‌المشایخ مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ حاصل کرده و تا اخیر عمر سلسله‌ی ارشاد و بیعت را جاری ساخته بودند.

بالآخره حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ زمانی که به راندر تشریف فرما شده بودند، بیمار گردیده و در روز دوشنبه بیست و دوم ماه محرم الحرام سال ۱۳۶۴ هجری قمری در هنگام اذان ظهر به دعوت حق لبیک گفته و به زندگانی ابدی پیوستند و مزار متبرک شان در راندر است.

برای تفصیل بیشتر حالات زندگانی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به کتاب «سوانح حیات حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب» مراجعه کنید.

(۵۱) حضرت مولانا عبدالاحد جالوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالاحد جالوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۸ هجری قمری در جالہ از توابع درہنگہ چشم بہ جہان گشودہ و تعلیمات ابتدائی را در وطن خویش حاصل کردہ؛ و سپس در مدرسہی امدادیہ درہنگہ آمدہ و کتابہای عربی را تکمیل و در سال ۱۳۲۰ هجری قمری بہ دارالعلوم دیوبند آمدہ و در دورہی حدیث حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ شامل گردیدہ، در امتحانات نمرات عالی و ممتاز را حاصل و در سال دیگر، فنون را تکمیل نمودہ و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدارس مختلف بہ درس و تدریس پرداختہ و فریضہی خویش را اداء نمودہ و در ہمین جریان از حضرت مولانا حکیم محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ علم طب را تعلیم گرفتہ و یک طبیب ماهر و حاذق گردیدہ بہ مداوای مریضان پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۶ هجری قمری در درہنگہ وفات کردہ و جنازہی شان را بہ جالہ انتقال و دفن خاک نمودند.

(۵۲) مجاهد کبیر حضرت مولانا محمد میا منصور انصاری انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد میا منصور رحمۃ اللہ علیہ فرزند بزرگ و ارجمند مولانا عبداللہ انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ متوفای سال ۱۳۴۴ هجری قمری و نواسه دختری حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، در انبیه از توابع سهارنپور به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در مدرسه‌ی منبع‌العلوم گلاوته‌ی حاصل کرده و این در آن زمانی بود که پدر بزرگوار شان به صفت شیخ‌الحدیث در آن مدرسه ایفای وظیفه می‌نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تعلیمات ابتدائی به دیوبند آمده و در سال ۱۳۲۱ هجری قمری از دوره‌ی حدیث فارغ شده و چند ایام در مدرسه‌ی «مُعینیه اجمیر» به حیث شیخ‌الحدیث مقرر شده و حسب هدایت جناب حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ به خاطر امداد در تکمیل ترجمه‌ی قرآن دوباره به دیوبند خواسته شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۷ هجری قمری به صفت نائب ناظم جمعیت‌الانصار مقرر گردیده و در سال ۱۳۳۳ هجری قمری به همراهی حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ به سفر حج بیت‌الله تشریف‌فرما گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از گرفتاری حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ به افغانستان هجرت نموده و در زمان حکومت (امیر حبیب‌الله کلکانی مشهور به) بچه سقاو، ایشان را از افغانستان بیرون کرده و از این‌رو مجبوراً به آن‌طرف دریای آمو که در آن زمان جزء قلمرو کشور روسیه بود، سفر کرده و پس از سقوط حکومت بچه سقاو، دوباره به افغانستان آمدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ششم ماه صفر المظفر سال ۱۳۶۵ هجری قمری در شهر جلال آباد در افغانستان وفات نموده و در همان جا دفن خاک گردیدند و کتاب های «حکومت الهی» و «انواع الدول»، «اساس انقلاب» و «دستور امامت» از جمله تصانیف ایشان است.^۱

۱ - حضرات غازی مولانا حامد انصاری رحمۃ اللہ علیہ ویراستار اخبار «مدینه بجنور» مقیم هندوستان و جناب حمید انصاری رحمۃ اللہ علیہ مقیم در شهر جلال آباد فرزندان ارجمند ایشان هستند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۹۳/۲.

(۵۳) شیخ‌الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علی امروهوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا اعزاز علی امروهوی رحمۃ اللہ علیہ در ۳۰ ذی‌الحجۃ‌الحرام سال ۱۲۹۹ هجری قمری در بدایون به دنیا آمده و پس از کسب علوم ابتدائی در سال ۱۳۱۶ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و در سال ۱۳۲۱ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را پس از فراغت جهت تدریس به مدرسه‌ی «نعمانیہ» یورینی بہاگلپور (بہار) فرستادند. ایشان مدت ہفت سال در آنجا درس دادہ و از آنجا بہ شاہ جہانپور رفتہ و در داخل یک مسجد مدرسہ‌ی را بہ نام «افضل المدارس» تأسیس کردہ و (تقریباً مدت سہ سال) بہ تدریس علوم پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را در سال ۱۳۳۰ هجری قمری دوبارہ بہ دارالعلوم دیوبند خواستہ و بہ صفت مدرس مقرر نمودہ و تدریس کتاب‌های ابتدائی همچون: «علم‌الصیغہ» و «نورالایضاح» و بعد از مدتی دورہ‌ی حدیث را بہ وی سپردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۰ هجری قمری بہ ہمرای حافظ محمد احمد صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم بہ حیدرآباد رفتہ و مدت یک سال بہ حیث معاون دارالافتاء ایفای وظیفہ کردہ و دوبارہ (بہ معیت حافظ محمد احمد قاسمی رحمۃ اللہ علیہ) بہ دیوبند آمدہ و بہ صفت صدرالمفتی دارالعلوم دیوبند تقرر حاصل کردہ‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در کتاب‌های «کنز الدقائق»، «قدوری»، «نورالایضاح»، «الدیوان للمُتنبی أبی الطیب أحمد بن حسین الجعفی متوفای سال ۳۵۴ هجری قمری» و «دیوان حماسہ» حواشی مفید و گرانبہا نگاشتنہ کہ ہمہ‌ی آن‌ها بہ زیور طبع درآمدہ و همچنان ہر

علاوه آن‌ها به کتاب‌های «شرح النقایة»، «نفحة الیمن» و «مفید الطالبین» نیز حواشی تحریر نمود و «نفحة العرب» از زبده‌ی تصانیف ایشان است.

حضرت مولانا رحمه الله پس از اضافه چهل سال خدمت در دوازدهم رجب المرجب سال ۱۳۷۴ هجری قمری دار فانی را وداع گفته و به رحمت ایزدی پیوستند و پیکر مبارک شان را در قبرستان قاسمیه به خاک سپردند.

برای تفصیل بیشتر به «تذکرة الإعزاز» مراجعه کنید.

(۵۴) حضرت مولانا احمد بزرگ صاحب سورتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا احمد بزرگ سورتی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۹ هجری قمری در سملک از توابع سورت گجرات چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را حاصل کرده و به مدرسه‌ی لاجپور تشریف آورده و در مدت چهار سال کتاب‌های عربی را تکمیل نموده و (مشکاة المصابیح، جلد اول و دوم هدایه و غیره کتاب‌ها را خوانده) و در سال ۱۳۱۸ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند شامل و در سال ۱۳۲۱ هجری قمری فراغت حاصل کرده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به دست حق پرست حضرت شیخ المشایخ قطب‌الإرشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده و مدت یک سال در محضر پیر روشن ضمیر خویش به اذکار و وظایف مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از وفات مرشد شان (در سال ۱۳۲۳ هجری قمری) به وطن اصلی خویش آمده و پس از چند ایامی به افریقای جنوبی سفر کردند. ایشان در سال ۱۳۳۵ هجری قمری از افریقا به رنگون آمده و در مسجد جامع سورتی رنگون به صفت مفتی مقرر و مدت سه سال در آنجا سکونت اختیار کرده و در سال ۱۳۳۹ هجری قمری در جامعه اسلامیہ دابھیل به حیث مهمم انتخاب شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در اخیر عمر قرآن عظیم الشان را حفظ نموده و بالآخره در بانزده ربیع الاول سال ۱۳۷۱ هجری قمری (به عمر ۷۲ سالگی) داعی اجل را لبیک گفته و به دارالبقاء شتافتند.^۱

۱ - حضرت مولانا محمد سعید بزرگ رحمۃ اللہ علیہ مهمتم مدرسه دابھیل و از اعضای شورای دارالعلوم دیوبند فرزند ارجمند ایشان هستند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۹۷/۲.

(۵۵) حضرت مولانا عبدالوهاب دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالوهاب دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ در بلاسپور حیا گهات از توابع دربهنگه در سال ۱۲۹۰ هجری قمری به دنیا آمده و مکتب حکومتی را به اکمال رسانیده، به پیشه تجارت مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ یک شب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم را به خواب دیدند و از آن پس شوق و علاقه کسب علوم دینی برای شان پیدا شده و در مدرسه‌ی امدادیه دربهنگه شامل گردیده و فراگیری دروس عربی را شروع نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۰ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند آمده و به کسب علوم مشغول و در سال ۱۳۲۲ هجری قمری دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ فراگرفته و در سال ۱۳۲۳ هجری قمری فنون را تکمیل نموده و در امتحانات از تمام هم‌قطاران ممتاز و برجسته و دارای نمرات عالی بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در سال ۱۳۲۴ هجری قمری در مدرسه‌ی امدادیه دربهنگه به صفت مدرس تعیین و به زودترین فرصت به حیث شیخ الحدیث و مهمتم آن مدرسه مقرر و تمامی عمر به درس و تدریس مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از خادمان خاص حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ و از اعضای برجسته تحریک آزادی بودند و از این رو چندین بار دستگیر و به زندان فرستاده شده و مورد آزار و اذیت و شکنجه‌ها قرار گرفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زندان نیز تدریس قرآن را شروع نموده و در تدریس حدیث، وعظ و خطابت شهرت بسزایی داشتند و هزاران عالم دروہی حدیث را نزد شان خوانده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به دست حق پرست قطب‌العالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۷ هجری قمری به دعوت حق لبیک گفته و جان را به جان آفرین تسلیم نمودند.

برای تفصیل بیشتر به «مکاتیب گیلانی» صفحه ۹۰ رجوع کنید.

(۵۶) حضرت مولانا رسول خان هزاروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا رسول خان هزاروی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۸ هجری قمری در قصبه‌ی اچهریا از توابع هزاره (پاکستان) به دنیا آمده و پس از کسب علوم ابتدائی در سال ۱۳۲۰ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۲۳ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی «امدادالاسلام» میرتهپ به صفت شیخ‌الحديث مقرر گردیده و در سال ۱۳۳۳ هجری قمری دوباره به دیوبند خواسته شدند؛ و در آنجا تا سال ۱۳۵۳ هجری قمری تدریس منطق، فلسفه و حدیث کرده و در همان سال مذکور به لاهور تشریف فرما شده و در شعبه عربی دانشگاه اورنٹیل لاهور به حیث استاد مقرر گردیدند. ایشان در سال ۱۳۷۳ هجری قمری از آنجا متقاعد گردیده و در مدرسه‌ی اشرفیه‌ی لاهور به صفت شیخ‌الحديث مقرر شده و تا اخیر عمر در آنجا باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده و به خلافت آن جناب فایز گشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سوم رمضان المبارک سال ۱۳۹۱ هجری قمری (به عمر ۱۰۳ سالگی) دار فانی را وداع گفته و به زندگانی ابدی پیوستند و مزار مبارک شان در اچهریا هزاره پاکستان است.

(۵۷) شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در هفتم محرم الحرام سال ۱۳۰۴ هجری قمری در قصبه‌ی بریلی به دنیا آمده^۱ و ایشان فرزند رشید و ارجمند حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ از بنیان‌گذاران دارالعلوم دیوبند و برادر کوچک حضرات مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی و مولانا حبیب الرحمن عثمانی رحمہما اللہ می‌باشند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۲ هجری قمری (به عمر هفت سالگی) شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و پس از تکمیل دروس، از دوره‌ی حدیث به درجه‌ی اول فایز و در سال ۱۳۲۵ هجری قمری از دارالعلوم فارغ شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ حافظ بیست پاره قرآن عظیم‌الشأن بوده و پس از فراغت مدت چند ماه در دارالعلوم تدریس نموده و سپس در مدرسه‌ی فتح‌پوری دهلی به صفت شیخ‌الحديث تعیین گردیدند. ایشان در سال ۱۳۲۸ هجری قمری در یک جلسه دستار بندی در دارالعلوم دیوبند شرکت کرده و در آن مجلس به سخنرانی پرداخته و از سخنرانی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بسیاری از علماء و اساتید دیوبند متأثر گردیده و ایشان را دوباره به دارالعلوم دیوبند خواسته و تدریس کتاب‌های درجه‌ی عالیہ را به وی سپردند.

۱ - حافظ مولانا محمد اکبر شاه بخاری رحمۃ اللہ علیہ آورده‌اند: علامه عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در دهم محرم الحرام سال ۱۳۰۵ هجری قمری مطابق ۱۸۸۵ میلادی در ضلع بجنور به دنیا آمده‌اند. اکابر علمای دیوبند ص ۱۰۶.

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سایر علوم با حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مناسبت بسیار داشتند و تدریس صحیح مسلم توسط ایشان بسیار مشهور بود.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۶ هجری قمری با حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ به دابھیل تشریف فرما شده و پس از وفات حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۲ هجری قمری به صفت صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسه دابھیل تعیین گردیدند و از سال ۱۳۵۴ تا ۱۳۶۲ هجری قمری مهتم دارالعلوم دابھیل بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت مولانا حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و خرقة‌ی خلافت را از جناب ایشان پوشیده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به سیاست دلچسپی تمام داشته و ابتدا از اعضای برجسته جمعیت علمای هند بودند و در سال ۱۳۶۵ هجری قمری به صفت رئیس انتخاب گردیده و در تحریک آزادی پاکستان سهم به سزایی داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از آزادی به پاکستان تشریف فرما شده و از وجود شریف شان برای پاکستان فایده‌های بی‌شماری حاصل شده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در کنار سیاست و تدریس به تصنیف کتاب‌ها نیز پرداخته و «تفسیر عثمانی»^۱ معه ترجمه حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ شایع گردیده و همچنان کتاب «فتح الملہم شرح صحیح مسلم»^۲ از شاہکارهای علمی شان به یادگار مانده است.

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سفری کہ به بہاولپور داشتند، روز جمعہ در بیست و یکم صفر المظفر سال ۱۳۶۹ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به لقاء اللہ پیوستند و مزار گہر بار شان (قریب جادہی محمد علی) در کراچی پاکستان است.

برای تفصیل بیشتر بہ کتاب‌های «تجلیات عثمانی» و «انوار عثمانی» رجوع کنید.^۳

۱ - تفسیر عثمانی در زمان حکومت محمد ظاهر شاہ، توسط علمای جید افغانستان در ولایت کابل، با الفاظ و عبارات سلیس و وزین، بہ زبان فارسی ترجمہ شدہ و بہ نام «تفسیر کابلی» چاپ و نشر و مورد استفادہ و استفادہ‌ی مسلمانان قرار گرفتہ است. بسم اللہ «یادگار» بلخی

۲ - فتح الملہم در شش جلد با شش جلد تکملہ آن، تألیف شیخ الإسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ جمعاً در دوازده جلد در دار إحياء التراث العربی در بیروت - لبنان بہ زیور طبع درآمده است. این کتاب گرانسنگ توسط دانشمند فرهیختہ استاد عبدالرؤوف «مخلص» ہروی مدظلہ، استاد دانشگاه ہرات بہ زبان فارسی در حال ترجمہ است. اللہ جل مجدہ برای جناب استاد عمر طویل و فرصت خدمت گذاری بیشتر را عنایت بفرماید آمین. بسم اللہ «یادگار» بلخی

۳ - همچنان بہ خاطر مطالعہ زندگانی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: (۱) تذکرہ و سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی منتشرہ ماہنامہ القاسم جلد نہم سال ۱۴۲۶ هجری قمری مطابق ۲۰۰۵ میلادی، تألیف حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم، (۲) خطبات عثمانی، تألیف مولانا انوار الحسن شیر کوتی.

(۵۸) رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ در کاندھله از توابع مظفر نگر در سال ۱۳۰۳ هجری قمری چشم به جهان هستی گشوده و نام تاریخی شان «اختر الیاس» است. ایشان تعلیمات ابتدائی را در کاندھله حاصل کرده و سپس در گنگوه در حضور برادر بزرگ شان حضرت مولانا محمد یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ به تحصیل علوم پرداخته و بعضی کتابهای حدیث را نیز نزد موصوف خوانده و نسبت مریضی که دامن گیر شان گردید، نتوانستند تحصیلات خویش را مسلسل به تکمیل برسانند. از این رو در میان تحصیل علوم، بسیار وقت وقفه ایجاد شد و بالاخره در سال ۱۳۲۶ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تکمیل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ابتدا به دست حق پرست حضرت قطب‌الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و پس از وفات جان‌گداز ایشان به حضرت شیخ خلیل احمد محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و به خلافت آن جناب ممتاز گشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۸ هجری قمری به مدرسہ‌ی مظاہر العلوم سہارنپور تشریف‌فرما شده و تا سال ۱۳۳۶ هجری قمری به تدریس علوم برای شایقان پرداخته و پس از وفات برادر بزرگ شان حضرت مولانا محمد یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۶ هجری قمری به مسجد نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ به دہلی آمدہ و از ہمین جا کار دعوت و تبلیغ

را شروع نمودند؛ و از اثر نیت و اخلاص فی سبیل الله حضرت مولانا رحمته الله، این جماعت به اندک زمان از میوات^۱ تا همدی هندوستان و از آنجا به تمام جهان گسترش پیدا کرد.

حضرت مولانا رحمته الله در نصف اخیر شب ۱۲ بر ۱۳ جولای سال ۱۹۴۴ میلادی مطابق سال ۱۳۶۳ هجری قمری دعوت حق را لبیک گفته به رفیق اعلی پیوستند.

برای تفصیل بیشتر به تذکره‌ی مشایخ دیوبند مراجعه کنید.^۲

۱ - میوات از مناطق هریانه در بهارت شمالی هندوستان واقع است.

۲ - همچنان به خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمته الله نظر کنید: الداعیة الکبیر الشیخ محمد الیاس کاندھلوی، تألیف مولانا سید ابوالحسن ندوی رحمته الله.

(۵۹) حضرت علامه مولانا محمد ابراهیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد ابراهیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۰۴ هجری قمری در شهر بلیا، شرق یو پی به دنیا آمده و نام تاریخی شان «غلام کبریا» است. ایشان تعلیمات خویش را در جونپور آغاز کرده و از نزد حضرات حکیم جمیل الدین نگینوی، مولانا محمد فاروق چریاکوتی، مولانا هدایت الله خان و مولانا عبدالغفار مثنوی اعظمی رحمهم الله (از ارشد تلامذ حضرت گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ) کسب علوم نموده و در سال ۱۳۲۵ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و هدایه اول را شروع کرده و پس از جدوجهد فراوان در سال ۱۳۲۷ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند به مدرسه‌ی فتح پوری دهلی به حیث مدرس تعیین گردیده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری دوباره به دیوبند طلب گردیدند و به صفت مدرس دوم به تدریس علوم پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۰ به دارالعلوم مثنوی از توابع اعظم گره تشریف بُرده و مدت یک سال در مدرسه‌ی امدادیه دربهنکه (بهار) به مقام شیخ الحدیثی فایز گشتند؛ و در سال ۱۳۴۴ هجری قمری ایشان را دوباره به دیوبند خواسته و تدریس کتاب‌های عالی را به دوش آن جناب سپردند. ایشان در سال ۱۳۶۲ هجری قمری به جامعه اسلامیہ دابھیل و از آنجا به مدرسه‌ی فتح پوری دهلی و سپس به مدرسه هات هزاری بنگال ضلع چاتگام تشریف بُرده و به تدریس علوم مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۶ هجری قمری حسب سفارش حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مجدداً به دارالعلوم آمده و تا اخیر عمر به دیوبند باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۷ هجری قمری پس از وصال حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ به جهان ابدی، ارباب شورا ایشان را به حیث شیخ الحدیث در دارالعلوم تعیین نموده و در این مقام جلیله مدت ده سال تا ۱۳۸۷ هجری قمری ایفای وظیفه کرده و در این مدت به تدریس حدیث اشتغال داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ خیلی عالم ذهین بودند و بالای کتاب «سَلَمُ الْعُلُوم» شرحی (به نام «ضیاء النجوم») نگاشته که به زیور طبع درآمده است؛ و همچنان شرحی را بالای سنن ترمذی نگاشته که متأسفانه (ناتمام مانده) و تاکنون به طبع نرسیده است.^۱

بالآخره این آفتاب علم و عمل در بیست و هفتم رمضان المبارک سال ۱۳۸۷ هجری قمری دار دنیای فانی را پدرود گفته و به جهان ابدی پیوستند و مزار مبارک شان در قبرستان قاسمی است.

۱ - رساله «مصافحه»، رساله «تراویح» به زبان اردو و رساله «انوارالحکمة» به زبان فارسی از جمله تصانیف حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ است. حواشی بر «میلدی» و «خیالی» نیز تحریر نموده بودند که متأسفانه هر دو ضایع گردیده است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۰۵/۲.

(۶۰) شیخ الحدیث مولانا سید فخرالدین احمد مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید فخرالدین احمد مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اصلاً از هاپور از توابع میرتھ است^۱ و زمانی که پدر بزرگ شان (سید عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ) در اجمیر شریف به حیث مدیر محبس ایفای وظیفه می نمودند، در سال ۱۳۰۷ هجری قمری در آنجا به دنیا آمده و پس از تحصیل علوم (در مدرسه‌ی منبع‌العلوم گلاوتھی نزد مولانا ماجد علی رحمۃ اللہ علیہ بعضی کتاب‌ها را خوانده و به همراه استاد مبارک شان مولانا ماجد علی رحمۃ اللہ علیہ عازم شهر دهلی شده و در آنجا کتاب‌های معقولات را خوانده و) در سال ۱۳۲۶ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند آمده و پس از سعی بلیغ در سال ۱۳۲۸ هجری قمری سند فراغت را حاصل کرده و به حیث معین‌المدرس در دارالعلوم دیوبند توظیف گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را در ماه شوال‌المکرم سال ۱۳۲۹ هجری قمری به جامعه قاسمیه شاهی مرادآباد به صفت شیخ‌الحدیث مقرر کردند و مدت (تقریباً ۴۸) سال در آنجا به تدریس پرداخته و هزاران طلاب حدیث از محضر درسی شان فیض یاب گردیده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان شیخ‌الهند رحمۃ اللہ علیہ بوده و از حضور حضرت مولانا کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نیز کسب علم نموده و پیش از دوره‌ی حدیث از تمامی اساتذہ در محضر

۱ - آباء و اجداد حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ، سید عالم و سید قطب رحمہما اللہ که از علمای جید و ممتاز و هشتم پشت آن حضرت بودند، همراه با دیگر برادران (سید فرید و سید مرید رحمہما اللہ) در عهد شاه جهان از محله مسجد جامع هرات به شهر دهلی آمده، اقامت گزیدند و بعدها شاه جهان به خاطر تدریس آن‌ها مدرسه‌ی را در هاپور برایشان ساخت. ایضاح البخاری ۱۹/۱ و تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۰۵/۲.

حضرت مولانا ماجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتاب‌های زیاد خوانده بودند و ایشان به تدریس مفصل و مبسوط صحیح بخاری شهرت به سزایی داشتند. (ایشان در هنگام درس بخاری جوانب مختلفی یک حدیث را بیان داشته و مذاهب فقهاء را بیان؛ و با وضاحت کامل در تائید و ترجیح مسلک فقهی احناف دلایل مضبوط ارائه می‌نمودند تا ذهن سامع بالکل مطمئن می‌گردید و کم‌ترین شبهه‌ی باقی نه می‌ماند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کتاب‌های زیادی را تصنیف نموده و از آن جمله «القول النصیح» در تراجم بخاری می‌توان نام بُرد؛ و همچنان تقریر درسی صحیح البخاری شان به نام «ایضاح البخاری» در دو جلد نیز شائع گردیده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۷ هجری قمری پس از وفات حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ به منصب شیخ الحدیث دارالعلوم فایز گشتند و تا اخیر زندگی با دارالعلوم باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را مجلس شورای دارالعلوم در سال ۱۳۸۷ هجری قمری پس از وفات حضرت علامه محمد ابراهیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ به صفت شیخ الحدیث تعیین نموده و مدت پنج سال در این مقام ایفای وظیفه کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با سیاست نیز تعلق داشتند؛ و از این رو روانه‌ی زندان شده و در آنجا شکنجه‌های زیادی را متقبل گردیده بودند و در اخیر عمر پس از مولانا احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ به حیث رئیس جمعیت علمای هند، نیز تقرر حاصل نموده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از بیماری در محرم الحرام سال ۱۳۹۲ هجری قمری به مرادآباد تشریف برده و در همان جا در بیستم صفر المظفر سال ۱۳۹۲ هجری قمری وفات کرده (و نماز جنازه‌ی آن حضرت به امامت حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ اداء) و در مرادآباد دفن خاک گردیدند.

برای تفصیل بیشتر به کتاب «حیات فخر الإسلام» مراجعه کنید.^۱

۱ - همچنان به خاطر تفصیل حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به ایضاح البخاری ۱/ ۱۹ تا ۲۶ رجوع کنید.

(۶۱) حضرت مولانا شایق احمد عثمانی بهاکپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شایق احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در قصبه ی پورینی از توابع بهاکپور (بهار) در سال ۱۳۱۱ هجری قمری چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را در قصبه ی پورینی (مدرسه ی نعمانیه نزد مولانا اعزاز علی امروہی) و در قصبه ی مونگیر حاصل کرده و در سال ۱۳۲۷ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۲۸ هجری قمری از دوره ی حدیث فراغت حاصل نمودند.

حضرت مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به دست حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری به مدت یک سال در دارالعلوم دیوبند به تدریس عربی مشغول و پس از آن چند ایامی را در خدمت حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ گذرانده و در «ادارہ ی نظارۃ المعارف القرآنیه دہلی» علوم و معارف قرآنی را حاصل و در محضر حضرت مولانا سندھی رحمۃ اللہ علیہ تربیت سیاسی شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ چند مدتی با خانقاہ رحمانی مونگیر وابستہ گی اختیار کرده و برخلاف قادیانیت خدمات زیادی را انجام دادند؛ و پس از آن اداره مدیریت، رسالہ ی را کہ زیر نگرانی قطب العالم حضرت مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری رحمۃ اللہ علیہ طبع و نشر می شد به عہدہ گرفته و از آنجا بہ کمیٹہ خلافت کلکتہ تعلق پیدا کرده و در شعبہ ی نشر و اشاعت آن انجام خدمت نمودند.

حضرت مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۲۱ میلادی در کلکتہ روزنامہ ی را بہ نام «عصر جدید» تأسیس کرد و از طریق نشر این روزنامہ فعالیت های سیاسی خویش را

گسترش و برای کامیابی استاد خویش کوشا گردیده و به همین منظور (مطابق ماده ۵۰۵ تعزیرات هند به خاطر سپری نمودن یک سال قید با مشقت) به زندان رفته و مشقتها و شکنجه‌های زیادی را متقبل شدند.

حضرت مولانا عثمانی رحمته الله بعضی از حصه‌های قرآن شریف را تفسیر کرده و در سال ۱۹۴۸ میلادی به کراچی سفر کرده و در آنجا به نشر روزنامه‌ی «عصر جدید» پرداختند و متأسفانه که سال و محل وفات حضرت مولانا معلوم نیست.

(۶۲) حضرت مولانا مفتی سید مهدی حسن شاه جهان پوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی سید مهدی حسن رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۰۱ هجری قمری در شاه جهان پور به دنیا آمده و در سال ۱۳۲۶ هجری قمری از مدرسه‌ی امینیہ دہلی فراغت حاصل کرده و ایشان از جملہ‌ی شاگردان ممتاز حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۸ هجری قمری حسب ہدایت جناب مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در جلسہ‌ی دستار بندی دارالعلوم دیوبند شرکت کرده و به مشورت حضرت مولانا کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در آن مجلس دستار بندی گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ حصہ‌ی بزرگ زندگی شان را در قصبہ‌ی راندر از توابع سورت گذرانده و همان جا با صدور فتوا به حل مشکل مردم پرداختہ و فریضہ‌ی خویش را ادا می کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۷ هجری قمری در شعبہ‌ی افتاء دارالعلوم دیوبند به منصب صدرالمفتین مقرر شدہ و تا سال ۱۳۸۷ هجری قمری در این مقام باقی ماندند. خاکسار (مولانا مفتی ظفیر الدین رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب می فرمایند): از سال ۱۳۷۶ تا ۱۳۸۳ هجری قمری در دارالافتاء به ترتیب فتاوی دارالعلوم دیوبند و صدور فتوا مؤظف بودم، از این لحاظ درباره مسائل بارها ہنگامی کہ بحث و گفتگو به میان می آمد، در آنجا مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ با توانایی علمی، حاضر و بہ بحث‌ها خاتمہ می دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در فن حدیث و اسماء الرجال مهارت تام داشتند؛ و از اینکه در ابتدای زندگی مدتی را با غیر مقلدین سپری نموده و به مباحثه و مناظره پرداخته بودند از این جهت در مسائل اختلافی بصیرت عمیق و لطیف داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ تعلیق گرانبهای بر کتاب «الحُجَّة» نگاشته و کتاب «قلائد الازهار شرح معانی الآثار» و دیگر کتابها از تصانیف منیف شان به یادگار مانده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مدت زیادی بیمار بودند و بالآخره در بیست و هشتم ربیع الثانی سال ۱۳۹۶ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوستند؛ و مزار گهربار شان در شاه جهان پور است.

(۶۳) حضرت مولانا مبارک حسین سنهلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مبارک حسین سنهلی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۶ هجری قمری در قصبه‌ی سنهلی از توابع مرادآباد به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی و متوسطه را به همان‌جا به پایان رسانیده و در سال ۱۳۲۸ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند شامل و دوره‌ی حدیث را تکمیل و در سال ۱۳۲۹ هجری قمری فراغت حاصل کرده و در رکاب حضرت شیخ‌الهند رحمۃ اللہ علیہ به مسافرت‌ها پرداختند.

(حضرت مولانا سنهلی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۰ هجری قمری در مناظره بریلی به معاونت مولانا ثناء الله امرتسری رحمۃ اللہ علیہ شتافته و با حضور یافتن حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کامیابی بزرگی نصیب آن‌ها گردیده و در آنجا به «شیرِ اسلام» ملقب گردیده‌اند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۴ هجری قمری در میرتهه مدرسه‌ی را به نام «قاسم العلوم» تأسیس کرده و فریضه‌ی خویش را با تدریس علوم انجام می‌دادند؛ و سپس به دارالعلوم میرتهه خواسته‌شده و از وجود با برکت شان دارالعلوم میرتهه کافی ترقی حاصل نموده و بسیاری علماء از ایشان کسب فیض نموده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ماه جمادی‌الاول سال ۱۳۶۱ هجری قمری در میرتهه وفات کرده و مرقد منور شان در صحن مدرسه است.

(۶۴) حضرت مولانا داکتر عبدالعلی رائی بریلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالعلی رائی بریلی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۱ هجری قمری در تکیه شاه علم الله در بریلی به دنیا آمده و پس از تعلیمات متوسط شامل دارالعلوم شده و در سال ۱۳۲۹ هجری قمری دوره‌ی حدیث را تکمیل و فارغ گردیده و پس از فراغت تعلیمات طب یونانی را حاصل نموده و از جمله‌ی داکتران مشهور لکهنو به شمار می‌رفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و با افکار و عقاید علمای دیوبند تعلق و وابستگی خاصی داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۰ هجری قمری به صفت ناظم دارالعلوم ندوة العلماء لکهنو تعیین گردیده و تا اخیر عمر به همین پست باقی ماندند و سعی و تلاش‌های شبانه‌روزی شان، باعث ترقی و پیشرفت دارالعلوم گردیده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در علم و عمل، اخلاق، امانت و دیانت شهره‌ی آفاق بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سوم ذی القعدة الحرام سال ۱۳۸۰ هجری قمری وفات کرده و در گورستان آبایی شان در تکیه شاه علم الله در بریلی به خاک سپرده شدند.

(۶۵) حضرت مولانا محمد زکریا محمودی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا زکریا محمودی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۳ هجری قمری در حیاهات از توابع دربهنکه چشم به جهان هستی گشوده و تعلیمات ابتدائی و متوسطه را در مدرسه‌ی امدادیه دربهنکه تکمیل کرده و شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۰ هجری قمری دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده، فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت تا اخیر عمر عزیز شان در مدرسه‌ی امدادیه (دربهنکه)، مدرسه‌ی اسلامی دهاکه و جامعه‌ی رحمانی مونگیر به درس و تدریس مشغول بوده و رساله‌ی «نجات» تصنیف ایشان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۶۱ میلادی مطابق ۱۳۸۱ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته، به لقاء الله پیوستند.

(۶۶) حضرت مولانا شبیر علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شبیر علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (برادرزاده‌ی حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) در سال ۱۳۱۲ هجری قمری در تھانه بهون به دنیا آمده و پس از ختم تعلیمات ابتدائی (در مدرسه‌ی امداد العلوم نزد مولانا عبدالله گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ) شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۰ هجری قمری دوره‌ی حدیث را تکمیل و فراغت حاصل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مثنوی معنوی مولانای بلخ قدس الله سره العزیز را نزد کاکای بزرگوار شان حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (به صورت درسی سبق، سبق) خوانده و پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند، مطبعه‌ی را به نام «اشرف المطابع» تأسیس کرده و به چاپ کتاب‌ها و رسایل حضرت مولانا حکیم الأمت رحمۃ اللہ علیہ پرداخته و از این لحاظ تاج اشاعت آثار مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ به سر مبارک ایشان بوده و آن حضرت بر علاوه اجرای وظیفه در مطبعه، انتظام خانقاه را (از سال ۱۳۳۷ تا ۱۳۶۹ هجری قمری) بدوش گرفته (و ماهنامه‌های «التبلیغ» و «النور» را نیز جاری ساخته بودند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از آزادی پاکستان به کراچی سفر کرده و آنجا متوطن گردیده و بالاخره در بیست و هشتم رجب المرجب سال ۱۳۸۸ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به دارالبقاء شتافتند؛ (و در قبرستان ناظم آباد در جوار حضرت مولانا عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفه‌ی مجاز حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حجاب خاک به روی خویش کشیدند).

(۶۷) حضرت مولانا مفتی ریاض الدین افضل گرهی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مفتی صاحب ریاض الدین رحمۃ اللہ علیہ در افضل گره از توابع بجنور چشم به جهان گشوده و در سال ۱۳۳۰ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فارغ گردیده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۷ هجری قمری در شعبه افتاء دارالعلوم دیوبند به حیث مفتی مقرر شده و در ماه صفر المظفر سال ۱۳۵۰ هجری قمری از شعبه دارالافتاء به بخش تدریس توفلیف گردیده و چندین سال در آنجا به تدریس علوم مشغول بودند.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در بیست و دوم ذی الحجة الحرام سال ۱۳۶۲ هجری قمری دار فانی را وداع گفته و به جهان ابدی پیوستند.

(۶۸) حضرت مولانا عبدالحفیظ علوی دربهنگوی رحمته

حضرت مولانا عبدالحفیظ علوی دربهنگوی رحمته در سال ۱۳۱۰ هجری قمری در قصبه جیور از توابع دربهنگه (بهار) به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را با شوق و علاقه فراوان در مدرسه امدادیه و دیگر مدارس حاصل کرده و وارد دارالعلوم دیوبند گردیده و پس از اتمام دوره حدیث در سال ۱۳۳۱ هجری قمری از دارالعلوم فارغ گردیدند.

حضرت مولانا رحمته پس از فراغت در اکثر مدارس به تدریس پرداخته و در ماه ذی القعدة سال ۱۳۳۴ هجری قمری به دیوبند آمده و موصوف را به حیث منتظم کتابخانه مقرر نمودند و مدت دو سال در آنجا ایفای وظیفه کرده و در همین مدت کتاب ضخیمی را به نام «النفحات الزکیة فی احوال طبقات الحنفیة» نوشتند که مقدمه‌ی کتاب در همان زمان در رساله‌ی «القاسم» دیوبند به چند قسمت چاپ و نشر گردیده بود. ایشان بر علاوه آن کتاب، کتاب «حیات شیخ الہند» را نیز نگاشته که نسخه‌ی قلمی آن را این خاکسار (مولانا مفتی ظفر الدین رحمته) مطالعه کرده‌ام.

حضرت مولانا رحمته از دارالعلوم دیوبند به نگرام از توابع لکهنو رفته و به تدریس حدیث مشغول گردیده و مولانا محمد انیس نگرامی رحمته درس حدیث را نزد ایشان خوانده است.

حضرت مولانا رحمته در اخیر به بیعت و ارشاد مریدان پرداخته و در اطراف بلرامپور از توابع گونده مریدان شان بسیار زیاد بودند و متأسفانه از سال و محل وفات حضرت مولانا رحمته اطلاعی در دست نیست.

(۶۹) حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۰۵ هجری قمری در مظفر نگر به دنیا آمده و در سال ۱۳۲۶ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری فراغت حاصل کرده و ایشان از جمله شاگردان ممتاز و خدمت‌گذار حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به دست حق‌پرست حضرت شیخ‌الہند مولانا محمودالحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده و خرقدی خلافت را از طرف حضرت مولانا شفیع الدین صاحب نگینوی رحمۃ اللہ علیہ پوشیده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند مدت بسیاری در مدرسه‌ی مرادیه مظفر نگر به حیث مهمم مدرسه ایفای وظیفه نموده و در ضمن آن به تدریس علوم و صدور فتوا جهت حل مشکلات مردم مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ماه شوال‌المکرم سال ۱۳۹۲ هجری قمری دعوت حق را لبیک گفته و به لقای محبوب حقیقی واصل گردیدند.

(۷۰) حضرت مولانا احسان الله خان تاجور نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا احسان الله خان تاجور نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۱ هجری قمری در نجیب آباد به دنیا آمده و پس از کسب علوم ابتدائی شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری دوره‌ی حدیث را تکمیل کرده و فراغت حاصل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به شعر و شاعری دلچسپی خاص و در ادبیات اردو شهرت به سزایی داشتند.

حضرت مولانا پس از فراغت به لاهور رفته و در اداره‌ی رساله‌ی «مخزن» شریک گردیده و سپس به اداره‌ی رساله «همایون» رفته و از آنجا در دانشگاه پردیال سنگ به حیث تقریرکننده اردو و فارسی تعیین گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۳۱ میلادی ماهنامه‌ی به زبان اردو به نام «ادبی دنیا» و بعد از آن رساله‌ی «شاهکار» را تأسیس و به چاپ و نشر آن‌ها پرداخته و در آن زمان از طرف حکومت وقت به لقب «شمس العلماء» (و در حلقه‌های ادبی به لقب «ادیب الملک») خطاب می‌گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۱ هجری قمری وفات کرده و مرقد مبارک شان در لاهور است.

(۷۱) حضرت مولانا مفتی عبدالحفیظ سیدھولی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی عبدالحفیظ رحمۃ اللہ علیہ در سیدھولی از توابع دربہنگہ در سال ۱۳۰۸ ہجری قمری بہ دنیا آمدہ و تعلیمات ابتدائی را در مدرسہی امدادیہ دربہنگہ حاصل کردہ و وارد دارالعلوم دیوبند گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از سعی بلیغ در سال ۱۳۳۲ ہجری قمری از دارالعلوم دیوبند فارغ التحصیل گردیدہ و ایشان از جملہی شاگردان ممتاز حضرات شیخ الہند، مولانا شاہ انور شاہ کشمیری و شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہم اللہ است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم بہ مدرسہی امدادیہ دربہنگہ تشریف بُردہ و مدت چہل و پنج سال بہ تدریس علوم پرداختہ و با صدور فتوا مشکلات مردم را مرفوع ساختہ و فریضہی خویش را اداء می نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مسائل فقہی بصیرت کامل و اشعار عرفا را بہ کثرت حفظ داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۸ ہجری قمری داعی اجل را لبیک گفتہ و بہ رحمت ایزدی پیوستند.

(۷۲) حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ در توابع پتنه در نهم ربیع الاول سال ۱۳۱۰ هجری قمری چشم به جهان هستی گشوده و تعلیمات ابتدائی را در وطن اصلی خویش در گیلانی از توابع پتنه نزد کاکای محترم شان حضرت سید ابوالنصر رحمۃ اللہ علیہ حاصل کرده و در سال ۱۳۲۴ هجری قمری به خاطر حصول مزید علم، در تونک نزد حضرت مولانا برکات احمد رحمۃ اللہ علیہ فرستاده شدند و در مدت هفت سال کتاب‌های معقولات را خوانده و در بین هم‌قطاران از همه ممتاز گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۱ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و پس از تکمیل دروهی حدیث، در سال ۱۳۳۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از اثر توجه خاص حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ معقولات را ترک کرده و متوجه تفسیر و حدیث گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند چندین سال به حیث معاون رسالہی «القاسم» و «الرشید» ایفای وظیفہ نموده و در سال ۱۹۲۰ میلادی مطابق ۱۳۳۸ هجری قمری در جامعہ عثمانی حیدرآباد به صفت استاد مقرر گردیدہ و تمام عمر عزیز خویش را در آنجا صرف تدریس علوم نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ضمن تدریس علوم به تصنیف و تألیف نیز اشتغال داشتند و از ایشان تصانیف بسیاری همچون: «هندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت» در دو جلد، «تدوین حدیث»، «تدوین قرآن»، «ہزار سال پہلی»، «النبی الخاتم»، «الدین القيم»،

«مقالات احسانی»، «سوانح قاسمی» در سه جلد، «ترجمه‌ی اسفار اربعه» و غیره کتاب‌ها به یادگار مانده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۴۹ میلادی پس از تقاعد، دوباره به گیلانی آمده و در همان‌جا در بیست و پنجم شوال‌المکرم سال ۱۳۷۵ هجری قمری وفات نموده و مرقد منور شان در گیلانی است.

(۷۳) حضرت مولانا عبدالرحیم دربهنگوی رحمته الله علیه

حضرت مولانا عبدالرحیم دربهنگوی رحمته الله علیه در محله‌ی مهرآج گنج دربهنگه در سال ۱۳۰۴ هجری قمری به دنیا آمده و در مدرسه‌ی امدادیه دربهنگه، انجمن نعمانیه شاهی مسجد لاهور، میندهو از توابع علیگره و تونک، علوم ابتدائی را حاصل کرده و وارد دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در جریان تحصیل در دارالعلوم از محضر بزرگان دارالعلوم دیوبند همچون: حضرات شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا مرتضی حسن چاندپوری، مولانا ماجد علی و مولانا برکات احمد رحمهم الله کسب علوم نموده و ایشان از استادان جید و معقول و از دوستان بسیار نزدیک حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمته الله علیه به شمار می‌رفتند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه پس از فراغت در مدرسه‌ی دربهنگه به صفت مدرس تعیین گردیده و تا اخیر عمر گرانمایه‌ی شان فریضه‌ی تدریس را انجام دادند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در ششم صفر المظفر سال ۱۳۸۰ هجری قمری دعوت حق را لبیک گفته و به دارالبقاء شتافتند.

(۷۴) حضرت مولانا عبدالرحمن کیمل پوری رحمته الله علیه

حضرت مولانا عبدالرحمن رحمته الله علیه اصلاً از کیمل پور پنجاب است^۱ و مدت زیادی در مدرسه‌ی مظاهر العلوم سهارنپور کسب علوم نموده و در سال ۱۳۳۳ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیدند؛ و ایشان از جمله‌ی شاگردان ممتاز حضرت شیخ‌الهند رحمته الله علیه هستند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند به صفت مدرس در مدرسه‌ی مظاهر العلوم سهارنپور مقرر گردیده و در سال ۱۳۴۴ هجری قمری هنگامی که حضرت مولانا خلیل احمد سهارنپوری رحمته الله علیه به مدینه‌ی منوره هجرت کردند، ایشان را جانشین خویش ساختند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در سال ۱۹۴۷ میلادی مطابق ۱۳۶۶ هجری قمری پس از آزادی پاکستان به وطن مآلوف خویش تشریف آورده و در مدارس مختلف آن صدارت تدریس را به عهده داشتند؛ و هزاران علماء و طلباء از محضر علمی شان کسب فیض و علم حاصل نمودند و سوانح مستقل شان در پاکستان چاپ و نشر گردیده و غالباً نام آن «تذکره مولانا عبدالرحمن کیمل پوری» است.

۱ - حافظ محمد اکبر شاه بخاری رحمته الله علیه ایشان را کامل پوری نگاشته و عبارت شان قرار ذیل است: محدث کبیر، عارف بالله حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوری رحمته الله علیه فرزند مولانا گل محمد صاحب رحمته الله علیه در ۲۷ اگست سال ۱۸۷۲ میلادی در قریه کیمل پور به دنیا آمده و سلسله نسب شان به قبیله‌ی مشهور افغانان یوسف زئی می‌رسد. رجوع کنید: اکابر علمای دیوبند ص ۲۳۶.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و به خلافت آن جناب فایز گشته و بالاخره این فرزند رشید اسلام عزیز در شانزدهم جمادی الآخر سال ۱۳۸۶ هجری قمری وفات کرده و در وطن اصلی شان دفن خاک گردیده است.

۱ - حضرت حافظ محمد اکبر شاه بخاری رحمۃ اللہ علیہ تاریخ وفات شان را بیست و هفتم شعبان ۱۳۸۵ هجری قمری، مطابق دسامبر ۱۹۶۵ میلادی تحریر نموده اند. اکابر علمای دیوبند ص ۲۴۰.

(۷۵) مُصلِح الأُمّت حضرت مولانا شاه وصی الله اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاه وصی الله اعظمی فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ در قصبه فتح پور تال نرجا ضلع اعظم گره به دنیا آمده و در ابتدا قرآن عظیم الشان را (نزد حافظ ولی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ) حفظ نموده و در جامع العلوم کانپور تشریف بُرده و کتاب های فارسی و کتاب های ابتدائی عربی را خوانده و شامل دارالعلوم دیوبند گردیدند و در سال ۱۳۳۵ هجری قمری دوره ی حدیث را تکمیل و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند به دست حق پرست حضرت حکیم الأُمّت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و در خدمت آن حضرت در خانقاه امدادیہ (منقطع عن الخلق) باقیمانده و ریاضت های فراوان کشیده و (متوکلاً علی الله) به ذکر و شغل و سیر سلوک مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از ریاضت های شاقه (به خعلتِ خلافت، اجازت، بیعت و تلقین آراسته گردیده و) در سال ۱۳۴۳ هجری قمری به دستور حضرت حکیم الأُمّت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ عقد نکاح نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۱ هجری قمری دوباره به وطن اصلی خویش تشریف آورده و به اصلاح و تربیت خلق مشغول گشتند؛ و در سال ۱۳۷۴ هجری قمری به قصبه ی گورکھپور سفر کرده و از آنجا به اله آباد^۱ رفته و هزاران مسلمانان به دست ایشان

۱ - اله آباد یکی از شهرهای قدیمی بهارت، در ایالت اترپردیش هندوستان واقع است.

توبه کرده و اشخاص صالح گشتند؛ و بسیاری از تشنه‌گان علم و معرفت از محضر شان کسب فیض علمی و معنوی نمودند و از نوک قلم ایشان تقریباً سی کتاب خورد و بزرگ به یادگار مانده است.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در بیست و دوم شعبان المعظم سال ۱۳۸۷ هجری قمری در هنگام سفر حج در کشتی جان را به حق تسلیم نموده و به زندگانی ابدی پیوستند (و پیکر مبارک شان را در آغوش بحرِ احمر سپرد آب نمودند).^۲

۱ - تصانیف حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کتب ذیل است: «الافادات الوصیة»، «تلاوت القرآن»، «تعلیم و تربیت اولاد»، «التذکیر بالقرآن»، «تصوف و نسبت صوفیه»، «وصیة الاحسان»، «وصیة الاخلاص»، «گلستان معرفت»، «دیباچه معرفت»، «عاقبة الانکار مع تلاش مرشد»، «مفتاح الرحمة»، «اعتقاد و انکار»، «خُم خانہی باطن»، «ملفوظ طریق کار»، «راه صفا»، «طریقهی اصلاح»، «اصلاحی مضمون»، «مضمون نیمه»، «أخوت»، «توقیر العلماء»، «تحذیر العلماء»، «جنت»، «نعم الامیر»، «الاصول النادرة»، «الامر الفارق بین المخلص المتافق»، «النعم علی خیر الأمم»، «النصیحة للمسترشدين»، «وصیة السالکین». رجوع کنید: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۲۹/۲ و ۱۳۰.

۲ - حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در آخر عُمر مبارک شان از وفورِ کیفیت، اکثر این شعر مرزا غالب رحمۃ اللہ علیہ وردِ زبان شان بود.

هوئی هم جو مُرکی رُسوا، هوئی کیوں نہ غرق دریا

نہ کہیں جنازہ اُٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا

من هنگامی کہ با این رُسوانی مُردم، (پس) چرا غرق دریا نباشم. نہ جنازہی بلند گردد و نہ ہم مزار باشد. غالباً در چنین حالات گفته می‌شود: «قلندر هر چه گوید، دیدہ گوید». تاریخ دارالعلوم ۱۲۹/۲.

(۷۶) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ (فرزند رشید مولانا محمد یاسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) در سال ۱۳۱۴ هجری قمری در قصبه‌ی دیوبند چشم به جهان گشوده و اسم مبارک شان را شیخ‌المشاخ قطب‌الإرشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ نهادند.

حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ تمام تعلیم شان را از دارالعلوم دیوبند حاصل کرده و در سال ۱۳۳۶ هجری قمری (به عمر ۲۲ سالگی) فارغ شده و در سال ۱۳۳۷ هجری قمری در دارالعلوم دیوبند تدریس درجه‌ی ابتدائیه‌ی عربی را به وی سپردند. ایشان پس از مدتی ترقی کرده و کتاب‌های درجه‌ی علیا را تدریس کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در فقه و ادب زیانزد عام و خاص بودند و از این‌رو در سال ۱۳۵۰ هجری قمری به منصب افتاء مقرر شده و تا سال ۱۳۶۸ هجری قمری با دارالعلوم وابسته بودند.

حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۸ هجری قمری پس از آزادی پاکستان به آنجا هجرت کرده و به صفت عضو دستور ساز بُورد تعلیمات اسلامی انتخاب شدند. در سال ۱۳۷۰ هجری قمری مطابق ۱۹۵۱ میلادی مدرسه‌ی عربی دارالعلوم کراچی را تأسیس کرده و آن مدرسه به‌زودی مدرسه‌ی مرکزی آن دیار گشت.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابتدا با حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ بیعت و پس از وفات شان با حضرت حکیم‌الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تجدید بیعت کرده و به خلافت آن

جناب ممتاز گردیدند و حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اعتماد کافی به علم و فضل مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ داشتند.

حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان بودند و در کراچی به بیعت، ارشاد و تدریس مشغول بوده و کتاب‌های زیادی را تصنیف و تألیف نمودند^۱ و در اخیر عمر تفسیر قرآن عظیم‌الشأن را در هشت جلد ضخیم به نام «معارف القرآن» به چاپ رسانیدند و این تفسیر تمام تصنیفات علوم را یک گنجینه‌ی گران‌بها است.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در شب یازدهم شوال‌المکرم سال ۱۳۹۶ هجری قمری به مولای حقیقی پیوسته و در جوار دارالعلوم کراچی به خاک سپرده شدند.

۱ - تصانیف حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعم از خُرد و بزرگ تقریباً دو صد کتاب را احتواء می‌کند و صرف در باب فقه تصانیف شان به ۹۵ کتاب می‌رسد. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۳۰ / ۲.

تفسیر معارف القرآن، توسط حضرت مولانا محمد یوسف حسین‌پور رحمۃ اللہ علیہ به زبان فارسی ترجمه شده و در چهارده جلد، در انتشارات شیخ الإسلام احمد جام به زیور طبع درآمده است. «یادگار» بلخی

(۷۷) حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم الله گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم الله گجراتی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۶ هجری قمری در دابھیل از توابع سورت به دنیا آمده و پس از کسب تعلیمات ابتدائی در مدرسه‌ی امینیہی دهلی رفته و در نزد حضرت مولانا مفتی کفایت الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ به نوشتن فتوا مشغول گردیدند و ایشان در سال ۱۳۳۶ هجری قمری به دیوبند آمده و پس از اتمام دورہی حدیث، فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در وطن خویش آمده و به تدریس علوم پرداخته و سپس به افریقا تشریف فرما شدند و از آنجا پس از مدتی دوباره به دابھیل آمده و تدریس را آغاز و در سال ۱۳۵۳ هجری قمری مفتی «برما» مقرر گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۹ هجری قمری از برما دوباره به دابھیل تشریف آورده و اهتمام مدرسه را به عهده گرفته و به حیث مهتم ایفای وظیفه کردند و در ضمن وظیفہی صدرالذکر با صدور فتوا به حل مشکلات مردم می‌پرداختند و فتاوی‌شان به نام «فتاوی مفتی بسم الله» در سه جلد به زبان گجراتی شایع گردیده است.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۹ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوستند.

(۷۸) حضرت مولانا شکرالله مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شکرالله رحمۃ اللہ علیہ در مبارکپور از توابع اعظم گره چشم به جهان هستی گشوده و پس از کسب تعلیمات در مدرسه‌ی احیاءالعلوم مبارکپور، مدرسه‌ی مصباح‌العلوم اله‌آباد، مدرسه‌ی میندهو از توابع علیگره و غیره مدارس، شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و دوره‌ی حدیث را در نزد حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اساتذہ دیوبند تکمیل نموده و در سال ۱۳۳۶ هجری قمری فراغت حاصل کرده و دستار فضیلت را به سر بستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت دوباره به وطن مألوف خویش رفته و نظامت مدرسه‌ی احیاءالعلوم برای شان سپرده شد و با احراز این پست، مدرسه در شئون مختلف ترقی کرده و عمارت جدید، مسجد، عید گاه و غیره اماکن مورد نیاز مدرسه توسط ایشان اعمار گردید.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در پهلوی نظامت مدرسه، سلسله درس و تدریس، وعظ و تبلیغ را نیز جاری ساخته بودند؛ و شاگردان ممتاز از هر گوشه غرض فراگیری علوم به نزد شان می‌شتافتند و در اخیر صحت و تندرستی با ایشان موافقت نکرده و بالآخره این خادم دین و مدرسه، در پنجم ربیع‌الاول سال ۱۳۶۱ هجری قمری هنگام چاشت به رفیق اعلی پیوستند.

برای تفصیلات بیشتر به «تذکره‌ی علمای اعظم گره» رجوع کنید.

(۷۹) حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ در کاندھله در سال ۱۳۱۸ هجری قمری به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در خانقاه اشرفیه تهانه بهون حاصل کرده و شامل مدرسه‌ی مظاهرالعلوم گردیده و تا دوره‌ی حدیث خواندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از اثر ازدیاد شوق، به‌خاطر تکمیل تعلیمات به دارالعلوم دیوبند تشریف آورده و در سال ۱۳۳۷ هجری قمری در نزد شیخ الحدیث نامور هندوستان حضرت علامه شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ عاشق علم بود و در تفسیر، حدیث، کلام و ادبیات عربی مهارت تمام داشته و تمام عمر گرانمایه خویش را صرف درس و تدریس، تصنیف و تألیف نموده و از سال ۱۳۳۸ تا ۱۳۴۶ هجری قمری در دارالعلوم دیوبند فریضه‌ی تدریس را انجام داده و سپس به حیدرآباد تشریف بُرده و ده و یا یازده سال همین خدمت را انجام دادند. در سال ۱۳۵۸ هجری قمری ایشان را مجدداً به دارالعلوم خواسته و تدریس تفسیر و حدیث را به عهده‌ی شان سپردند و تا سال ۱۳۶۸ هجری قمری به خدمت مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بعد از تقسیم پاکستان در اخیر سال ۱۳۶۸ هجری قمری به آنجا تشریف‌فرما شده و ابتدا در جامعه‌ی عباسیه بهاولپور به حیث شیخ الجامعه انتخاب گردیده و سپس در جامعه اشرفیه لاهور به صفت شیخ الحدیث مقرر گردیده و در ضمن تدریس و مشغولیت‌های مدرسه به تصنیف کتاب‌ها نیز پرداخته و کتاب‌های ذیل: «التعلیق الصبیح شرح مشکاة المصابیح» در هشت جلد، چند جلد تفسیر به نام «معارف القرآن»، «سیره

المصطفی»، «تحفة القاری فی حل مشکلات البخاری»، «حاشیه مقامات حریری» و غیرہ از
جملہ تصنیفات شان است.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ہفتم رجب المرجب سال ۱۳۹۴ ہجری قمری (در لاہور) داعی
اجل را لبیک گفته و بہ لقاء اللہ پیوستند.

۱ - تصانیف حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ تقریباً بہ صد کتاب می رسد. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۳۸/۲.

(۸۰) حضرت مولانا مفتی محمود احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی محمود احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در چهاردهم ذی الحجة الحرام سال ۱۳۱۰ هجری قمری در نانوته به دنیا آمده و پس از کسب علوم ابتدائی، شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۷ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ حصہی بزرگ زندگی با برکت شان را در مهوچھاونی (مالوہ) به صدور فتوا و حل مشکلات دینی مردم گذرانده و در پهلوی آن در آنجا خدمات علمی، دینی و اصلاحی را نیز انجام دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از جملهی اشخاص مرنجان، مرنج و در ضمن بسیار علم دوست و مصنف دو کتاب است و مدت زیادی رئیس مجلس شورای دارالعلوم دیوبند و چندین ایام در دارالافتاء نیز به صدور فتوا مشغول خدمت بودند.

بالآخره این فرزانهی روزگار در چهاردهم شوال المکرم سال ۱۳۸۸ هجری قمری (در مهوچھاونی مالوہ) وفات کرده و به زندگانی ابدی پیوستند.

(۸۱) حضرت مولانا ظهور احمد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ظهور احمد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی دیوبند در نوزدهم ربیع‌الاول سال ۱۳۱۸ هجری قمری چشم به دنیا گشوده و تعلیمات خویش را از اول تا آخر به دارالعلوم به پایان رسانیدند. ایشان در سال ۱۳۲۳ هجری قمری در دارالعلوم به درجه‌ی دارالقرآن داخل؛ و در سال ۱۳۲۶ هجری قمری به درجه‌ی فارسی آمده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری درجه‌ی عربی را تکمیل کرده و در سال ۱۳۳۷ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی دارالعلوم شاه بهلول در سهارنپور به صفت شیخ‌الحديث مقرر گردیده و پس از آن در مدرسه‌ی قاسمیه نگینه از توابع بجنور و سپس در مدرسه‌ی سعیدیه شاه جهان‌پور و دیگر مدارس مختلف خدمات درس و تدریس را انجام دادند. در سال ۱۳۴۹ هجری قمری صلاحیت و استعداد علمی شان را ملاحظه کرده به دیوبند خواستند و تدریس بعضی کتاب‌ها را به عهده وی گذاشتند؛ اما به‌خاطر بعضی ملحوظات چند مدتی از دارالعلوم بیرون رفته، ولی به‌زودی دوباره به آغوش پُر عطوفت دارالعلوم دیوبند بازگشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از چند ایام بیماری، در بیستم ربیع‌الاول سال ۱۳۸۳ هجری قمری در دیوبند وفات کرده و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند.

(۸۲) حضرت مولانا حبیب الرحمن لدهیانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حبیب الرحمن لدهیانوی رحمۃ اللہ علیہ در یازدهم صفرالمظفر سال ۱۳۱۰ هجری قمری در لدهیانه به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در مدارس لدهیانه، امرتسر و غیره حاصل کرده و در سال ۱۳۳۵ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده؛ و پس از چند سال سعی و کوشش تعلیمات خویش را تکمیل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در میدان سیاست قدم نهاده و برخلاف حکومت انگلیس‌ها، مبارزات را شروع و از همین خاطر چندین مرتبه به زندان رفته و مصیبت‌ها و شکنجه‌های سخت را متقبل گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۴۷ میلادی مطابق ۱۳۶۶ هجری قمری پس از تقسیم پاکستان و بروز سیلاب تعصبات به لاهور سفر کرده و از آنجا دوباره به دهلی آمده و باقی تمام عمر خویش را به هندوستان سپری نمودند.

بالآخره حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در یازدهم صفرالمظفر سال ۱۳۷۶ هجری قمری وفات کرده و به رحمت حق پیوستند (و در قبرستان مسجد جامع شاه جهانی دفن خاک گردیدند).

(۸۳) حضرت مولانا اطهر علی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم العلماء حضرت مولانا اطهر علی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ در ضلع سیلہت مشرقی پاکستان در سال ۱۳۰۹ هجری قمری به دنیا آمده و (قرآن کریم را نزد والد شان خوانده و تعلیمات خویش را در مدرسه‌ی پردیس تھانہ، مدرسه‌ی قاسمیہ مرادآباد و مدرسه‌ی عالیہی رامپور تکمیل و وارد دارالعلوم دیوبند گردیده، تفسیر و حدیث را نزد حضرات امام العصر مولانا شاہ انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی، عارف باللہ مولانا سید اصغر حسین دیوبندی و استاذ العلماء حضرت مولانا رسول خان هزاروی رحمہم اللہ فراگرفته و) در سال ۱۳۳۸ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کرده و از جملہی خلفای مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ هستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مشرق پاکستان به پیمانہ وسیع خدمات علمی و تعلیمی نموده و مدرسه‌ی شان از ہمہ مدارس بزرگتر بوده و شخص مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زمرہی اکابر علماء به شمار می‌رفتند و در آنجا عضو جمعیت علمای اسلام بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تجزیہ بنگلہ دیش به زندان رفته و سختی‌ها و مشقت‌های بی‌شماری را تحمل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از خدمات علمی و مبارزات خستہ‌گی ناپذیر در نهم شوال المکرم سال ۱۳۹۶ هجری قمری دعوت حق را لبیک گفته و به جهان ابدی شتافتند.

(۸۴) حضرت مولانا بدر عالم میرتھی رحمۃ اللہ علیہ ثم المدنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا بدر عالم میرتھی رحمۃ اللہ علیہ زمانی که والد شان در بدایون افسر پولیس بودند، (در سال ۱۳۱۶ هجری قمری) به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در اله آباد در مکتب انگلیس ها حاصل کرده و از یک وعظ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ متأثر شده و شوق علوم دینی در وجود مبارک شان پیدا و در سال ۱۳۳۰ هجری قمری شامل مدرسه‌ی مظاہر العلوم سہارنپور گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۶ هجری قمری از مدرسه‌ی مظاہر العلوم سہارنپور فارغ و به حیث معین المدرس مقرر و پس از مدتی مدرسه را رها کرده و به دیوبند آمده و در دروس حدیثی حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ شرکت کرده و در سال ۱۳۳۹ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل نموده و (در سال ۱۳۴۰ هجری قمری) تدریس بعضی از کتاب‌ها به ایشان سپرده شد.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۶ هجری قمری به همراهی حضرت شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ به دابھیل رفته و در آنجا به تدریس علوم مشغول شده و در ضمن مدت پنج سال، در درس حدیث حضرت شاه صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ شریک می شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زمان قیام دابھیل، تقریر درسی بخاری شریف، حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ را با حواشی مفید در چهار جلد ضخیم به نام «فیض الباری علی صحیح البخاری» تحریر کرده و جمعاً مدت هفده سال در دابھیل تدریس نموده و در اخیر به صفت شیخ الحدیث مقرر گردیده و از اثر بیماری به بہاولپور تشریف بُردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۲ هجری قمری با «ندوة المصنفین دہلی» یکجا شدہ و کتاب «ترجمان السنۃ» را در چہار جلد ضخیم نگاشتند و از جانب ندوة المصنفین جاپ و نشر گردیدہ و (در ضمن) بعضی کتابہای دیگر را نیز تصنیف کردہ اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ (ابتدا شرف بیعت مولانا خلیل احمد سہارنپوری را حاصل کردہ و سپس) بہ دست حق پرست حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و از نزد خلیفہی مجاز شان حضرت قاری محمد اسحاق میرتھی رحمۃ اللہ علیہ خرقلہ خلافت پوشیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در اخیر عمر بہ مدینہ منورہ رفتہ و در پنجم رجب المرجب سال ۱۳۸۵ هجری قمری وفات و مرقد منور شان در گورستان بقیع الفرقد است.

(۸۵) حضرت مولانا محمد جلیل علوی کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد جمیل رحمۃ اللہ علیہ در کیرانه از توابع مظفر نگر در سال ۱۳۱۸ هجری قمری چشم به جهان هستی گشوده و تعلیم ابتدائی و قرآن کریم را در همان جا حفظ نموده و ایشان را در سن یازده سالگی پدر بزرگوار شان به دیوبند آورده به حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تسلیم نموده؛ و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و بعضی کتاب‌ها را نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ خوانده و بالآخره در سال ۱۳۳۹ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کردند.

زمانی کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ گرفتار و بہ مالٹا روانہ گردیدند، حکومت انگلیس‌ها بعضی حضرات علماء رحمہم اللہ را دستگیر نموده و حضرت مولانا کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ نیز مشمول آنان بودند. حکومت مزدور انگلیس‌ها بہ خاطر افشای بعضی اسرار حضرت کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ را بسیار شکنجہ نمودند، ولی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مضبوط و ثابت قدم در مقابل آزارها و اذیت‌های آنان بودند.

مُوَحَّدَ چہ در پای ریزی زَرَش

چہ شمشیر ہندی نہی بر سَرَش

امید و ہراسش نباشد ز کس

برین است بنیاد توحید و بس

حضرت مولانا محمد جمیل رحمۃ اللہ علیہ پس از رهایی از زندان بہ اشارہ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بہ مدرسہ‌ی مظہرالعلوم کراچی رفتہ و بہ تدریس مشغول و سپس در سال ۱۳۵۰ هجری قمری حسب دستور حضرت شیخ العرب والعجم مولانا سید

حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ بہ دارالعلوم دیوبند تشریف آورده و بہ تدریس علوم مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۴ ہجری قمری پس از رحلت شیخ الأدب حضرت مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ بہ حیث نائب ناظم تعلیمات مقرر شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده بودند و بسیاری از ایام عمر شان را مشتاقانہ در رکاب حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سپری نمودند.

حضرت مولانا محمد جمیل رحمۃ اللہ علیہ بالآخرہ پس از چند سال بیماری، در ہفتم جمادی الاول سال ۱۳۸۸ ہجری قمری بہ دعوت حق لبیک گفتہ و بہ لقاء اللہ پیوستند.

(۸۶) میر واعظ حضرت مولانا محمد یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ در سیزدهم شعبان المعظم سال ۱۳۱۳ هجری قمری در کشمیر به دنیا آمده، تعلیمات ابتدائی را نزد پدر بزرگوار شان مولانا غلام شاه ثانی و مولانا حسین وفایی رحمهما الله حاصل کرده و شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و پس از چند سال تحصیل در سال ۱۳۴۰ هجری قمری فراغت حاصل کرده و پس از فراغت درسگاه دینی را به نام «اورینتل کالج» تأسیس و خدمات تعلیمی را برای مسلمانان فراهم کرده و در ضمن، در آنجا به تدریس علوم پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به سیاسیات دلچسپی خاص داشتند؛ و پس از آزادی پاکستان به آنجا سفر کرده و خدمات بزرگ علمی را انجام داده و ترجمه‌ی قرآن عظیم الشان به زبان کشمیری از شاهکارهای علمی شان (و اولین ترجمه‌ی قرآن مجید به زبان کشمیری) است.

حضرت مولانا محمد یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ در شانزدهم رمضان المبارک سال ۱۳۸۹ هجری قمری در هنگام افطار (در راولپندی) وفات کرده و با دهان روزه‌دار به سوی حق شتافتند.

زهی سعادت و زهی شرف

(۸۷) حضرت مولانا سید میا اختر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید میا اختر حسین رحمۃ اللہ علیہ فرزند بزرگ مولانا سید میا اصغر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی دیوبند در سال ۱۳۱۶ هجری قمری چشم به دنیا گشوده و حصه‌ی بزرگ زندگی شان را به کسب علوم در دارالعلوم دیوبند گذرانده و در سال ۱۳۴۱ هجری قمری دوره‌ی حدیث را ختم و فراغت حاصل نموده و پس از آن، در اول محرم الحرام سال ۱۳۴۴ هجری قمری به صفت معین‌المدرس مقرر گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۸ هجری قمری به صفت مدرس در درجه‌ی عربی تعیین و در اندک زمان ترقی نموده و در رجب المرجب سال ۱۳۸۳ هجری قمری در دور صدرات حضرت علامه ابراهیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ به درجه‌ی علیا، به تدریس کتاب‌ها پرداخته و نائب ناظم تعلیمات گردیده و سپس ناظم تعلیمات شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ضمن تدریس به تصنیف و تألیف کتاب علاقه وافر داشتند و «سوانح حیات مولانا سید اصغر حسین» والد ماجد شان از تصانیف مشهور شان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به‌روز یکشنبه در اول ذی‌الحجه الحرام سال ۱۳۹۷ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به جهان ابدی شتافتند و پیکر مبارک شان را در قبرستان آبایی شان به خاک سپردند.

(۸۸) مجاهد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوهاروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حفظ الرحمن رحمۃ اللہ علیہ ابن مولانا شمس الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ در محله مولویان قصبه سیوهار از توابع بجنور در سال ۱۳۱۸ هجری قمری به دنیا آمده و پس از کسب علوم در مدرسه فیض عام سیوهار و مدرسه قاسمیه شاهی مرادآباد در سال ۱۳۴۱ هجری قمری شامل دیوبند گردیده و پس از خواندن کتابهای صدر، شمس بازغه و غیره در سال ۱۳۴۲ هجری قمری در دوره حدیث حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ شرکت نموده و از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را پس از فراغت، به مدراس فرستادند و در پیامیت مدت یک سال به درس و تدریس و تبلیغ مشغول بودند و کار تصنیف را از همین قریه آغاز کردند. در سال ۱۳۴۴ هجری قمری به صفت مدرس در دارالعلوم دیوبند مقرر گردیده و در سال ۱۳۴۶ هجری قمری به همراهی حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ به جامعه اسلامی دابھیل تشریف بُرده و در همان جا به مدت پنج سال به تدریس اشتغال داشتند. در سال ۱۳۵۲ هجری قمری به کلکته رفته و درس قرآن را شروع نموده و مدت پنج سال در آنجا این فریضه را انجام دادند. در سال ۱۳۵۷ هجری قمری حضرت مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ندوة المصنّفین را در دهلی تأسیس کرده و حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به دهلی آمده و «قصص القرآن»، «رسول کریم»، «فلسفه اخلاق»، «بلاغ المبین»، «اقتصادی نظام»، «حفظ الرحمن لمذهب النعمان» و دیگر کتابهای زیادی را نوشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۱ هجری قمری در جمعیت علمای هند به حیث ناظم اعلیٰ انتخاب گردیده و از اثر مبارزات سیاسی، چندین بار به زندان رفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در کنار تصنیف و تألیف برای ملت و مُلک هندوستان، خدمات شایانی را انجام داده و خصوصاً خدمات شان پس از اگست سال ۱۹۴۷ میلادی (مطابق ۱۳۶۶ هجری قمری) قابل ستایش و تمجید است و نمی‌توان خدمات شان را با خدماتی دیگری مقایسه کرد و از این‌رو، ایشان را (مُجاهد ملت) لقب دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در اخیر به صفت عضو مجلس شورای دارالعلوم دیوبند مقرر گردیده و بالاخره در اول ربیع‌الاول سال ۱۳۸۲ هجری قمری، داعی اجل را لبیک گفته و به رفیق اعلی پیوستند و در قبرستان ولی اللّٰهی (حضرت شاه ولی‌الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ) دفن خاک گردیدند.

برای تفصیل بیشتر حالات شان به کتاب «الجمعیۃ دہلی کا مجاہد ملت» رجوع

کنید.^۱

۱ - همچنان به خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: الواح الصنادید حصہ اول، صفحات ۲۷۸ تا ۲۸۷.

(۸۹) حضرت مولانا محمد عثمان دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد عثمان دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ در گرول از توابع دربهنگه در بیست و سوم ذی القعدة الحرام سال ۱۳۱۷ هجری قمری چشم به جهان هستی گشوده و تعلیمات ابتدائی را در مدرسه‌ی امدادیه دربهنگه حاصل کرده و شامل دارالعلوم دیوبند گردیدند. در سال ۱۳۴۲ هجری قمری کتاب‌های دوره‌ی حدیث را نزد محدث العصر حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری، حضرت مولانا سید میا اصغر حسین، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی و حضرت علامه محمد ابراهیم بلیاوی رحمهم الله ختم نموده و با درجه‌ی ممتاز و عالی کامیاب گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت، در یک مدرسه به صفت مدرس تقرر حاصل کرده و به نسبت بعضی از ملحوظات از آنجا رنجیده شده و به تجارت کالا شروع نموده؛ اما وقتی مدرسه‌ی رحمانیه سوپول دربهنگه تأسیس گردید، بانی مدرسه حضرت مولانا محمد عارف هرسنگه پوری رحمۃ اللہ علیہ ایشان را ناظم و شیخ الحدیث مقرر کرده و تأکید نمودند تا ملازمت مدرسه را بکنند. از آن روز به بعد تا اخیر عمر به ملازمت مدرسه مشغول ماندند و مشتاقانه خدمت نموده و در ضمن کتاب‌های دوره‌ی حدیث را تدریس کرده و بسیاری از طلبان علم از محضر علمی شان کسب فیض نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و بالآخره در سیزدهم صفر المظفر سال ۱۳۹۷ هجری قمری پس از چند روز بیماری دعوت حق را اجابت نموده به لقاء الله پیوستند.

(۹۰) سیدالملت حضرت مولانا سید محمد میا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید محمد میا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۱ هجری قمری در ضلع بلند شهر زمانی که پدر بزرگوار شان در (محکمه‌ی) آنجا ایفای وظیفه می نمودند، به دنیا آمده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری به عمر ده سالگی به درجه‌ی فارسی شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۴۳ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی حنفیه شهر آره (شاه‌آباد صوبه‌ی بهار) به صفت مدرس مقرر گردید و از آنجا به مدرسه‌ی شاهی‌آباد رفته و به حیث مفتی و مدرس انجام خدمت نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در این زمان به صفت ناظم جمعیت علمای هند تقرر حاصل کرده و از درس و تدریس فاصله گرفته و در اخیر زندگانی، پس از وفات حضرت مولانا حفظ الرحمن رحمۃ اللہ علیہ از جمعیت علمای هند کنار رفته و در مدرسه‌ی امینیہ دهلی به حیث شیخ‌الحديث تعیین و تا اخیر عمر در آن مقام باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ضمن تدریس و امورات مدرسه، ذمه‌دار شعبه‌ی مباحث فقهی جمعیت علمای هند نیز بودند و خدمات تحریری جمعیت علمای هند، مرهون قلم این شخصیت فرزانه است. خدمات تحریری در نزد ایشان بسیار مهم بوده و از این‌رو دوستان و احباب حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ایشان را «حیوان کاتب» می گفتند و از اثر این خدمات، چندین بار از طرف حکومت انگلیس‌ها روانه زندان و آزار و اذیت‌ها گردیدند.

کتاب‌های «سیرت محمد رسول‌الله»، «عهد زرین»، «تحریک شیخ‌الہند»، «مشکوۃ الآثار»، «دینی تعلیم کا رسالہ»، «تاریخ الاسلام»، («پانی پت و بزرگان پانی پت») و غیرہ از جملہ تصنیفات شان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از سال ۱۳۷۰ ہجری قمری تا اخیر عمر در مجلس شورای دارالعلوم بہ حیث عضو بودہ و بالآخرہ این فرزند فرزاندی اسلام عزیز در شانزدهم ماہ شوال المکرم سال ۱۳۹۵ ہجری قمری وفات یافتہ و بہ رحمت ایزدی پیوستند (و در دہلی آسودہ خواب شدند).

(۹۱) حضرت مولانا محمد بن موسی افریقی رحمته الله علیه

حضرت مولانا محمد ابن موسی رحمته الله علیه در جوهانسبرگ افریقا در سال ۱۳۲۲ هجری قمری چشم به جهان هستی گشوده^۱ و غرض فراگیری دانش به هندوستان تشریف آورده و ابتدا در پالنپور (نزد حضرت مولانا نذیر احمد پالنپوری رحمته الله علیه) به تحصیل علوم پرداخته و در سال ۱۳۴۲ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۴۴ هجری قمری فراغت حاصل کرده و ایشان از معتقدین و ارادتمندان خاص حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمته الله علیه بودند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه پس از فراغت به پیشه‌ی تجارت مصروف گردیده؛ اما خدمات علمی در صدر قافله زندگی شان قرار داشته و مجالس علمی دابھیل و کراچی نتیجه‌ی علم دوستی حضرت مولانا رحمته الله علیه است و تمامی مخارج بر ذمہ‌ی ایشان بود.

کتاب «فیض الباری»، حاشیه (حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمته الله علیه بر بالای) «آثار السنن» و اشاعت بعضی کتاب‌های دیگر، همه مرهون منت حضرت مولانا افریقی رحمته الله علیه است. پس از ایشان فرزندان موصوف که از فارغان دارالعلوم بودند، همه‌ی شان مجالس علمی را زنده نگه داشته‌اند. (حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمته الله علیه مصنف ابن عبدالرزاق رحمته الله علیه را به کمک مالی فرزندان حضرت مولانا محمد ابن موسی افریقی رحمته الله علیه تصحیح و شائع ساختند).

۱ - وطن آبائی مولانا رحمته الله علیه قصبه‌ی سملک ضلع سورت است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۵۲/۲.

حضرت مولانا تھلثہ در بیست و یکم ذی القعدة الحرام سال ۱۳۸۲ ہجری قمری (در
جوهانسبرگ) داعی اجل را لبیک گفته و بہ رفیق اعلیٰ پیوستند۔

(۹۲) حضرت مولانا اسلام الحق کوپاگنجی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا اسلام الحق رحمۃ اللہ علیہ در کوپاگنج از توابع اعظم گره در سال ۱۳۲۲ هجری قمری چشم به دنیا گشوده و تعلیمات ابتدائی را در وطن مألوف حاصل کرده و کتاب‌های متوسط را در جونپور، کانپور و دیگر مدارس وطن شان تکمیل و در سال ۱۳۴۱ هجری قمری در میندهو رفته و در آنجا مشکوة، هدایه اخیرین، شرح العقائد و غیره کتاب‌ها را خواندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۳ هجری قمری به دیوبند آمده و دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده و در سال ۱۳۴۵ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در دارالعلوم منو، به صفت مدرس مقرر گردیده و چندین سال در آنجا، فریضه‌ی درس و تدریس را انجام دادند؛ و سپس در مدرسه‌ی مصباح العلوم کوپاگنج به حیث مدرس تقرر و پس از سه سال به جامعه‌ی اسلامیہ دابھیل، مدرسه‌ی تعلیم الاسلام آنند گجرات و مدرسه‌ی احیاء العلوم مبارکپور به صفت استاد حدیث و شیخ الحدیث ایفای وظیفه نموده و در سال ۱۳۸۰ هجری قمری ایشان را به دیوبند خواستند و تا اخیر عمر به درس و تدریس مشغول شدند و در همین مدت بالای «ملاحسن»، «میبذی» و «مقدمه مسلم» شروحات نگاشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ صاحب استعداد عالی، مزاج یکرنگ، خلق خوش بوده و اخلاص و وفور علم از جبین مبارک شان هویدا بوده و در اخیر عمر بیمار گردیده و به وطن مألوف

رفته و در همان جا به تاریخ بیست و دوم ربیع الآخر سال ۱۳۹۲ هجری قمری وفات کرده
و به دیدار رفیق اعلی شتافتند.

(۹۳) حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ در یک قریه‌ی از مُضافات شهر پشاور پاکستان در روز پنجشنبه هنگام سحر در ششم ربیع‌الثانی سال ۱۳۲۶ هجری قمری (در یکی خانواده سادات و اهل علم) به دنیا آمده و قرآن عظیم‌الشان را نزد پدر بزرگوار و مامای خویش تعلیم گرفته و کتاب‌های ابتدائی صرف و نحو را در کابل خوانده و متوسطات را در کابل و پشاور تکمیل نموده و در سال ۱۳۴۵ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند رفته و تا سال ۱۳۴۷ هجری قمری مشکوۃ را نزد حضرت مولانا محمد ادریس کاندهلوی، جلالین شریف را نزد حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی، مسلم الثبوت را نزد حضرت مولانا رسول خان هزاروی و مقامات حریری را نزد مفتی محمد شفیع عثمانی و کتاب‌های مختلف از علوم و فنون دیگر را نزد اساتید دیوبند رحمهم‌الله خوانده و در اخیر با قافله‌ی طالبان به همراهی حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ به دابھیل تشریف بُرده و در سال ۱۳۴۸ دوره‌ی حدیث را نزد حضرت مولانا کشمیری، مولانا شبیر احمد عثمانی و مولانا عبدالرحمن امروھی رحمهم‌الله به اتمام رسانیده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت، چند ایام در پشاور به خدمت مردم مشغول گردیده و پس از مدتی ایشان را از آنجا به دابھیل خواستند و در ابتدا متعلق مجلس علمی شده و به همین سلسله به مصر (قاهره) تشریف بُرده و پس از عودت از آنجا در جامعه اسلامی دابھیل به صفت شیخ‌الحديث و صدرالمدرسين مقرر گردیده و مدت زیادی به درس و تدریس اشتغال داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۵۱ میلادی مطابق ۱۳۷۰ هجری قمری، پس از آزادی به پاکستان آمدہ و در دارالعلوم اسلامیہ تندو الہیار بہ حیث شیخ التفسیر تقرر حاصل کردند. در سال ۱۹۵۳ میلادی مطابق ۱۳۷۲ هجری قمری از آنجا علیحدہ گردیدہ و در شہر کراچی مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو تاوان را تأسیس کردہ و این مدرسہ را ترقی علمی و تعلیمی دادہ و خود بہ حیث مدیر و شیخ الحدیث آن بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در پاکستان بر رد قادیانیت، فتنہی پرویزیت و فتنہی فضل الرحمانی، جہاد و کامیابی حاصل کردہ و در مجالس مختلف ممالک عرب شرکت نمودند. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت حاجی شفیع الدین صاحب نگینوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و پس از آن با حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ متعلق شدہ و در اخیر با شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ تجدید بیعت نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ضمن تدریس و مشاغل علمی از کاروان مصنفین و مؤلفین بازنماندہ و در این راستا قلم را بہ صفحات کاغذ بہ حرکت درآوردہ و زینت علم خویش را بہ زیور طبع آراستہاند. از جملہ تألیفات و تصنیفات شان کتاب «معارف السنن» (تقریر درسی حضرت مولانا شاہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ استاد خویش را جمع کردہ و بہ چاپ رسانیدند)، «نفحۃ العنبر» (زندگانی علامہ شاہ انور شاہ کشمیری)، «بغیۃ الاریب» و غیرہ کتابہای دیگر است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در روز دوشنبہ سوم ذی القعدۃ الحرام سال ۱۳۹۷ هجری قمری در شہر راولپندی وفات کردہ و جسد مبارک شان را بہ کراچی انتقال و دفن خاک کردند.^۱

۱ - همچنان بہ خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: جمال یوسف، تألیف مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم.

(۹۴) حضرت مولانا سید حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۴ هجری قمری در قصبه‌ی دیوبند به دنیا آمده و پدر بزرگوار شان حضرت مولانا نبیه حسن صاحب متوفای ۱۳۵۱ هجری قمری رحمۃ اللہ علیہ که از علمای جید و استاد درجات عربی در دارالعلوم بودند، ایشان را شامل دارالعلوم نموده و از این‌رو تعلیم و تربیت شان را از اول تا اخیر در دارالعلوم تکمیل نموده و در سال ۱۳۵۴ هجری قمری دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به نینی تال به تدریس شروع کرده و پس از چند سال دوباره به دارالعلوم دیوبند آمده و در شعبه‌ی فارسی به صفت استاد مقرر گردیدند و مدت مدیدی، کتاب‌های فارسی و ریاضیات را درس می‌دادند و حسب استعداد عالی و خارق‌العاده‌ی که داشتند، ترقی نموده و به تدریس درجات عربی گماشته شدند و دروس ایشان مقبول همه بود و در ضمن تدریس، چندین کتاب نیز تصنیف نموده که چاپ و نشر گردیده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در کنار خدمات علمی با حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده و خلیفه مجاز ایشان گشته‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در بیست و یکم جمادی‌الاول سال ۱۳۸۱ هجری قمری هنگام عشاء در اثر بیماری قلب، دعوت حق را اجابت نموده و به رفیق اعلی پیوستند.

(۹۵) حضرت مولانا عبدالاحد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ در هنگام نماز تراویح در یازدهم رمضان المبارک سال ۱۳۲۹ هجری قمری به دنیا آمده و نام تاریخی شان را «اختر حسین» و نام عرفی ایشان را «عبدالاحد» نهادند.

پدر بزرگوار شان حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ استاد دارالعلوم دیوبند بودند و از این رو تعلیمات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از اول تا آخر، در دارالعلوم دیوبند شده است. ایشان ابتدا قرآن کریم را حفظ نموده و پس از آن فارسی و سپس عربی و بالآخره در سال ۱۳۵۵ هجری قمری دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده و در سال ۱۳۵۶ هجری قمری فنون را تکمیل نموده، از دارالعلوم فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۷ هجری قمری در شعبه‌ی عربی دارالعلوم مدرس مقرر گردیده و به‌زودی ترقی نموده و به حیث استاد حدیث تعیین شدند و در چند سال اخیر تدریس مسلم شریف را می‌نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۷ هجری قمری بار اول به سفر حج رفته و پس از آن پنج مرتبه به زیارت حرمین شریفین مشرف شده و با حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ دارای اخلاق حمیده، مهمان‌نواز و خوش برخورد بودند و به‌طور عام طالبان با ایشان بسیار مأنوس و خوش می‌بودند و هزاران طالب از محضر درسی شان استفاده کرده و ایشان در تلاوت و تدریس قرآن خیلی‌ها مشتاق بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۹۹ هجری قمری بیمار شده و از اثر این مریضی، بسیار ضعیف و پس از چند ایام دوباره صحت یاب گردیدند. در اول ذی القعدة الحرام سال ۱۳۹۹ هجری قمری تدریس مسلم شریف را آغاز و مدت چهار روز مسلسل ادامه دادند و در پنجم ذی القعدة الحرام یکبارگی طبیعت شان خراب شده و مدت نه روز بعد، به ساعت دو بجه شب چهارشنبه روح حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به لقاء الله شتافت و پیکر مبارک شان در سوم اکتوبر ۱۹۷۹ میلادی مطابق ۱۳۹۹ هجری قمری به خاک سپرده شد و از ایشان تصانیف متعددی به یادگار مانده است.

(۹۶) حضرت مولانا محمد شریف حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد شریف حسن رحمۃ اللہ علیہ در نهم اگست سال ۱۹۲۰ میلادی مطابق ۱۳۳۸ هجری قمری در دیوبند به دنیا آمده و ابتدا قرآن کریم را نزد حافظ عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ حفظ کرده و مدت سه سال کتابهای فارسی و عربی را در (بهت) از توابع سهارنپور خوانده و متباقی تعلیمات را در دارالعلوم دیوبند حاصل کرده و در سال ۱۳۵۸ هجری قمری دوره‌ی حدیث را تکمیل و فارغ‌التحصیل گردیده و دستار فضیلت را به سر مبارک بستند. در ماه شوال‌المکرم سال ۱۳۶۰ هجری قمری در مدرسه‌ی امدادالعلوم خانقاه تھانه بهون و در سال ۱۳۶۴ هجری قمری در مدرسه‌ی اشاعت العلوم بریلی به حیث شیخ‌الحديث مقرر گردیده و سپس در جامعه اسلامیہ دابھیل به صفت شیخ‌الحديث تشریف بُردند و تا سال ۱۳۸۳ هجری قمری در آنجا درس بخاری و ترمذی می‌دادند. در سال ۱۳۸۳ هجری قمری مجدداً به دیوبند آمده و دروس درجه‌ی وسطی را به عهده گرفتند و پس از چند سال دروس درجه علیا را به وی سپردند.

پس از وفات حضرت مولانا سید فخرالدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جناب حضرت قاری صاحب محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ چند ماه بخاری شریف را تدریس و در سال ما بعد درس بخاری شریف به عهده حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ گذاشته شد و تا اخیر عمر بخاری شریف را تدریس کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در شب پانزدهم جمادی‌الآخر سال ۱۳۹۷ هجری قمری از اثر بیماری ناگهانی قلب (به عمر ۵۹ سالگی) وفات کرده و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند.

(۹۷) حضرت مولانا شیخ محمد اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شیخ محمد اعظمی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۲ هجری قمری در مئو از توابع اعظم گره به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در دارالعلوم مئو حاصل کرده و در سال ۱۳۶۱ به خاطر تکمیل دوره‌ی حدیث شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در شعبان سال ۱۳۶۲ هجری قمری دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از نزد حضرت مولانا شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی، حضرت علامه محمد ابراهیم بلیاوی، شیخ‌الادب مولانا اعزاز علی و دیگر اساتید رحمهم الله کسب علوم نموده و باوجود ذهانت و استعداد فطری در حصول علم بسیار محنت را متقبل می‌گردیدند و از سعی و تلاش پیگیرانه، از همه هم‌قطاران پیشی گرفته و ممتاز گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در دارالعلوم مئو به حیث مدرس مقرر گردیده و مدت هفت سال در آنجا تدریس کردند و پس از آن حسب مشورت حضرت شیخ‌الادب مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ از مئو به صفت شیخ‌الحديث در مدرسه‌ی رحمانیه «ررکی» از توابع سهارنپور آمده و مدت هفت سال فریضه‌ی علمی خویش را انجام دادند و موقع میسر شد تا تمامی کتاب‌ها را تدریس نمایند. سپس از اثر درخواست امیر شریعت بهار و اریسه، حضرت مولانا منت الله رحمانی رحمۃ اللہ علیہ به جامعه رحمانی مونگیر تشریف بُرده و مدت پنج سال تدریس نمودند و در سال ۱۳۸۱ هجری قمری دوباره به دارالعلوم مئو رفته و به تدریس علوم مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در بیستم ربیع‌الثانی سال ۱۳۹۰ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و از دارفناء به دار بقاء شتافتند.

مختصری زندگانی مولانا ظفیر الدین رحمته الله علیه از رشحه‌ی قلم یادگار بلخی

فقیه ملت، استاد الاساتذه حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی رحمته الله علیه فرزند منشی محمد شمس الدین در بیست و یکم شعبان المعظم سال ۱۳۴۴ هجری قمری در قریه پوره نودیها ضلع دربهنکه در بهار در یک خانواده معزز و صالح به دنیا آمده؛ و پس از حاصل کردن تعلیمات ابتدائی (قرآن شریف و اردو) در زادگاه شان، به مدرسه‌ی محمودیه راجپور نیال تشریف بُرده و تعلیمات ابتدائی را تکمیل و از سال ۱۹۳۴ تا ۱۹۴۰ میلادی به مدرسه‌ی وارث العلوم چهپره بهار نزد پسر کاکای شان، مُربی کبیر حضرت مولانا عبدالرحمن رحمته الله علیه امیر پنجم شریعت بهار و اریسه، شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالشکور آه مظفرپوری رحمته الله علیه جهت فراگیری کتاب‌های فارسی و متوسطات رفته و پس از اكمال متوسطات به مدرسه‌ی اسلامیة شمس الهدی پتنه به منظور حاصل کردن علوم رفتند.

جناب مفتی صاحب رحمته الله علیه در نهم ماه شوال المکرم سال ۱۳۵۹ هجری قمری در جامعه مفتاح العلوم^۱ تشریف فرما شده و در نزد محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی دیوبندی، مجاهد جلیل حضرت مولانا عبداللطیف نعمانی^۲ و دیگر اکابرین رحمهم الله دوره‌ی

۱ - جامعه مفتاح العلوم در سال ۱۳۲۷ هجری قمری به دستان مبارک مولانا ابوالحسن مثنوی متوفای سال ۱۳۶۱ هجری قمری در جامع شاهی مثنو ناتھ بهنجن یو پی بهار تأسیس گردیده و نام تاریخی آن «شمس الفیوض» است. رجوع کنید: فقیه عصر میر کاروان ص ۷۱.

۲ - حضرت مفتی صاحب، بخاری، ترمذی را نزد حضرت محدث کبیر مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمته الله علیه و مسلم و ابو داود را نزد حضرت مولانا عبداللطیف نعمانی رحمته الله علیه خوانده‌اند. رجوع کنید: فقیه عصر میر کاروان ص ۷۹.

حدیث را تکمیل و در شعبان المعظم سال ۱۳۶۳ هجری قمری فراغت حاصل و دستار فضیلت را از دستان مبارک حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند به سر کردند.

حضرات میا جی محمد یوسف، حافظ محمد میا، مولانا عبدالرحمن امیر پنجم شریعت بہار و اریسہ، محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی، مجاہد ملت حضرت مولانا عبداللطیف نعمانی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا محمد یحیی اعظمی، مولانا شمس الدین مٹوی، مولانا حلیم عطاء شاہ صاحب، مولانا اسحاق سندیلوی، مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا حمید الدین، مولانا جنید الدین، مولانا شاہ محمد حبیب، مولانا طیب، مولانا نظیر، مولانا سید محمد علی و دیگر بزرگان رحمہم اللہ از اساتذہی ایشان هستند.

حضرات مفتی محمد سلمان منصورپوری استاد حدیث و مفتی جامعہ قاسمہ مدرسہ شاهی مرادآباد، مولانا محمد ولی رحمانی، مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی، مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، مولانا محمد رضوان القاسمی درہنگوی ثم حیدر آبادی، مولانا ابراہیم گجراتی، مولانا سمیع اللہ گوندوی، مولانا ریاست علی شیر کوتی، مولانا عبداللہ شکیل گیاوی، مفتی اختر امام عادل قاسمی سنی پوری و غیرہ ... از جملہ شاگردان شان هستند.

جناب مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت تحصیل علوم، از نزد حضرات مولانا سید سلیمان ندوی سرپرست دارالمصنفین اعظم گرہ، مولانا سید مناظر احسن گیلانی و مفتی

عتیق الرحمن عثمانی بانی ندوۃ المصنفین دہلی استفادہ کی اعظمی نمودہ و مدتی در دارالعلوم ندوۃ العلماء علم آموختہ و در ضمن تحصیل بہ تدریس نیز مشغول شدند۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از سیر و کسب علوم در مدارس مفتاح العلوم مٹو، نگرام، لکھنؤ و سانحہ مونگیر، در سال ۱۹۸۲ میلادی حسب دعوت حکیم الإسلام قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ بہ دارالعلوم دیوبند تشریف فرما شدہ و در سال ۱۹۸۳ میلادی در دارالافتاء بہ حیث مفتی مقرر گردیدند و تا سال ۲۰۰۸ میلادی بہ همین منصب باقی ماندند۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در مدارس وارث العلوم چہرہ، مفتاح العلوم مٹو، مدرسہ معدن العلوم نگرام لکھنؤ، مدرسہ معینیہ سانحہ بیگو سرای، مدرسہ تعلیم الدین داہیل گجرات و دارالعلوم دیوبند تدریس نمودہ اند۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۴۵ کتاب بہ نام ہای ذیل: «اسوہی حسنہ»، «دینی عقائد»، «اسلام کا نظام مساجد»، «اسلام کا نظام عفت و عصمت»، «اسلام کا نظام امن»، «اسلام کا نظام تعلیم و تربیت»، «اسلام کا نظام تعمیر سیرت»، «جماعت اسلامی کی دینی رجحانات»، «اسلامی حکومت کی نقش و نگار»، «امارت شرعیہ دینی جد و جہد کا روشن باب»، «اسلامی نظام معشیت»، «تاریخ المساجد»، «جرم و سزا کتاب و سنت کی روشنی میں»، «مجموعہ قوانین اسلامی»، «زندگی کا علمی سفر»، «کشف الاسرار ترجمہ الدر المختار» (تا کتاب طلاق)، «درس قرآن مکمل»، «مسائل حج و عمرہ»، «تاریخی حقائق»، «مشاہیر علمائے ہند کی علمی مراسلات»، «جامعہ طیبہ دارالعلوم دیوبند کا اجمالی تعارف»، «امارت شرعیہ کتاب و سنت کی روشنی میں»، «اضافات بر عناوین تفسیر حل القرآن»، «دارالعلوم دیوبند ایک عظیم مکتب فکر»، «اسلام کا نظام حیات»،

«اسلامی زندگی کی آثار و نقوش»، «جنگ آزادی کا ایک یادگار سفر»، «حواشی بر کتاب ہندوستان میں نظام تعلیم و تربیت» مولانا گیلانی، «تحریک مودودیت یا جماعت اسلامی»، «نفقہی مطلقہ کا شرعی حکم»، «نفقہی مطلقہ اور اسلام»، «دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ خدمات کی نمائش»، «تذکرہ مشاہیر علمائے دیوبند» (ہمیں کتاب حاضر)، «حضرت نانوتوی ایک مثالی شخصیت»، «شیخ الہند کی علمی زندگی»، «ایک جامع کمالات شخصیت» (حضرت قاری محمد طیب قاسمی)، «تذکرہ مولانا عبداللطیف نعمانی»، «تذکرہ مولانا عبدالرشید رانی ساگری»، «حکیم الإسلام اور اُن کی مجالس»، «حیات مولانا گیلانی»، «تعارف مخطوطات دارالعلوم دیوبند» (دو جلد)، «تعارف مخطوطات ندوۃ العلماء لکھنؤ»، «دارالعلوم کا قیام اور اس کا پس منظر» و غیرہ را تالیف نموده و حسب دستور حکیم الإسلام مولانا قاری طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ «فتاویٰ دارالعلوم دیوبند» را در دوازده جلد تدوین و ترتیب نموده و شاہکار علمی شان را به یادگار گذاشتند.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در دہم مئی سال ۱۹۷۴ میلادی در لکھنؤ بہ دست حق پرست شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و منازل سلوک را طے نموده و پس از وفات شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ بہ حضرت حکیم الإسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ رجوع و سلوک را تکمیل و بہ خلافت آن جناب ممتاز گردیدند.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ همچنان از حضرت مولانا فضل اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نواسہی، قطب دوران حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ بانی ندوۃ العلماء نیز اِذن خلافت حاصل و جناب مولانا فضل اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہی شیخ سنوسی رحمۃ اللہ علیہ را تبرکاً بہ حضرت مفتی رحمۃ اللہ علیہ عطاء نمودند. حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بر علاوہ ذوات فوق از حضرت حکیم

الأمت مولانا اشرف علی تھانوی ذریعہ مراسلات و از نزد حضرت مولانا سید سلیمان ندوی و دیگر اکابرین نیز کسب فیض نموده‌اند.

در اوصاف حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ چنین نگاشته‌اند: نظر مؤمنانه، دل عارفانه، زبان و قلم عالمانه، طرز بیان دلبرانه، تفکر ناصحانه، مزاج داعیانہ، روش تدریس فقیہانہ، وعظ و خطاب مصلحانہ، خلق و گفتار کریمانہ، اعمال و کردار حکیمانہ، شکل ظاہری فقیرانہ، ہمت شان غازیانہ، روش زندگی مجاہدانہ و بالآخرہ مرگ شان عاشقانہ بود.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ پس از ۶۶ سال خدمت علمی در بیست و پنجم ماہ ربیع الاول سال ۱۴۲۳ ہجری قمری در وطن آبائی شان قریہ پورہ نودیہا درپہنگہ بہار بہ سوی مولای حقیقی شتافتہ و نماز جنازہی شان بہ امامت پروفیسور مولانا سعود عالم قاسمی رحمۃ اللہ استاد شعبہ دینیات دانشگاه مسلم علیگر اداء و پیکر مبارک شان را در احاطہی مدرسہی شمس العلوم بہ خاک سپردند.^۱

۱ - رجوع کنید: فقیہ عصر میر کاروان، تذکرہ حضرت مولانا مفتی ظفر الدین مفتاحی رحمۃ اللہ مفتی اسبق دارالعلوم دیوبند، مرتبہی مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی مدظلہم.

توضیح: کتاب فقیہ عصر میر کاروان، مجموعہ مقالات و رسائلی است کہ توسط حضرات علماء در بارہ حیات و خدمات علمی و تصنیفی جناب حضرت مفتی ظفر الدین صاحب مفتاحی رحمۃ اللہ در سال‌های متمادی تحریر شدہ و حضرت مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی صاحب مہتمم جامعہ ربانی مئوروا مدظلہم عالی، ہمہی آنها را در یک مجموعہ ۳۴۸ صفحہیی جمع و تدوین نمودہ و از طرف ادارہی دعوت حق جامعہ ربانی مئوروا شریف سَمَسْتی پور بہار و اکادمی حضرت مفتی ظفر الدین رحمۃ اللہ شائع گردیدہ است. بسم اللہ یادگارہ بلخی

نام کتاب‌ها به خاطر مطالعہی بیشتر زندگانی علمای دیوبند

برای تفصیل بیشتر حالات و زندگانی حضرات علمای دیوبند بہ کتاب‌های آتی الذکر

رجوع کنید:

۱. ارواح ثلاثہ یعنی حکایات اولیاء [اردو] تألیف: مولانا اشرف علی تھانوی.
۲. اکابر علمای دیوبند اتباع شریعت کی روشنی [اردو]، تألیف: مولانا محمد زکریا کاندھلوی.
۳. اکابر علماء دیوبند [اردو]، تألیف: حافظ محمد اکبر شاہ بخاری.
۴. اکابر کی زاہدانہ زندگی [اردو]، تألیف: مولانا سید حبیب اللہ مردانی.
۵. انار کی درخت تلی [اردو]، تألیف: مولانا محمد منصور احمد.
۶. اہل دل کی انمول واقعات [اردو] تألیف: مولانا محمد اسحاق ملتانی.
۷. بیس علمائی حق [اردو] تألیف: حافظ محمد اکبر شاہ بخاری.
۸. پچاس جلیل‌القدر علماء [اردو] تألیف: حافظ محمد اکبر شاہ بخاری.
۹. تاریخ دارالعلوم دیوبند [اردو] تألیف: سید محبوب رضوی.
۱۰. تذکرہ اولیائی دیوبند [اردو] تألیف: حافظ محمد اکبر شاہ بخاری.
۱۱. علمائی دیوبند کا تقویٰ [اردو]، تألیف: مولانا محمد زکریا کاندھلوی.
۱۲. اکابر کا مقام تواضع [اردو] تألیف: مولانا محمد صادق آبادی.
۱۳. دارالعلوم اور دیوبند کی تاریخی شخصیات [اردو] تألیف: مولانا خورشید حسن قاسمی رئیس دارالافتاء دارالعلوم دیوبند.
۱۴. عشق رسول اور علماء دیوبند [اردو] تألیف: أبو طلحہ اظہار الحسن محمود.

۱۵. علماء دیوبند کی واقعات و کرامات [اردو] تألیف: حافظ مؤمن خان عثمانی.
۱۶. علمای حق کی واقعات و کرامات [اردو] تألیف: مولانا محمد اسحاق ملتانی.
۱۷. علمائی دیوبند کا تاریخی پس منظر [اردو] تألیف: حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی.
۱۸. بزرگ مردان اندیشہ و تاریخ [فارسی] تألیف: مولانا عبدالرشید ارشد، ترجمہ مولانا محمد امین حسین بر، نشر انتشارات شیخ الاسلام احمد جام.



ختم ترجمہ سہ بجہ شب یکشنبہ مورخ چہارم جوزای سال ۱۳۹۳ ہجری شمسی

مطابق بیست و ہفتم رجب المرجب ۱۴۳۵ ہجری قمری

